

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_188713

UNIVERSAL
LIBRARY

٩٢٢٥٩٤١

٣٥٧٩

ع-٢٢

Checked 1978

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No.

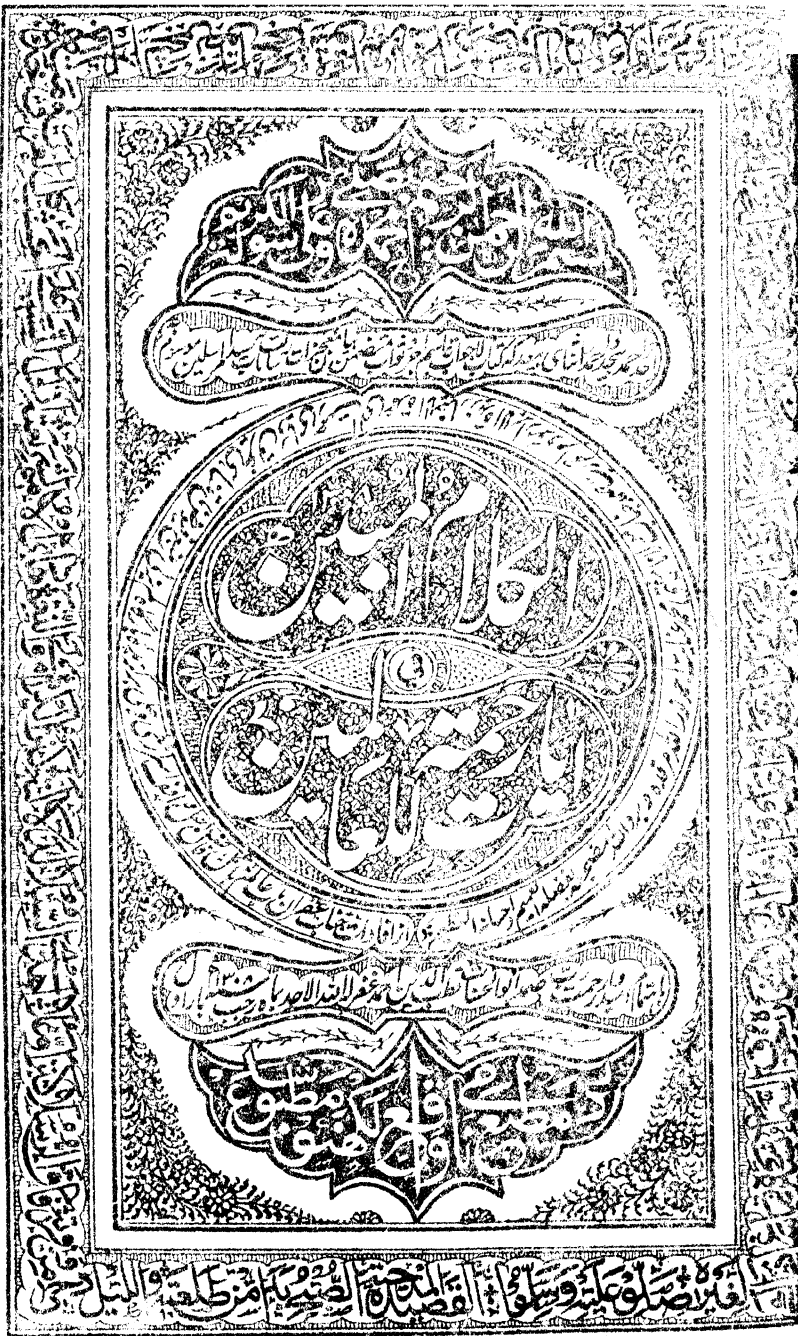
Accession No.

Author

Title

السلام البين

This book should be returned on or before the date last marked below.



بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل العلم نوراً والحق هدًى
والعلماء أئمةً للدين والدنيا

الحاكم المكي
المجتهد المكي
في شرح
البيان

الشيخ المكي
الشيخ المكي
الشيخ المكي
الشيخ المكي

الطبعة الأولى سنة ١٢٨٥ هـ المطبع في المطبع

فہرست ابواب فیصول کتاب مطالعہ کلام المبین فی آیت حرۃ للعالمین جو شامل ہوا ہر ایک مقدمہ و نو باب و درجہ
فصولوں اور ۱۲ فائدوں اور ۷ قسموں اور ایک حدیث اور ۳ حکایتوں اور ۲۵۲ معجزوں اور ایک خاتمہ

۱	مقدمہ تفسیر آیہ ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کے بیان میں	فائدہ جنسوری جنات میں
۵	باب معجزات عالم معانی میں - شامل ۸۶ معجزوں پر -	باب معجزات عالم علوی میں شامل ۴ معجزوں پر -
۵	فصل معجزات قرآن مجید کے بیان میں -	فائدہ جواب اعتراض شق القمر میں -
۶	فائدہ بیان میں قرآن شریف کے سات ہزار سات سو معجزوں پر -	باب معجزات عالم باطن میں شامل ۲۲ معجزوں پر -
۱۳	فصل معجزات اخبار قبل الوقوع کے بیان میں -	فصل معجزات شعلہ خاک
۱۵	حدیث اخبار آئندہ تاریخ است کے بیان میں -	فائدہ قارون کے بیان میں -
۱۵	قسم اخبار متعلقہ خلفائے کرام رضی اللہ عنہم کے بیان میں -	فصل معجزات متعلق آب -
۲۲	قسم اخبار متعلقہ خلافت و قومات کے بیان میں -	فصل معجزات متعلق آتش -
۲۲	قسم اخبار متعلقہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کے بیان میں -	فائدہ بنی موسیٰ مبارک کے بیان میں -
۲۲	فائدہ قصہ جنگ جمل کے بیان میں -	فائدہ قصہ دسترخوان حضرت انس رضی اللہ عنہ
۲۵	قسم اخبار متعلقہ عزرائیل کے بیان میں -	فصل معجزات متعلق باد -
۲۵	قسم اخبار متعلقہ ائمہ مجتہدین کے بیان میں -	باب معجزات عالم مبادیات میں شامل ۲ معجزوں پر -
۲۵	قسم اخبار متعلقہ ہزار ہا اہل بدعت -	باب معجزات عالم نباتات میں شامل ۱۵ معجزوں پر -
۲۲	حکایت مسخ بعض روافض -	فصل معجزات متعلق اشجار -
۲۳	حکایت مسخ بعض روافض -	فصل معجزات متعلق بادشاہ و دیگر حکمران -
۲۳	حکایت مسخ بعض روافض -	فصل معجزات متعلق تبار و طعاس و غیرہ -
۲۶	قسم اخبار متعلقہ دیگر وفات متفرقہ -	باب معجزات عالم حیوانات میں شامل ۱۵ معجزوں پر -
۵۶	فصل واقعات حافی کے بیان میں -	فصل معجزات متعلق جانوران حلال -
۶۵	باب معجزات عالم لاکھین شامل ۱۱ معجزوں پر -	فصل معجزات متعلق جانوران وحش و دیگر لاکھوں -
۶۵	باب معجزات عالم انسانین شامل ۱۱ معجزوں پر -	فصل معجزات برکت اشیا و خود فی -
۶۵	قسم اخبار متعلقہ بطور برکت و ہدایات -	خاتمہ شامل شکر الہی پر -
۸۱	فصل معجزات متعلقہ شفا سے امراض دفع آفات -	فائدہ بیان رموز میں -
۸۲	فائدہ تفسیر اوراق -	فائدہ بیان تعداد معجزات میں -
۹۰	فصل معجزات حیات برپا کے بیان میں -	فائدہ گفتگو سے بعض معجزات میں -
۹۲	فائدہ ذکر امت حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ -	فائدہ بیان اس امر میں کہ جملہ معجزات قرآن مجید میں
۹۲	فصل تقریر ادیان و مخفی شراعی کے بیان میں -	خاتمہ کتاب -
۹۶	باب معجزات عالم جنات میں شامل ۲۰ معجزوں پر -	

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِمَوْضِعِ كِتَابِ الْفَيْزِ الْمُبِينِ
 الْكَلَامُ الْمُبِينُ
 الْفَيْزُ الْمُبِينُ
 بِمَوْضِعِ كِتَابِ الْفَيْزِ الْمُبِينِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقتصد سے قال اللہ تعالیٰ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِینَ یعنی نہیں بھیجا ہے تلو کو محمدؐ
مگر رحمت واسطے سب عالموں کے یعنی اللہ جل جلالہ نے وجود باجوہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم کا رحمت سب عالموں کے لیے بنایا ہے اور پیغمبرؐ کی جلوہ عالم کے واسطے رحمت ہے اور ستر کمیز
یہ ہے کہ مقصود خلق عالم سے معرفت الہی اور عبادت ہے اور معتد بطریقہ معرفت اور عبادت کا
وہ ہے جو اللہ جل جلالہ نے طبیعت اور استعداد انسان میں رکھا ہے چنانچہ آیہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی
الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً اور اکثر آیات اس بات پر دلیل ہیں اور ظہور معرفت الہی اور عبادت کا نبی آدم
میں بہدایت انبیاء کرام علیہم السلام ہوتا ہے پس اگر انبیاء مبعوث نہ ہوں تو خلق راہ معرفت
و عبادت سے واقف نہ ہوں سب عالموں کا وجود و خالی از فائدہ و بیکار ہو جاوے اور سب
ہدایت انبیاء کرام کے لوگ طریقہ معرفت و عبادت پر مستقیم ہوتے ہیں اور جلوہ عالم سب سے
اپنے مقصود سے مترتب ہو جائے ہیں اور شرف انبیاء جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
لہذا ان عرفت اور طریقہ اشرف و اعلیٰ عبادت کا بہت زیادہ نسبت جمیع انبیاء کرام کے آپ
ذرا عیت خلق کو حاصل ہو اظاہر ہے کہ حسبہ شیخ معتمد اور عبادت رب وحدہ لا شریک لہ کا آپ
سب سے پہلو کسی پیغمبر سابق کے سبب سے نہیں ہوا اور حقینہ اولیاء اللہ اہل معرفت کا ہوا کی امت
میں ہے کسی امت میں نہیں ہو سکتا جو اس کے مقصود اصلی خلق عالم سے کشادہ و بوساطت اخفیت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور میں آیا اور قاعدہ کلیہ ہے کہ اَلشَّیْءُ اِذَا اَحْلَاهُ عَنْ مَقْصُوْدِهٖ لَعَنَ
یعنی جب شے اپنے مقصود سے خالی ہو لغو اور بے کفایت ہو جاتی ہے اور قابل شمارنے کے پس اگر وجود
باجوہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ تو مناسب عالم قابل اطلاق و اہلک ہو جاتا کی امت
بابرکات اور پاک پیغمبری کے سبب سب عالم قائم رہے اور اسی سبب بعد مبعوث ہونے آپ کے

طریقہ عام عذابوں کا جو اور انبیاء کرام کی امتوں پر سبب انکی نافرمانی کے ہوتے تھے یہ متوفی ہو گیا انبیاء سابقین کچھ دین اصل مقصود عالم سلوک و کمال و جہنم میں انکی آیتھا الیہ سب لوگوں سے کو تاہی قدر موجود ہیں ہوتی تھی مغرب بعد از بات عامہ شدیدہ ہوتے تھے چنانچہ مختصر نون علیہ السلام سے عمر میں کرطیفیان نبی آدم سے گذر استخارہ اسطر حکاطوفان آیا کہ قیام صغیر ہی قائم ہوئی اور سبب آپکی رسالت کے اصل مقصود خلق عالم کا جو کمال موجود ہوا اور بوضع استمرار کہ قیامت تک اپنی امت میں طریقہ معرفت اور عبادت کا قائم رہے گا اور عالم اپنے مقصد خود سے غالی ہو گا لہذا قابل مٹانے اور ہلاک اور بلا سے عام کے زمین اور قیامت تھی تمام ہوگی جب پردہ زمین پر کوئی آپکی امت کا آدمی نہیں رہے گا پس رسالت آپکی باعث بقا اور اسج امان سب لوگوں کا اور نہ صرف نفع انسان بلکہ سب قسم عالم کے آپکی رسالت سے نفع یاب ہیں اور آپکی رسالت عالم کمال سب عالمات متعلق ہے اور اسی لیے اللہ جل جلالہ اسنے آپکو جملة اتسام عالم میں معجزات عنایت فرما کر چنانچہ تفصیل اولی بیان ہوتی ہے چنانچہ چاہیے کہ عالم دو قسم ہے عالم معانی اور عالم اعیان عالم معانی عبارت ہے ان چیزوں سے کہ دوسری چیز میں ہو کے پائی جاتی ہیں بذات خود قائم نہیں اور انھیں عرض بھی کہتے ہیں جیسے عالم اور غم اور رنگ اور بو اور عالم اعیان عبارت ہے ان چیزوں سے جو بذات خود قائم ہیں اور انھیں جوہر بھی کہتے ہیں جیسے زمین آسمان آتش و خست پتھر عالم اعیان دو قسم ہے عالم ذوی العقول یعنی وہ لوگ جو عقل رکھتے ہیں جیسے انسان اور جن اور عالم غیری العقول یعنی وہ جو عقل نہیں رکھتے جیسے جمادات و حیوانات تاکہ ذوی العقول میں قسم ہے عالم ملک اور عالم انسان اور عالم جنات اور عالم غیر ذوی العقول یا علوی ہے یعنی آسمان اور ستارے یا سفلی یعنی وہ اجسام جو آسمان سے تھے ہیں اور عالم سفلی دو قسم ہے عالم بساط اور عالم مرکبات عالم بساط عبارت ہے عناصر ربیعہ یعنی آب و آتش باد و خاک سے اور عالم مرکبات میں قسم ہے جمادات و نباتات و حیوانات اور انھیں مولود ثلاثہ کہتے ہیں (السماء تفصیلی عالم کے ہر قسم اور ہر قسم میں بنابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات و ظاہر

وہ لوگ جو عقل نہیں رکھتے جیسے جمادات و حیوانات تاکہ ذوی العقول میں قسم ہے عالم ملک اور عالم انسان اور عالم جنات اور عالم غیر ذوی العقول یا علوی ہے یعنی آسمان اور ستارے یا سفلی یعنی وہ اجسام جو آسمان سے تھے ہیں اور عالم سفلی دو قسم ہے عالم بساط اور عالم مرکبات عالم بساط عبارت ہے عناصر ربیعہ یعنی آب و آتش باد و خاک سے اور عالم مرکبات میں قسم ہے جمادات و نباتات و حیوانات اور انھیں مولود ثلاثہ کہتے ہیں (السماء تفصیلی عالم کے ہر قسم اور ہر قسم میں بنابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات و ظاہر

رکھتے ہیں کوئی مثل اقصیٰ سورہ کے نہ بنا سکا پس معجزہ آیت کا اتنا تک باقی ہوا اور قیامت تک باقی رہیگا اور نظام ہر کہ اس قسم کا معجزہ اور کسی غیر سے ظہور میں نہیں آیا ف حضرت قاضی عیاض نے کتاب الشفا بتعلیف حقوق المصطفیٰ میں لکھا ہر کلام اللہ میں باعتبار بلاغت کے سات ہزار سے کچھ زیادہ معجزے ہیں اور اس پر ایک دلیل قوی ذکر کی ہے یعنی یہ کہ تحقیق علمائے لکھا ہر کلام اللہ میں سے جس قدر کلام کہ برابر سورہ انا اعطینا کے ہر معجزہ ہوا اور سورہ انا اعطینا میں دس طے ہیں اور سارے کلام اللہ میں کچھ اور پر ۷ ہزار طے ہیں سو جب ہزار کو دس پر قسمت کریں ہزار سات سو حاصل ہوتے ہیں پس کلام اللہ میں سات ہزار سات سو معجزے ہیں اور دو دوسلر عجائز کلام اللہ کا بسبب افعال کے خبر آئندہ پر ہر کہ مطابق اسکے واقع ہوا اور اس معجزے کو اصل کتاب پیشین گوئی کہتے ہیں اور اسے اویحون نے عمرہ معجزات انبیاء میں شمار کیا ہے اور کلام اللہ بہت پیشین گوئیوں پر بھی مشتمل ہے اس مقام پر ان پیشین گوئیوں کی بیان کی جاتی ہیں

معجزہ پنجم پیشین گوئیوں میں ہے قرآن مجید کے یہ آیت ہر اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یَبْتَغِیْوْنَ ذِکْرَ التَّوْحِیْدِ لَعَلَّہُمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَةَ عَلَیْہُمْ وَاَنَّا جَعَلْنَا قُرْیٰتَہُمْ مَّوْعِلَہُمْ لَکَثِیْرٌ لَا یَاْخُذُوْنَہَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَلِیْمًا تَحْسِبُ اللّٰهُ رَاضِیًّا بِمَا

مسلمانوں سے جب بیعت کرتے تھے تجھ سے تلوار نہت کے سوجان لیا اللہ نے جو ان کے دلوں میں ہر اور اور تارا اطمینان اور پر اور ثواب میں ہی اویحون ایک نیتم نزویک اور غنیمتیں بہت سی کہیں اور نیز اور ہر اللہ نے ہر دست حکمت والا سال ششم میں ہجرت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقصد عمرہ کے حج چوہ سو یا پندرہ سو آدمیوں کے طرف کیا کہ تشریف لے گئے کھنے کفار قریش کی ایک پونہ کثرت مانع ہوئے آپ نے حضرت عثمانؓ کو کفار کا کہے پاس رسالت بھیجا پھر لشکر میں خبر آئی کہ حضرت عثمانؓ کو کفار نے شہید کر ڈالا تب آپ پاکین نہت کے تلے ہو بیٹھے اور آپ نے لوگوں سے بیعت قتال کفار پر لی اور سب اصحاب حاضرین نے بیعت کی اور عہد کیا کہ جب تک بدن میں جان ہر کافروں سے لڑیں گے اور نہ نہتہ مؤثرین گے سو یہ عہد اور استقامت اور استقلال اور

معجزہ پنجم پیشین گوئیوں میں ہے قرآن مجید کے یہ آیت ہر اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یَبْتَغِیْوْنَ ذِکْرَ التَّوْحِیْدِ لَعَلَّہُمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَةَ عَلَیْہُمْ وَاَنَّا جَعَلْنَا قُرْیٰتَہُمْ مَّوْعِلَہُمْ لَکَثِیْرٌ لَا یَاْخُذُوْنَہَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَلِیْمًا تَحْسِبُ اللّٰهُ رَاضِیًّا بِمَا

جان شاری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ کو کمال پسند ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے
 یہ امتیں واسطے اظہار رضا مندی اپنی کے اہل نبیت رضوان سے نازل فرمائیں اور وعدہ کیا
 کہ عنقریب باخام میں اس نبیت کے ہنسنے ٹھہرنے ایک فتح قریب عنایت کی جس میں بہت سی غنیمتیں پائے گئے
 سو مطابق اسکے واقع ہو کر حد نبیہ سے بچتے ہی خیبر پر آپ نے فوج کشی کی اور وہ آپ پر فتح ہوا
 ساتون قلعے ومان کے ساتھ آئے اور بہت سی غنیمت ہاتھ لگی اور باغات اور املاک غیر منقولہ
 اس قدر ہاتھ آئے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنی ہو گئے اور خود جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فدیہ و عیوہ باغات اپنی ذات سے خاص کر لیے کہ اوس میں سے خراج ایک سال کی
 ٹوٹ کا اپنے عیال کے واسطے رکھ لیتے تھے اور فقرا سے بنی ہاشم پر بھی اوس میں سے خراج کرتے تھے
ف بعد نازل ہونے اس آیت کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شہرہ اس بات کا ہوا
 کہ عنقریب خیبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فتح ہو جائیگا یہودیہ جو مدینہ میں تھے یہ بات سن کر بہت
 بے اور ارمین سے جب تک کسی صحابی پر قرض نہ تھا اس نے تقاضاے شدید کرنا شروع کیا چنانچہ
 ابوہریرہؓ کے عبداللہ بن ابی جدرؓ پر پانچ درم قرض آتے تھے اس نے بائیں مرتبہ تقاضا
 کیا کہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا عبداللہ نے کہا مجھے تو اتنی سہمت دے کہ خدا تعالیٰ نے فتح
 خیبر کا وعدہ کیا ومان سے جو کچھ غنیمت ہاتھ لگی اوس میں سے تیرا قرض بھی ادا کرو گا اس نے کہا
 کہ خیبر خیبر کی اڑائی کو اور بگدر کی اڑائی پر تیس مت کرو ومان دس ہزار در جنگل میں عبداللہ نے
 کہا کہ اسے دشمن خدا تو ہمیں ہمارے دشمن سے ڈراتا ہو حال انکو تو ہماری امان میں ہو کچھ نوبت اس
 جھگڑے کی تا جب اس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے مقولہ یہودیہ کا
 بیان کیا آپ نے اس سے کچھ نہ کہا لیکن میں نے دیکھا کہ آپ نے لہجہ مبارک کو متحرک کیا اور کچھ فرمایا

۱۴ اور ابن قنول
 فتح شد سبط کبیر
 مولود علی بن ابی
 دیاس شہادۃ
 فتحی اندوس
 مطاہر دین
 سکا لکھنوس
 مولود کسر لام
 ثانیہ ۱۲۵
 علامہ ذوق
 مولود سکون
 مولود ذوق
 مولود مال
 دہلوی
 جعفر ۱۱

۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

کہا پھر یہودی نے عرض کیا کہ یا ابا القاسم یہ میرا حق نہیں دیتا آپ نے مجھے ارشاد کیا کہ اسکا
 حق دسے دو دیرے پاس دو کپڑے تھے ایک بڑا مینے تین ذرہ کم کو بیجا اور دیر دم اور دم پونجا کے پانچون
 ذرہ اور اس یہودی کے ادا کیے اور سلمہ بن اسلم نے مجھے کپڑا دیا وہ مین کر مین غزوہ خیبر کو گیا وہاں اللہ تعالیٰ
 نے مجھے غنیمت مین بہت سال عطا فرمایا اور ایک عورت کہ ابو شحم یہودی سے قرابت
 رکھتی تھی مجھے خبر دیون مین ملی مین نے اسے مدینے مین لاکر بہت مال کو بیجا
 صحیحہ منجملہ پیشین گوئیوں قرآن شریف کے یہ آیت ہر لفظ صدق اللہ رسولہ اللہ کیا
 بالحقہ لکن خلق المشیخ الحرام ان شاء اللہ امین المصلحین اؤ مسکرم ومقصون
 لا تخافون فاعلم ماکم تعلو فاعلم من دون ذلك فتخافون یعنی مشیک یا کیا اللہ
 اپنے رسول کا خواب الہیہ تم داخل ہو گئے مسبی حرام مین اگر اللہ نے چاہا چہن سے سر کے بال مشیک کر
 اور کرنا کر خبطہ سو جان لیا اللہ نے جو تم نہیں جانتے ہو پس ٹھہرائی ہو چاہے اس سے ایک فتح کر
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ اساتذہ اصحاب کے آپ کے کو تشریف
 لینگے اور وہاں بفرانغ خاطر عمرہ کیا خواب آپ نے اصحاب سے بیان کیا اون لوگوں نے کہا پس
 مشتاق زیارت کعبہ معلیہ کے تھے کئے کے چلنے کی تیاری کر دی اور آپ بھی تیار ہو کر روانہ ہوئے
 جب قریب مکہ معظمہ کے پونچے کفار قریش مانع آئے اور آپ نے حکایت یہ نازل فرمایا وہ جمعہ
 رضوان ہوئی جسکا ذکر سورہ سابقہ مین ہو چکا اور آخر کار اوسے مقام مین فیما مین آپ کے
 اور کفار قریش کے مہالحو ہوا اور یہ بات قرار پائی کہ اس سال مین عمرہ کرین سال آئندہ نیز
 اگر کرین صحاب اس بات سے بہت ملول ہوئے تھے بوقت معادوت حکایتیہ سے سورہ فتح نازل
 ہوئی اوس مین اللہ تعالیٰ نے واسطے تسلی مسلمانوں کے یہ آیت بھی نازل کی اور ارشاد کیا کہ پیغمبر
 کا خواب مشکیتا ہوا اوس مین کچھ اسی سال کی تعیین تھی سال آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ مشکیتا کئے
 مین داخل ہو گئے اور بفرانغ خاطر سب ارکان عمرہ کے بجا لاؤ گے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا
 اور سال آئندہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب مکہ معظمہ مین تشریف لائے اور

صحیحہ منجملہ پیشین گوئیوں قرآن شریف کے یہ آیت ہر لفظ صدق اللہ رسولہ اللہ کیا بالحقہ لکن خلق المشیخ الحرام ان شاء اللہ امین المصلحین اؤ مسکرم ومقصون لا تخافون فاعلم ماکم تعلو فاعلم من دون ذلك فتخافون یعنی مشیک یا کیا اللہ اپنے رسول کا خواب الہیہ تم داخل ہو گئے مسبی حرام مین اگر اللہ نے چاہا چہن سے سر کے بال مشیک کر اور کرنا کر خبطہ سو جان لیا اللہ نے جو تم نہیں جانتے ہو پس ٹھہرائی ہو چاہے اس سے ایک فتح کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ اساتذہ اصحاب کے آپ کے کو تشریف لینگے اور وہاں بفرانغ خاطر عمرہ کیا خواب آپ نے اصحاب سے بیان کیا اون لوگوں نے کہا پس مشتاق زیارت کعبہ معلیہ کے تھے کئے کے چلنے کی تیاری کر دی اور آپ بھی تیار ہو کر روانہ ہوئے جب قریب مکہ معظمہ کے پونچے کفار قریش مانع آئے اور آپ نے حکایت یہ نازل فرمایا وہ جمعہ رضوان ہوئی جسکا ذکر سورہ سابقہ مین ہو چکا اور آخر کار اوسے مقام مین فیما مین آپ کے اور کفار قریش کے مہالحو ہوا اور یہ بات قرار پائی کہ اس سال مین عمرہ کرین سال آئندہ نیز اگر کرین صحاب اس بات سے بہت ملول ہوئے تھے بوقت معادوت حکایتیہ سے سورہ فتح نازل ہوئی اوس مین اللہ تعالیٰ نے واسطے تسلی مسلمانوں کے یہ آیت بھی نازل کی اور ارشاد کیا کہ پیغمبر کا خواب مشکیتا ہوا اوس مین کچھ اسی سال کی تعیین تھی سال آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ مشکیتا کئے مین داخل ہو گئے اور بفرانغ خاطر سب ارکان عمرہ کے بجا لاؤ گے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا اور سال آئندہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب مکہ معظمہ مین تشریف لائے اور

اور تم سہرا داکیا اور فتح قریب سے وہی فتح خیر مراد ہے جس کا بیان موجود سابقہ میں ہو چکا اور
ارشاد ہلکہ کہ یکین میں داخل ہونے سے پہلے خیر فتح ہو جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا
معجزہ کا منجملہ پیشین گوئیوں قرآن شریف کے یہ آیت ہے اُخْرٰی لَکُمْ لَقٰی رُؤُا عَلَیْہَا
قَدْ اَحَاطَ اللّٰہُ بِہَا وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا اور یہی وہ کیا ہوا اللہ تعالیٰ نے
تم سے اور غیبی تو سنا کہ تمہارے قابو کی زمین خرائتیں لی اور نہ چھوٹے ہو اور خدا تمہارے ہر خیر پر قادر
ہے یعنی سوا غنا تمہارے کہ مسلمانوں کو اور ایسی غنیمتیں ملیں گی کہ ملنا اور کا حیطہ قاریت مسلمانوں
خارج و محض تیار اندیشی وہ غنیمتیں مسلمانوں کو ملیں گی سو مطابق اسکے واقع ہوا اور مسلمانوں کو مشیار
غنا تمہارے کہیں مثل غنا تمہارے ہوا ستان فارس اور روم کے کہ بمقابلہ اس کے مسلمانوں کو کچھ بھی تھی
معجزہ و منجرا پیشین گوئی قرآن مجید کے یہ آیت ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْ تَوْبَتِکُمْ مِنْکُمْ
عَنْ ذٰلِکَ فُسُوْٓفَ اِنِّیْۤ اِلَیْہِمْ یَقُوْمُ حُجَّتُہُمْ وَیُحْیِیْوْنَہٗ اِذْ لَہٗ عَلٰی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعْرَۃٌ عَلٰی
اَلْکَافِرِیْنَ یُجَآهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یُخَافُوْنَ لَوْمَۃً ۭ لَّا یَسْمِعُ ذٰلِکَ فَضْلَ اللّٰہِ
یُوْثِقُہٗ مِنْ تَلٰوٰتِہٖ وَاذَلَّہٗ وَاَسْمِعْ عَلَیْہِ ۝ اے ایمان والو جو کوئی مرتد ہو جاوے گا تم میں سے
اپنے دین سے تو اللہ لاوے گا ایسی قوم کو کہ دوست رکھتا ہو اور بغض خدا اور وہ خدا کو دوست
رکھتے ہیں تو انہیں کرنے والے سنا تمہارا مسلمانوں کے اور دبانے والے کافروں کے جہاد کرتے ہیں
اللہ کی راہ میں اور زمین و آسمان سے ملامت کرنے والے کی فیضل خدا تعالیٰ کا ہو دیتا ہو
جسے چاہتا ہو اور اللہ کشائش والا ہو خبردار انتہی اس آیت سے مقصود و تسلی مسلمانوں کی ہو
اور اعتبار اس امر کا منظور ہو کہ اگر کچھ لوگ مرتد ہو جا دیں گے تو ان کے سبب تمہارے دین میں
کچھ خلل نہ آوے گا اللہ تعالیٰ اس کے شر کو بدست خیار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اوصاف
مستودع الکریم متصف ہیں دفع فرماوے گا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ فتنہ عظیم مرتدین
قریب وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا تھا اور بہت قبائل عرب کے مرتد ہو گئے اور سید
و غیر دسے دعویٰ نبوت کیا تھا بعضی یحییٰ بن خالد بن الولید رضی اللہ عنہم صحابہ اخیار و دفع ہوا

۱۰

۱۱

کہ جماعت اہل مکہ کی ہزیمت کھارہے گی اور پشت پھیریں گے وہ لوگ آسمانیت میں اللہ تعالیٰ نے
 خبر دی کہ کفار مکہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں شکست فاحش واقع ہوگی
 اور بھاگ جاویں گے سو مطابق اسکے واقع ہوا روزِ بارہ کے مسلمانوں کی جماعت قلیل سے کمین
 تیرا آدمی تھے لشکر کفار قریش کو کہ سارے سے نو سو ساٹھ کمال کو فر کے تھے شکست فاحش ہوئی
 معجزہ انجیل پیشین گوئی سے قرآن مجید کے یہ آیت ہر قل لَنُخْلِفَنَّهُ مِنَ الْاَكْثَرِ اَبَسَدًا عَوْنِ
 اِلٰی قَوْمٍ اَفْئِي بَاثْنَيْنِ فَلَا يَدُ اَلْقَا تَلُوْهُمْ اَوْ لِيْسُلُوْنَ فَاِنْ لَطَمْتُمْ اَيُّوْكُمْ لَللّٰهُ اَجْرًا
 حَسَنًا وَّ اِنْ تَوَلَّوْا لَنُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّعِدَ بِكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا کہ وہ پیغمبر ان سے
 جو ساٹھ سے رو گئے یعنی سفرِ حدیثیہ میں ایسا اتفاق ہوگا کہ تم بلا سے جاؤ گے واسطے لڑائی
 بڑی قوت اور و شہت والی قوم کے اور نسے لڑائی ہوگی یا وہ مسلمان ہو جاویں گے سو اگر عات
 کرو گے و گیا اللہ تمہیں اجر نیک اور اگر موخہ پھیرو گے جیسا موخہ پھیرتا تھے پہلے تو عذاب
 اگر کیا تمہیں اللہ عذاب و دردناک آسمانیت میں اللہ جل جلالہ نے خبر دی کہ مسلمانوں کو بعد صلح
 حدیثیہ کے ایسا شخاص سے لڑنے کا اتفاق ہوگا کہ وہ بہت قوت واسلے اور بہت و شہت واسے ہونگے
 یہاں تک کہ جو لوگ سفرِ حدیثیہ میں ساٹھ سے رہ گئے تھے او نکو چہ حاکم اسلام واسطے لڑائی کے بلا و گیا
 سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے وقت میں لڑائیاں بہت
 پر زور اشخاص سے واقع ہوئیں جیسے لشکرِ مسیلہ وغیرہ مردانِ عرب اور بادشاہِ فارس اور بادشاہِ
 روم سے اور ازل و زولوں و صاحبوں نے اعراب کو طرفِ قتال اشخاص مد کوہین کے بلایا
 معجزہ انجیل پیشین گوئی سے قرآن مجید کے یہ آیت ہر یٰ اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ
 مِنْ رَبِّكَ دُوَانٍ لِّكَ فَفَعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ مَا وَاللّٰهُ لَيُصْحِكَ مِنَ النَّاسِطِ اِنَّ اللّٰهَ
 سَلَامٌ عَلٰی اَنْفُسِ الْكَافِرِيْنَ ہ یعنی اسے رسول پونچا دے کہ جو کچھ او تر اہر طرف تیرے تیرے رب
 اور اگر نہ پونچا دیا تو تو نہ ادا کر گیا پیغام اپنے رب کا یعنی اگر پونچا نہ ہے کوئی ذرا سی بات
 بھی منجملہ احکامِ الہی کے رہ جاوے گی تو یہ ثابت ہوگا کہ گویا تم نے کچھ کام نکلیا اور ایک بات بھی

نہ ہونچائی اور اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے کاسب آدمیوں سے کہ کوئی تعین قتل نہ کرے گا بیشک اللہ تعالیٰ
ہدایت کرنا ہر قوم کا فرین کو یعنی انکو تمھارے قتل پر قدرت نہ دے گا انتہی اس بات میں اللہ جل جلالہ
نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا آپ کے محفوظ رکھنے کا اور خبر دی کہ آپ کو
کوئی قتل نہ کر سکے گا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ کوئی شخص آپ کے قتل پر قادر نہ ہو حال انکو کھنگھٹا
آدمی آپ کے پیش تھے اور بعینہ میں نے آپ کے قتل کا قصد کیا مجھ میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
روایت ہے کہ ہم ایک فخر جہاؤ میں جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجانب بنی نضیر لیا لیکو تھے
آپ کے ساتھ تھے پھرتے ہوئے ایک دن دو پہر کے وقت ایک جنگل میں جہاؤ بہت سے درخت خارا
تھے ٹھہرے اور لوگ جابجا درختوں کے سایے کے تلے متفرق ہو گئے آپ ایک سمرۃ کے تحت
کے تلے اور سے اور اپنی تلوار اس درخت سے لٹکا دی ہم لوگ غمور اساسوئے تھے کہ آپ نہ ہلکو
بلایا ہئے جا کے دیکھا کہ ایک اعرابی آپ کے سامنے بیٹھا تھا اور آپ نے فرمایا کہ میں سوٹا تھا سو
اسنے میری تلوار کمال دی اور میں جا کا اور میں نے دیکھا کہ لنگی تلوار اسکا ہاتھ میں تھی اور اس نے مجھ سے
کہا کہ اب تمکو کون بچا لے گا مجھ سے میں نے کہا کہ اللہ اور آپ نے اور پھر کچھ عتاب نہ لیا انھو اور نہ
لی گئی کہ جب آپ نے فرمایا کہ اللہ تب تلوار اسکا ہاتھ سے گر پڑی اور آپ نے لے لی اعداؤ سے
کہا کہ اب تجھے کون بچا دے گا مجھ سے اسنے کہا کہ آپ مجھے بخش دیجئے اور وہ مسلمان ہو گیا اور اپنی
قوم سے جا کر کہا کہ میں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں کہ سارے آدمیوں سے بہتر عرف احسن
کے بہت سے قصے واقع ہوئے ہیں کہ اللہ جل جلالہ نے محض اپنی عصمت سے آپ کو محفوظ رکھا چنانکہ
بہندگان کتب احادیث و سیرہ پویشیدہ میں ہر عرف صحیح ترمذی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ آپ کی عادت تھی کہ واسطے محافظت اپنی کے سونے کے وقت پہرہ رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ جب بیات
نازل ہوتی واللہ لیحصہ من الناس ثب آپ نے خیمے میں سے سر مبارک کمال کے پہرے والو سے فرمایا کہ
آج چل جاؤ اللہ نے محافظت کا وعدہ کیا ہے اب ہمیں ہنسے کی کچھ حاجت نہیں
محجزہ منکرہ پیشین کہ یہاں قرآن مجید کے یہ آیت ہر نون یحیو فکھراکلا اذی دان

الحمد لله
والصلاة والسلام
على من لا نبي بعده
وبعد فقد تم
هذا الكتاب
بفضل الله تعالى
والإجابة عن
سؤال
"منه
رحمة الله

جی

۱۔ اَلْاٰیٰتُ الْکُرْاٰنِیَّةُ اَلْاُکْبَارُ کَثَرٌ لَا یَسَعُ حُسْنُ تَوْحِیْدِی ۝ یعنی یہ وہ ضرر پر پونچا سکیں گے متعین ہو کر پڑھا
 سنا اور اگر لڑائی کے تم سے تو بھاگ جائیں گے پھر اونکی دہندگی اس آیت میں اللہ جل جلالہ نے خبر دی
 کہ یہ وہ کبھی اہل اسلام پر غالب نہوں گے اور انہیں مسلمانوں کہ کوئی بڑا حد میں نہ پہنچ سکے گا اور جب ان
 سے لڑائی کریں گے شکست یابین گے اور ہمیشہ مغلوب رہیں گے سو مطابق آیتیں اور ہمارا کہ کبھی ہو وہ ان
 پر کوئی دست برد نہ کر سکے اور ہم لڑائی میں انہوں سے شکست پائی چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اور نبی قنقاع اور یہود خیر سب سے آخر حضرت علیہ السلام کے عہد میں لڑائی میں شکست پائی
 اور مغلوب اور ذلیل ہوئے اور بالآخر نبوت ادنیٰ مقلوبیت کی یہاں تک پہنچی کہ حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ نے انہیں بالکل حزیہ عرب سے نکال دیا یہاں تک بیان عجیب تر از عجیب ہو گیا
 ہر کام انہوں پر بھی اعجاز قرآن مجید کے ہر کرتب سے بڑھ کر ہو گیا کہ انہیں یوں کہ وہ ان
 زمین ظاہر متعین اور صراحت سے کہ ہم اللہ سے شامیت لیا اور انہوں نے ان کا کیا
فصل موعوم اویار کے بیان میں جو کہ انہوں نے ان کے بیان میں بیان کیا
 حقیقین میں حضرت خلیفہ بن الیمان سے روایت ہر کہ جو کہ انہوں نے ان کے بیان میں بیان کیا
 ایک وعظ میں نبیہ امور قیام قیامت تک ہونے والے تھے سو بیان کیا کہ انہوں نے ان کے بیان میں بیان کیا
 رکھا اور سے یاد رہے اور بھول گئے جو بھول گئے اور یہ ہے ان احوال کا کہ انہوں نے ان کے بیان میں بیان کیا
 اور بعض شے اور میں سے ہوتی ہو کر میں اور سے بھول گیا تھا پھر میں جب دیکھتا ہوں ان سے
 تب سمجھے یاد آجاتی ہے یعنی بعد وقوع خبر کے پھر ان باتا ہوں کہ یہ وہی بات ہے جسکی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی سطر جسے کہ کسی شخص کی نصیحت آدمی کو یاد نہ ہو اور وہ شخص
 غائب ہو جاوے پھر جب اسے دیکھتا ہے پھر ان باتا ہوا کہ اتنی اور فی الحقیقت غاروان فرج ہر شے کہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بالکل حزیہ عرب سے نکال دیا یہاں تک بیان عجیب تر از عجیب ہو گیا
 ہر کام انہوں پر بھی اعجاز قرآن مجید کے ہر کرتب سے بڑھ کر ہو گیا کہ انہیں یوں کہ وہ ان
 زمین ظاہر متعین اور صراحت سے کہ ہم اللہ سے شامیت لیا اور انہوں نے ان کا کیا
 حقیقین میں حضرت خلیفہ بن الیمان سے روایت ہر کہ جو کہ انہوں نے ان کے بیان میں بیان کیا
 ایک وعظ میں نبیہ امور قیام قیامت تک ہونے والے تھے سو بیان کیا کہ انہوں نے ان کے بیان میں بیان کیا

۲۔ اَلْاٰیٰتُ الْکُرْاٰنِیَّةُ اَلْاُکْبَارُ کَثَرٌ لَا یَسَعُ حُسْنُ تَوْحِیْدِی ۝
 ۳۔ اَلْاٰیٰتُ الْکُرْاٰنِیَّةُ اَلْاُکْبَارُ کَثَرٌ لَا یَسَعُ حُسْنُ تَوْحِیْدِی ۝
 ۴۔ اَلْاٰیٰتُ الْکُرْاٰنِیَّةُ اَلْاُکْبَارُ کَثَرٌ لَا یَسَعُ حُسْنُ تَوْحِیْدِی ۝
 ۵۔ اَلْاٰیٰتُ الْکُرْاٰنِیَّةُ اَلْاُکْبَارُ کَثَرٌ لَا یَسَعُ حُسْنُ تَوْحِیْدِی ۝
 ۶۔ اَلْاٰیٰتُ الْکُرْاٰنِیَّةُ اَلْاُکْبَارُ کَثَرٌ لَا یَسَعُ حُسْنُ تَوْحِیْدِی ۝
 ۷۔ اَلْاٰیٰتُ الْکُرْاٰنِیَّةُ اَلْاُکْبَارُ کَثَرٌ لَا یَسَعُ حُسْنُ تَوْحِیْدِی ۝
 ۸۔ اَلْاٰیٰتُ الْکُرْاٰنِیَّةُ اَلْاُکْبَارُ کَثَرٌ لَا یَسَعُ حُسْنُ تَوْحِیْدِی ۝
 ۹۔ اَلْاٰیٰتُ الْکُرْاٰنِیَّةُ اَلْاُکْبَارُ کَثَرٌ لَا یَسَعُ حُسْنُ تَوْحِیْدِی ۝
 ۱۰۔ اَلْاٰیٰتُ الْکُرْاٰنِیَّةُ اَلْاُکْبَارُ کَثَرٌ لَا یَسَعُ حُسْنُ تَوْحِیْدِی ۝

یہ بات بخوبی واضح ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالت قائل آئندہ کی خبر دی اور انکے
 تشریحی اور تفسیری کے نمائندہ ہوتی اور انھوں نے اپنی پیشین گوئیوں کا وعدہ اور ہر اس فصل میں کسٹھ
 پیشین گوئیوں کی تفسیر میں اور فصل سات قسم نمبر تقسیم اول اخبار متعلقہ خلفا سے لے کر
 رضی اللہ عنہم تقسیم دوم اخبار متعلقہ خلفا و متوہجات و خلافت تقسیم سوم اخبار متعلقہ اہل
 تقسیم چارم اخبار متعلقہ بغزوات و غیرت صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم پنجم اخبار متعلقہ ہائے مجتہدین
 تقسیم ششم اخبار متعلقہ بغیرت و اہل بیت تقسیم ہفتم اخبار متعلقہ دیگر وقائع متفرقہ

قسم اول اخبار متعلقہ بخلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم

جناب ابن عباس نے اپنے منینہ عوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جب جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیر فرائی ایک تیجر آپ نے بنائے سبی میں رکھا پھر حضرت
 ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم اپنا تیجر میرے تیجر کے پاس رکھو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 کہ تم اپنا تیجر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس رکھو پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہ تم اپنا تیجر حضرت
 علی رضی اللہ عنہ کے پاس رکھو پھر آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ خلیفہ ہوں گے ابورسید انصاری اور اس
 زینب کا حکم نے مسدود کہ میں روایت کر کے صحیح کہا ہے کہ ابورسید نے بھی منان انبیاء میں اس
 حدیث کی روایت کی کہ ابورسید واقع ہوا کہ خلافت ابورسید کے اسی ترتیب سے ہوئی
 پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے پھر علی رضی اللہ عنہ نے
 حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے پھر خلافت خلفا کے ترتیب واقع ہوا چنانکہ حکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ
 بن اللہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا کہ مجھے علی رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقعہ
 کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ یہ ہمارے لیے آپ سے پوچھو کہ ابورسید کے ہم صدقات کس کے ہوں گے
 اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے پوچھا آپ نے ارشاد کیا کہ
 پاس لے کر کہ ان میں سے اگر کوئی لوگوں کو اس ارشاد سے مطلع کیا پھر انھوں نے مجھے بھیجا
 اور کہا کہ یہ پوچھو کہ اگر انی بکر صدیق پر کچھ حادثہ ہو تب ہم صدقات کس کے پاس لادیں میں نے

سلسلہ یحییٰ
 عیون مشہور
 خادمہ رسول اللہ
 علیہ السلام
 غنی الضلعین
 بصاحب اس
 سلسلہ یحییٰ
 قابل باب
 اقتضائ نام
 تیسرا از خواص
 کہ انی انھوں
 ۱۲ صفحہ
 در حدیث

جا کر پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر بن الخطاب کے پاس پھر اون لوگوں نے مجھ سے کہا کہ اگر آپ جاسکتے یہ پوچھنا کہ اگر عمر بن خطاب کو کچھ حادثہ آوے تب ہم صدقات کسکے پاس لا دیں میں نے جاکے پوچھا آپ نے فرمایا کہ عثمان بن عفان کے پاس میں نے آکر اون لوگوں کو بتا دیا اوصحون نے کہا پھر جا کر پوچھنا کہ اگر عثمان بن خطاب کو کچھ حادثہ آوے تو کسکے پاس لا دیں میں نے جاکر پوچھا آپ نے فرمایا کہ اگر عثمان بن خطاب کو کچھ حادثہ آوے تو خرابی ہر شخص ہمیشہ اور خرابی انتہی آوے صحیحین میں ہر بات ابو ہریرہ و ابن عمر و ابن عباس و دیگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنوے پر بیٹھوں اور اوپر ایک ڈول ہر سو میں نے اس میں سے جب قدرے پانی نکالا پھر اس ڈول کو ابوبکر بننے لیا اور اس کنوے میں سے ایک ڈول یا دو ڈول باہر نکلے پھر وہ ڈول بہت بڑا ڈول ہو گیا اور اسکو عمر بن الخطاب نے لیا سو میں نے کوئی آدمی جو ان قریب کے مانند پانی نکالتے نہیں دیکھا یہ اتنا کہ لوگ سیر ہو گئے اور اگر وہ کنوے کے مجتمع ہو گئے اور ابوبکر و عمر و عثمان و دیگر جناب نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات ایک مرد صالح نے خواب میں دیکھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گئے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے جاہ کئے ہیں کہ پھر جب ہم آپ کی خدمت سے اٹھے غنیمت آپس میں کہا کہ وہ مرد صالح جس نے خواب دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور ان میں سے ایک کا دوسرے کے ساتھ معلق ہونا اسکایہ مطلب ہے کہ یہ لوگ ولی ہوں گے اس امر کے جسکے لیے اللہ تعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا انتہی اور حاکم نے سفینہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب نماز صبح سے فارغ ہوتے اصحاب کی طرف متوجہ ہوتے پوچھتے کہ کسی نے تم میں سے خواب دیکھا یا ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک خزانہ آسمان پر ہے اور میری پس ایک پتہ میں اس کے آپ رکھے گئے اور دوسرے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سوا ایک یا بھاری رہا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کو دوسرے پتہ میں رکھا سوا ابوبکر کا پتہ بھاری رہا پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو

دو سرے پلے میں رکھا سو عمر بن تولد میں بھاری رہے پھر ترزاؤ اور ٹھکی سوسہ بات سن کر چہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہو کر آپ نے فرمایا کہ خلافت تیس برس رہے گی بعد اسکے بادشاہی ہوگی اس حدیث کے مصنف کو ترمذی اور ابو داؤد نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے اور ابو داؤد نے سمرقند بن جندب سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے خواب میں کیا گویا ایک ڈول آسمان پر سے لٹکایا گیا سو اسے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ اور اس ٹول کو اس کی رستہ میں سے نکھاما اور نکھوڑا سا پانی پیا پھر اسے عمر رضی اللہ عنہ اور داؤد بخون نے بھی اوس ٹول کو رستہ میں سے نکھاما پیا یہ بات کہ غروب سیلاب ہو گئے پھر اسے عثمان رضی اللہ عنہ اور داؤد بخون نے بھی ٹول کو رستہ میں سے نکھاما پیا یہ بات کہ غروب سیلاب ہو گئے بعد اوس کے علی رضی اللہ عنہ اور ٹول کو رستہ میں سے نکھاما سو رستہ میں کھل گئیں اور کچھ اوس میں سے بانی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اڑا ائمہ اور سید طاہر اور احمد وراثت میں بھی اسی جنس کا مضمون وارد ہے اس مقام پر پاسی قریب ایک کھانا کی گلی

معجم ۱۵

جہاں ابی جریج نے اُس بن مالک سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اُٹھ کر چلے گئے اور آپ کے ساتھ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ سو وہ پہاڑ تھے تو اُٹھ کر آپ کو پہاڑ سو آپ نے اُس کے لات ماری اور فرمایا تمہارے ابو اُحمر تجھے تو ایک نبی ہے اور ایک صدیق اور وہ شہید اُمّی نبی ہے تین فرمایا اور صدیق حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ اور وہ شہید حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان کو سو مطابق اسکے واقع ہو کہ حضرت عمر شہید ہوئے ابو داؤد اور ابو جریج نے اُنھیں روایت کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوئے بلو ایمنوں نے اُنھیں شہید کیا

معجم ۱۶

جہاں بخاری اور مسلم نے ابی موسیٰ اشعری سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک باغ میں مدینہ کے باغوں میں سے تھا سو ایک شخص مردوار سے ہوا آیا اور مردوارہ کھلوا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ کھول دو اور اس آسنے والے کو بہشت کی بشارت دو میں نے مردوارہ کھلوا کر ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے انگوٹھ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق بشارت دی وہ وحید عالمی

اور ابو جریج نے اُس بن مالک سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اُٹھ کر چلے گئے اور آپ کے ساتھ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ سو وہ پہاڑ تھے تو اُٹھ کر آپ کو پہاڑ سو آپ نے اُس کے لات ماری اور فرمایا تمہارے ابو اُحمر تجھے تو ایک نبی ہے اور ایک صدیق اور وہ شہید اُمّی نبی ہے تین فرمایا اور صدیق حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ اور وہ شہید حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان کو سو مطابق اسکے واقع ہو کہ حضرت عمر شہید ہوئے ابو داؤد اور ابو جریج نے اُنھیں روایت کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوئے بلو ایمنوں نے اُنھیں شہید کیا

بخاری

بجالاتے پھر ایک اور شخص نے آکر دروازہ کھلوا یا حضرت نے ارشاد کیا کہ کھلو اور درہشت کی اس نے
 والے کو بشارت دو میں نے دروازہ کھلا کر عرض تھے انھیں میں نے حضرت کے فرمانے کے موافق بشارت
 دی وہ بھی حمد الہی بجالاتے پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوا یا آپ نے مجھے ارشاد کیا کہ کھلو دو
 اور اس شخص کو بشارت دو درہشت کی اوپر ایک بلوے کے جوار سے پونچیکا میں نے دروازہ کھولا
 عثمان تھے اوکو میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی خبر دی وہ حمد الہی بجالاتے
 پھر انھوں نے کہا خدا کی مدد چاہیے انتہی اس حدیث میں آپ نے حضرت عثمان پر بلوے میں کی خبر دی سو
 مطابق اسکو واقع ہوا کہ آخر خلافت حضرت عثمان میں اہل مصر عراق و دیگر ملکہ لائے اور انھیں شہید کیا
 صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 جبل خرمی پر تھے آپ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر اور حضرت عثمان علی اور حضرت
 طلحہ اور حضرت زبیر سو وہ پھر ملا سو انھوں نے فرمایا پھر جانہیں تھیں گری یا صدیق یا شہید انتہی
 اس حدیث میں آپ نے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ
 اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی خبر دی سو مطابق اسکے واقع ہوا اور یہ صحابہ شہید ہوئے
 صحیح مسلم میں ہے کہ شقیق نے حضرت حذیفہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے
 پوچھا کہ تمہیں کچھ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت میں معلوم ہو جو میں نے کہیں نہ سنی
 میں نے کہا ہاں تو بیان کرو میں نے کہا کہ تمہیں اس وقت میں کیا سنا کہ تمہارے اور اسکے دوستان
 میں ایک دروازہ بند ہے پھر حضرت عمر نے پوچھا کہ وہ دروازہ کھلے گا یا نہیں کہہ کر ٹوٹ گیا
 کیا جانہیں حضرت عمر نے کہا پھر کبھی نہ بند ہوگا شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حذیفہ سے پوچھا کہ حضرت عمر جانتے تھے
 کہ دروازہ کون کھولنے لگے کہ ان ایسا جانتے تھے جیسا کہ کل سے پہلی رات ہو شقیق کہتے ہیں کہ ہم
 بسبب ہمیت کے حذیفہ سے پوچھنے سے کہ دروازہ کون کھولے مستغرق سے کہہ کر حذیفہ نے

درہشت کی اس نے والے کو بشارت دو میں نے دروازہ کھلا کر عرض تھے انھیں میں نے حضرت کے فرمانے کے موافق بشارت دی وہ بھی حمد الہی بجالاتے پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوا یا آپ نے مجھے ارشاد کیا کہ کھلو دو اور اس شخص کو بشارت دو درہشت کی اوپر ایک بلوے کے جوار سے پونچیکا میں نے دروازہ کھولا عثمان تھے اوکو میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی خبر دی وہ حمد الہی بجالاتے پھر انھوں نے کہا خدا کی مدد چاہیے انتہی اس حدیث میں آپ نے حضرت عثمان پر بلوے میں کی خبر دی سو مطابق اسکو واقع ہوا کہ آخر خلافت حضرت عثمان میں اہل مصر عراق و دیگر ملکہ لائے اور انھیں شہید کیا صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل خرمی پر تھے آپ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر اور حضرت عثمان علی اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر سو وہ پھر ملا سو انھوں نے فرمایا پھر جانہیں تھیں گری یا صدیق یا شہید انتہی اس حدیث میں آپ نے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی خبر دی سو مطابق اسکے واقع ہوا اور یہ صحابہ شہید ہوئے صحیح مسلم میں ہے کہ شقیق نے حضرت حذیفہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے پوچھا کہ تمہیں کچھ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت میں معلوم ہو جو میں نے کہیں نہ سنی میں نے کہا ہاں تو بیان کرو میں نے کہا کہ تمہیں اس وقت میں کیا سنا کہ تمہارے اور اسکے دوستان میں ایک دروازہ بند ہے پھر حضرت عمر نے پوچھا کہ وہ دروازہ کھلے گا یا نہیں کہہ کر ٹوٹ گیا کیا جانہیں حضرت عمر نے کہا پھر کبھی نہ بند ہوگا شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حذیفہ سے پوچھا کہ حضرت عمر جانتے تھے کہ دروازہ کون کھولنے لگے کہ ان ایسا جانتے تھے جیسا کہ کل سے پہلی رات ہو شقیق کہتے ہیں کہ ہم بسبب ہمیت کے حذیفہ سے پوچھنے سے کہ دروازہ کون کھولے مستغرق سے کہہ کر حذیفہ نے

بجالاتے پھر ایک اور شخص نے آکر دروازہ کھلوا یا حضرت نے ارشاد کیا کہ کھلو اور درہشت کی اس نے والے کو بشارت دو میں نے دروازہ کھلا کر عرض تھے انھیں میں نے حضرت کے فرمانے کے موافق بشارت دی وہ بھی حمد الہی بجالاتے پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوا یا آپ نے مجھے ارشاد کیا کہ کھلو دو اور اس شخص کو بشارت دو درہشت کی اوپر ایک بلوے کے جوار سے پونچیکا میں نے دروازہ کھولا عثمان تھے اوکو میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی خبر دی وہ حمد الہی بجالاتے پھر انھوں نے کہا خدا کی مدد چاہیے انتہی اس حدیث میں آپ نے حضرت عثمان پر بلوے میں کی خبر دی سو مطابق اسکو واقع ہوا کہ آخر خلافت حضرت عثمان میں اہل مصر عراق و دیگر ملکہ لائے اور انھیں شہید کیا صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل خرمی پر تھے آپ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر اور حضرت عثمان علی اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر سو وہ پھر ملا سو انھوں نے فرمایا پھر جانہیں تھیں گری یا صدیق یا شہید انتہی اس حدیث میں آپ نے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی خبر دی سو مطابق اسکے واقع ہوا اور یہ صحابہ شہید ہوئے صحیح مسلم میں ہے کہ شقیق نے حضرت حذیفہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے پوچھا کہ تمہیں کچھ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت میں معلوم ہو جو میں نے کہیں نہ سنی میں نے کہا ہاں تو بیان کرو میں نے کہا کہ تمہیں اس وقت میں کیا سنا کہ تمہارے اور اسکے دوستان میں ایک دروازہ بند ہے پھر حضرت عمر نے پوچھا کہ وہ دروازہ کھلے گا یا نہیں کہہ کر ٹوٹ گیا کیا جانہیں حضرت عمر نے کہا پھر کبھی نہ بند ہوگا شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حذیفہ سے پوچھا کہ حضرت عمر جانتے تھے کہ دروازہ کون کھولنے لگے کہ ان ایسا جانتے تھے جیسا کہ کل سے پہلی رات ہو شقیق کہتے ہیں کہ ہم بسبب ہمیت کے حذیفہ سے پوچھنے سے کہ دروازہ کون کھولے مستغرق سے کہہ کر حذیفہ نے

پوچھو کہ دروازہ کون ہر انھوں نے پوچھا کہ نے کہا کہ حضرت عمرؓ دروازہ کھلتے انتہی اس حدیث سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر دنیا بایں ثابت ہوا کہ حضرت عمرؓ جنک حصتہ رہیں گے کوئی فتنہ امت میں واقع ہوگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ احیاء حضرت عمرؓ اور خلافت و کئے روز بروز ترقی اسلام کی ہوئی رہی اور باہم اہل اسلام کے کوئی فتنہ واقع نہ ہوا لیکن حضرت عمرؓ حضرت ابوذرؓ سے ملائی ہوئے اور لوگ کا ساتھ کر کر کر اور حضرت ابوذرؓ نے کہا جیسو میرا ساتھ از قتل فتنے کے سو حضرت عمرؓ نے کہا کہ اے ابوذرؓ کیا کہتے ہو ابوذرؓ نے کہا کہ اگر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے اور تم اُسے سو تم لوگوں کی اہست پر بیٹھ گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حبیبک شیخ شخص تم میں رہے گا کوئی فتنہ تم کو نہ پونچے گا

معجزہ ۱۹ امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ اے عثمانؓ بیشک اللہ تمھیں ایک تمیس پہنائے گا پھر اگر منافقین چاہیں کہ وہ تمیس تم کو وارد ہو تو تم مت اتارو یہ بات کہ مجھ سے ملاقات کرو انتہی اس حدیث میں تمیس کنہا یہ خلافت سے اور حضرت عثمانؓ کو ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمھیں خلافت دے گا پھر اگر کچھ بے دین لوگ تم سے خلع خلافت چاہیں تم مت مانو اور تادم مرگ خلع خلافت کیجیو سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت عثمانؓ خلیفہ ہو اور ابوہریرہؓ نے اسے خلع خلافت چاہا سو انھوں نے بموجب حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبول کیا اور کہہ دیا کہ مجھ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عہد لیا ہے میں اس پر صابر ہوں چنانچہ ترمذی نے یہ محمولہ اور کتب البیہق سے بسند صحیح روایت کیا ہے

معجزہ ۲۰ ترمذی نے عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور حضرت عثمانؓ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ دو میں سے گناہ مارے جائیں گے انتہی سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ فتنہ بلوئے اہل مصر اور عراق میں حضرت عثمانؓ نے گناہ شہید ہوئے

معجزہ ۲۱ ضمیمہ میں سہل بن خالد سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

معجزہ ۱۹ امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے عثمان ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نصیحتیں پہنا سے گا پھر اگر منافقین چاہیں کہ وہ تم سے تم اور تو تم سے اور تو تم سے یہ بات کہ کچھ سے ملاقات کرو انہی اس حدیث میں نصیحتیں کنایہ ہر خلافت سے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں خلافت دے گا پھر اگر کچھ بے دین لوگ تم سے خلع خلافت چاہیں تم مت مانو اور تادم مرگ خلع خلافت کیجو جو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہو کر ابوالمؤمنین رضی اللہ عنہ سے خلع خلافت چاہا سو ابوالمؤمنین نے بموجب حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبول کیا اور کہہ دیا کہ مجھ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عہد لیا ہے میں اس پر صابر ہوں چنانچہ ترمذی نے یہ مقولہ اور کذا ابوشامہ سے بسند صحیح روایت کیا ہے

معجزہ ۲۰ ترمذی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ او میں ہے گناہ مارے جائیں گے انہی سے مطابق اسکے واقع ہوا کہ فتنہ بلوے اہل مصر اور عراق میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے گناہ نہیں کیا

معجزہ ۲۱ ضعیف بن سہل بن عمار سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محدث حضرت ترمذی نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ ناکہ دیکھا اور حضرت عثمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ او میں سے ہیں گناہ مارے جائیں گے مگر ستم مطابق اس کے واقع ہوا کہ فتنہ بلوے اہل مصر اور عراق میں حضرت عثمان بن عفانؓ کے گناہ شہید ہوئے۔

محدث محمد بن سہیل بن خالد سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خبر کے دن فرمایا کہ میں کل نشان ایسے شخص کو دوں گا جسکے ہاتھ پر خداوند تعالیٰ نفع دے گا وہ اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہو اور اللہ اور رسول اسے دوست رکھتے ہیں جب مسیح ہوئی لوگ بائیس عطا سے نشان حضور میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا کہ علی ابن ابیطالب کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا کہ اوکلی انھیں کئی ہیں آپ نے فرمایا کہ انھیں بلا بھیج لوگ انھیں لے آئے آپ نے آپس میں مبارک دلی انھیں لگا دیا پس وہ اچھی ہو گئیں گو یا کہ انھیں دکھتی ہی نہ تھیں پھر انھیں نشان عطا فرمایا انتہی اس حدیث میں آپ نے فرمادی تھی کہ کل ہم جیسے نشان دینگے اور ہاتھ پر قلعہ فتح ہو جائیگا سو مطابق اس کے واقع ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت اور صفائی سے خبر متوجع ہوا

معجم ۲۲۳ ہستی نے روایت کی ہے کہ ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو باہم منستے ہوئے دیکھا آپ نے حضرت علیؑ سے پوچھا کہ تم زبیر کو دوست رکھتے ہو انھوں نے کہا کہ میں کیسے دوست رکھوں وہ میری بھوپھی کے بیٹے ہیں اور وہ میرے مہین پر ہیں پھر حضرت زبیرؓ سے پوچھا کہ تم علیؑ کو دوست رکھتے ہو انھوں نے کہا کہ میں کیونکر دوست نہ رکھوں وہ میرے ماموں کے بیٹے ہیں اور میرے دین پر ہیں آپ نے زبیرؓ سے فرمایا کہ ایسا اتفاق ہو گا کہ تم سب سے قتال کرو گے اور تم ظالم ہو گے سو جب جنگ جمل واقع ہوئی حضرت علیؑ حضرت زبیرؓ کے مقابلے میں آئے اور ان سے قسم دلا کر پوچھا کہ تم نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تم مجھ سے لڑو گے اور تم ظالم ہو گے حضرت زبیرؓ نے کہا کہ واقعی میں نے سنا ہے لیکن میں بھول گیا تھا بعد اس کے حضرت زبیرؓ وہاں سے پھر گئے اور ان جرموں نے جا کر انھیں وہی اشتباہ میں سوئے ہوئے شہید کیا انتہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ درمیان حضرت علیؑ اور حضرت زبیرؓ کے قتال واقع ہو گا مطابق اس کے واقع ہوا ف ظلم کہتے ہیں بجا کام کرنے کو حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ خلیفہ برحق تھے ان کے ساتھ مقابلہ کرنا اگرچہ سبب دعو کیے اور بطور خطا کے ہو بیشک بجا ہے

معجم ۲۲۴ امام احمد نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ

ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ اور حضرت زبیرؓ کے مقابلے میں آئے اور ان سے قسم دلا کر پوچھا کہ تم نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تم مجھ سے لڑو گے اور تم ظالم ہو گے حضرت زبیرؓ نے کہا کہ واقعی میں نے سنا ہے لیکن میں بھول گیا تھا بعد اس کے حضرت زبیرؓ وہاں سے پھر گئے اور ان جرموں نے جا کر انھیں وہی اشتباہ میں سوئے ہوئے شہید کیا انتہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ درمیان حضرت علیؑ اور حضرت زبیرؓ کے قتال واقع ہو گا مطابق اس کے واقع ہوا ف ظلم کہتے ہیں بجا کام کرنے کو حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ خلیفہ برحق تھے ان کے ساتھ مقابلہ کرنا اگرچہ سبب دعو کیے اور بطور خطا کے ہو بیشک بجا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تیرا حال مثل حضرت عیسیٰ کے ہے کہ او بخین میرے دشمن رکھا
یہاں تک کہ اونکی ہانک تو مت لگائی اور نصارے نے او بخین دیت رکھا یہاں تک کہ او کو اوس میں سے
کو بونچا یا جو اور نثار تھا یعنی تھاری شان میں بھی افراط و تفریط ہوگی کچھ لوگ تمھارے دشمن
ہو جائیں گے اور تمھارا رتبہ اتنا گھٹائیں گے کہ تمھیں برا کہیں گے اور تم پر تین تین جھوٹی لگائیں گے
اور کچھ لوگ تمھارے دوست بن کر تمھیں اتنا بڑھا دیں گے کہ بہت زیادہ رتبہ تمھارے لیے ثابت
کریں گے یہاں تک کہ خدا کہیں گے سو مطالبہ اسکے واقع ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حال میں ایسا ہی
اختلاف ہوا اور اوصاف اور خواجہ او بخین برا کہتے ہیں اور جھوٹی تین تین مثل شرکت و در قذف
حضرت عائشہ و قتل حضرت عثمان رضی اللہ عنہما لگاتی ہیں اور غلاۃ و روافض او بخین خدا کہتے ہیں
معجزہ امام احمد نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ کچھ جانتے ہو کہ اگلی امتوں میں سے زیادہ شقی کون تھا اور اس امت میں سے
زیادہ شقی کون ہے او بخون نے عرض کیا کہ مجھے نہیں معلوم آپ نے فرمایا کہ بہت ترین اگلی امتوں کا
وہ مرد و سچ رنگ تھا قوم منورہ میں سے یعنی قدار بن سالف جس نے ناقۃ اللہ کی کو خبین کاٹیں اور بہت
ترین اس امت کا وہ شخص ہے کہ تمھارے سر پر تلوار مارا گیا یہاں تک کہ دھاری تھاری خون سے لگیں
ہو جائیں گی اور اوس تلوار سے شہید ہو گے انتہی اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خبر دی کہ قاتل حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اونکے سر پر تلوار مارا گیا اوس سے دھاری تھاری خون سے لگیں
ہو جائیں گی اور اوس سے شہید ہوں گے سو مطالبہ اس خبر کے واقع ہوا کہ عبدالرحمن بن ملجم حاجی
صبح کے وقت جبکہ پیشانی پر تلوار مارا دی کہ خون اوس کا بہ کر آپ کی دھاری پر آیا اور اوس سے
آپ شہید ہوئے ف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک مفصل اپنی
شہادت کا حال معلوم تھا کہ اوس رات جس کا صبح میں ابن جرم نے آپ کو زخمی کیا کئی بار حضرت علی
نے نخل کے آسمان کو دیکھا اور یہ کہتے تھے کہ واللہ نہینہ جھوٹی بات کہی اور نہ مجھ سے جھوٹی بات
کہی گئی یہ تو وہی رات ہے جس کا مجھ سے وعدہ تھا اور سحر کے وقت اطمینان آپ کے سامنے چلائے لگیں

۱۰ قدر
۱۱ بصر قاف و
۱۲ دال سولہ
۱۳ الف و دال
۱۴ آخر رسالہ
۱۵ مودن کاف
۱۶ سین مود
۱۷ دال و کمر
۱۸ لام و دال
۱۹ آخر کاف
۲۰ غاف و کمر
۲۱ منہ
۲۲ حکہ لکھ

لوگوں سے اور انھیں لگا کر آپ سے فرمایا کہ چھڑ دو انھیں کہ یہ فوج گھر میں پھر مؤمنوں سے اگر ناز کے لیے کیا
 آپ ناز کے لیے نکل کے مسجد کو تشریف لے چلے تب ابن بلجم نے آپ کی پیشانی پر تلوار مار دی اور اکیلا کسی
 شخص نے حضرت علیؑ سے کہ وہ منبر کو نہ پہنچے اس آیت کے معنی ہو چھ رجال صدقوا ما عہدوا
 اللہ علیہ فمہم من قتل حبابہ و منہم من یقتلہ و ما کذب الایمان بلادہ حضرت
 علیؑ نے فرمایا کہ یہ آیت میری شان میں اور میرے چچا حمزہؑ اور میرے چچا کے بیٹے عباسؑ بن حارث
 کی شان میں نازل ہوئی ہر سو عبیدہؓ نے کام لیا اور لکھا کہ شہید ہو سے بدر کے دن اور حمزہؑ و
 شہید ہو سے اُحد کے دن اور میں فقط ہوں شقی ترین اس آیت کا کہ میری دعا بھی کو میرے خون
 سے رنگین کر گیا ایسا ہی مجھ سے میرے حبیب ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا ہے
 اور اکیلا حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ابن بلجم سواری مانگنے آیا آپ نے اسے
 سواری دی پھر فرمایا کہ واللہ یہ میرا قاتل ہے کہ لوگوں نے کہا کہ آپ اسے قتل کریں
 نہیں کر ڈالتے آپ نے فرمایا کہ پھر مجھے کون قتل کرے گا کہ ان فی الصلوٰۃ

قسم دوم اخبار متعلقہ بخلافت و فتوحات عمر خلافت

معجزہ ۲۵ امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے اللہ غفور نے سفینہ سے روایت
 کی کہ کرباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت تیس برس ہوگی پھر موحبائے مکی کھنٹی
 بادشاہی سے مطابق اسکے واقع ہو کہ خلافت خلفائے راشدین یعنی چار بار بار بصفائی کر کمال
 دینداری و شوکت تھی تیس برس کے عرصے میں تمام ہو گئی چنانچہ خود سفینہ راہی اس حدیث
 کے کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ دو سال خلیفہ رہے اور عمرؓ دس برس اور عثمانؓ بارہ برس اور
 علیؓ چھ برس اور جیساب انھوں نے بخلافت کسور کیا اور نہ چھ مہینے بعد خلافت حضرت علیؑ کے

وہاں سے کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ دو سال خلیفہ رہے اور عمرؓ دس برس اور عثمانؓ بارہ برس اور علیؓ چھ برس اور جیساب انھوں نے بخلافت کسور کیا اور نہ چھ مہینے بعد خلافت حضرت علیؑ کے

چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں عرضِ سلطنت اسلام کا تسطیفِ تینہ سے عہد تک اور طولِ ائمہ سے بلج و کابل تک پونچھا اور بعد اسکے سنی مجاہدین سے سلطنت ہندوستان وغیرہ بھی داخل ملک اسلام ہوئی اور تب طولِ ملک اسلام ہند اور بنگالہ سے کہ مندرجہ مشرق ہر جگہ تک انتہا آبادی غزلی زمین ہے ہونچا اور آپ کی پیشین گوئی سے پنجوب و جبہ ظہور کیا

معجزہ ۲۸ صحیح مسلم میں جابر بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتح کر کے لیگی ایک جماعت مسلمانوں کی خزانہ کسرے بادشاہ فارس کا جو سفید کو شک میں ہے انتہی مطابق اسکے حضرت عمر کے عہد میں واقع ہوا کہ شہر مدائن جو دار الخلافہ خاندان کسرے کا تھا حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہاتھ پر فتح ہوا اور نیز درجہ وجود اس زمانے میں بادشاہ خاندان کسرے میں تھا شہر جھڑ کے بھاگ گیا اور کہ شک امیض کا سب خزانہ اہل اسلام کے تصرف میں آیا

معجزہ ۲۹ صحیح مسلم میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہر کہ تم فتح کر لو گے زمین مصر کو جہان نام قیراط کا لیا جاتا ہے پس وہاں کے لوگوں سے نیکی کیجیو اس واسطے کہ انھیں ایمان ہوا اور ان سے قربت ہو اور جب دیکھو کہ دو آدمیوں کو ایک انیٹ کی جگہ پر جھگڑتے تو وہاں سے نکل آئے ابانہ ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن عوف بن حنیس اور ربیعہ اور سکے بھائی کو ایک انیٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھا پس میں وہاں سے نکلا

انتہی اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح ملک مصر کی خبر دی اور اس بات کہ ابوذر دو آدمیوں کو ایک انیٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھیں گے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا اور ملک حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں فتح ہوا اور ابوذر نے دو آدمیوں کو ایک انیٹ کی جگہ پر جھگڑتے بھی دیکھا

معجزہ ۲۸ صحیح مسلم میں جابر بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتح کر کے لیگی ایک جماعت مسلمانوں کی خزانہ کسرے بادشاہ فارس کا جو سفید کو شک میں ہے انتہی مطابق اسکے حضرت عمر کے عہد میں واقع ہوا کہ شہر مدائن جو دار الخلافہ خاندان کسرے کا تھا حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہاتھ پر فتح ہوا اور نیز درجہ وجود اس زمانے میں بادشاہ خاندان کسرے میں تھا شہر جھڑ کے بھاگ گیا اور کہ شک امیض کا سب خزانہ اہل اسلام کے تصرف میں آیا

معجزہ ۲۹ صحیح مسلم میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہر کہ تم فتح کر لو گے زمین مصر کو جہان نام قیراط کا لیا جاتا ہے پس وہاں کے لوگوں سے نیکی کیجیو اس واسطے کہ انھیں ایمان ہوا اور ان سے قربت ہو اور جب دیکھو کہ دو آدمیوں کو ایک انیٹ کی جگہ پر جھگڑتے تو وہاں سے نکل آئے ابانہ ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن عوف بن حنیس اور ربیعہ اور سکے بھائی کو ایک انیٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھا پس میں وہاں سے نکلا

انتہی اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح ملک مصر کی خبر دی اور اس بات کہ ابوذر دو آدمیوں کو ایک انیٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھیں گے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا اور ملک حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں فتح ہوا اور ابوذر نے دو آدمیوں کو ایک انیٹ کی جگہ پر جھگڑتے بھی دیکھا

معجزہ ۲۸ صحیح مسلم میں جابر بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتح کر کے لیگی ایک جماعت مسلمانوں کی خزانہ کسرے بادشاہ فارس کا جو سفید کو شک میں ہے انتہی مطابق اسکے حضرت عمر کے عہد میں واقع ہوا کہ شہر مدائن جو دار الخلافہ خاندان کسرے کا تھا حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہاتھ پر فتح ہوا اور نیز درجہ وجود اس زمانے میں بادشاہ خاندان کسرے میں تھا شہر جھڑ کے بھاگ گیا اور کہ شک امیض کا سب خزانہ اہل اسلام کے تصرف میں آیا

معجزہ ۲۹ صحیح مسلم میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہر کہ تم فتح کر لو گے زمین مصر کو جہان نام قیراط کا لیا جاتا ہے پس وہاں کے لوگوں سے نیکی کیجیو اس واسطے کہ انھیں ایمان ہوا اور ان سے قربت ہو اور جب دیکھو کہ دو آدمیوں کو ایک انیٹ کی جگہ پر جھگڑتے تو وہاں سے نکل آئے ابانہ ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن عوف بن حنیس اور ربیعہ اور سکے بھائی کو ایک انیٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھا پس میں وہاں سے نکلا

انتہی اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح ملک مصر کی خبر دی اور اس بات کہ ابوذر دو آدمیوں کو ایک انیٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھیں گے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا اور ملک حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں فتح ہوا اور ابوذر نے دو آدمیوں کو ایک انیٹ کی جگہ پر جھگڑتے بھی دیکھا

پھر ایک صلح ہوگی درمیان تمھارے اور نصار کے پھر وہ بدعہری کرینگے اور تمھارے مقابلے کو
 آئین گئے گئے آئینی نشان کے ہر نشان کے تلے بارہ ہزار آئینی اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے بیان علامات قیامت میں کئی باتوں کا وقوع بیان فرمایا ایک فتح ہونا بیت المقدس کا
 بعد وفات آپ کے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حضرت عمرؓ کے ایام خلافت میں بیت المقدس فتح
 ہوا حضرت عبیدہ بن الجراح نے کہ امیر الامم الفوج شام کے بعد حضرت عمرؓ تھے قلعة مہیت پر
 کو محاصرہ کیا قلعة میں ایک تینیس تھا اوسنے حضرت ابو عبیدہؓ کی صورت دیکھ کر کہا کہ یہ فلاحہ
 تمھارے ہاتھ پر فتح نہوگا اس قلعة کے فتح کرنے والا یہاں نام اور حلیہ تمھارے ان لکھا ہوا ہے نام اوسکا
 عمرؓ حضرت ابو عبیدہؓ نے حضرت امیر المؤمنین عمرؓ کو اس مضمون سے مطلع کیا اور حضرت عمرؓ
 خود بیت المقدس کو تشریف لے گئے اوس قستیس نے آپ کی صورت دیکھتے ہی بیان کیا کہ بیشی صر
 میں جسکے ہاتھ پر قلعة کا فتح ہونا لکھا ہے اور فوراً قلعة کو خالی کر دیا سو اس فتح بیت المقدس میں
 دو دلیلین ثبوت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہوئیں ایک مطابق پیشین گوئی کے ہونا
 دوسرے ظاہر ہونا اس بات کا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا
 حال مفصل کتاب بقعین تحریر ہے دوسرے بعد فتح بیت المقدس کے ایک دباے عظیم کا ہونا
 کہ مطابق اسکے بھی واقع ہوا جو اس میں جہان لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کا متصل بیت المقدس
 تھا اسلئے ہجری میں اسی مہاسے عظیم واقع ہوئی کہ تین دن میں شتر سوار آدمی مر گئے حضرت
 ابو عبیدہؓ نے اسی دباے میں وفات پائی تیسرے کثرت مال کی سو یہ امر بھی زمانہ خلفاء راشدین
 بالخصوص زمانہ حضرت عثمانؓ میں واقع ہوا چونکہ ایک فتنہ عظیم کہ سب دینیں عرب کے داخل
 ہو جائے گا اور اس سے فتنہ قتل حضرت عثمانؓ ہے کہ ایک بلا عظیم اہل اسلام میں واقع ہوئی
 اور بہت سے مقالات اوسکے سبب اہل اسلام میں واقع ہوئے حقیقت میں کہ کوئی شخص

ابو عبیدہ بن الجراح نے حضرت امیر المؤمنین عمرؓ کو اس مضمون سے مطلع کیا اور حضرت عمرؓ خود بیت المقدس کو تشریف لے گئے اوس قستیس نے آپ کی صورت دیکھتے ہی بیان کیا کہ بیشی صر میں جسکے ہاتھ پر قلعة کا فتح ہونا لکھا ہے اور فوراً قلعة کو خالی کر دیا سو اس فتح بیت المقدس میں دو دلیلین ثبوت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہوئیں ایک مطابق پیشین گوئی کے ہونا دوسرے ظاہر ہونا اس بات کا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا حال مفصل کتاب بقعین تحریر ہے دوسرے بعد فتح بیت المقدس کے ایک دباے عظیم کا ہونا کہ مطابق اسکے بھی واقع ہوا جو اس میں جہان لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کا متصل بیت المقدس تھا اسلئے ہجری میں اسی مہاسے عظیم واقع ہوئی کہ تین دن میں شتر سوار آدمی مر گئے حضرت ابو عبیدہؓ نے اسی دباے میں وفات پائی تیسرے کثرت مال کی سو یہ امر بھی زمانہ خلفاء راشدین بالخصوص زمانہ حضرت عثمانؓ میں واقع ہوا چونکہ ایک فتنہ عظیم کہ سب دینیں عرب کے داخل ہو جائے گا اور اس سے فتنہ قتل حضرت عثمانؓ ہے کہ ایک بلا عظیم اہل اسلام میں واقع ہوئی اور بہت سے مقالات اوسکے سبب اہل اسلام میں واقع ہوئے حقیقت میں کہ کوئی شخص

ابو عبیدہ بن الجراح نے حضرت امیر المؤمنین عمرؓ کو اس مضمون سے مطلع کیا اور حضرت عمرؓ خود بیت المقدس کو تشریف لے گئے اوس قستیس نے آپ کی صورت دیکھتے ہی بیان کیا کہ بیشی صر میں جسکے ہاتھ پر قلعة کا فتح ہونا لکھا ہے اور فوراً قلعة کو خالی کر دیا سو اس فتح بیت المقدس میں دو دلیلین ثبوت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہوئیں ایک مطابق پیشین گوئی کے ہونا دوسرے ظاہر ہونا اس بات کا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا حال مفصل کتاب بقعین تحریر ہے دوسرے بعد فتح بیت المقدس کے ایک دباے عظیم کا ہونا کہ مطابق اسکے بھی واقع ہوا جو اس میں جہان لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کا متصل بیت المقدس تھا اسلئے ہجری میں اسی مہاسے عظیم واقع ہوئی کہ تین دن میں شتر سوار آدمی مر گئے حضرت ابو عبیدہؓ نے اسی دباے میں وفات پائی تیسرے کثرت مال کی سو یہ امر بھی زمانہ خلفاء راشدین بالخصوص زمانہ حضرت عثمانؓ میں واقع ہوا چونکہ ایک فتنہ عظیم کہ سب دینیں عرب کے داخل ہو جائے گا اور اس سے فتنہ قتل حضرت عثمانؓ ہے کہ ایک بلا عظیم اہل اسلام میں واقع ہوئی اور بہت سے مقالات اوسکے سبب اہل اسلام میں واقع ہوئے حقیقت میں کہ کوئی شخص

قسم سوم اخبار متعلقہ باہلیت اطہار رضی اللہ عنہما

معجزہ ۲۲ حضرت عیسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دن حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام آپ نے انہیں مہربان کیا کہ آپ نے ان کے پاس بیٹھا کہ ان کے کپڑے کاٹیں یا نہیں کہیں وہ بہت سارے زمین بھر آپ نے انہیں غلین غلین دیکھ کے دوسری بار کچھ کاٹیں یا نہیں کہیں وہ نہیں لگیں جب آپ اٹھ گئے تب میں نے ان سے ان کے کپڑے کا حال پوچھا انہوں نے سن کر کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید ظاہر کر دینی پھر بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میں نے پوچھا انہوں نے کہا کہ ان اب میں بتا رہی ہوں پہلی بار آپ نے فرمایا تھا کہ سالِ جبریل مجھ سے قرآن شریف کا دور لکھا کر دے تھے اب کی سال انہوں نے دو بار کیا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری اجل قریب ہے تب میں روئی پھر دوسری بار آپ نے فرمایا کہ سب پہلے اہل بیت میں سے تو میرے پاس پہنچیں گی تب میں ہنسی اٹھتی مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ حضرت علی بن فاطمہ رضی اللہ عنہما سب اہل بیت کے پہلے آپ سے ملحق ہوئیں اور بعد چھ مہینے کے وفات انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے وفات پائی

معجزہ ۲۳ حضرت عیسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ میرا بیٹا ہے جو اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکے سبب سے دوڑے کر وہ مسلمانوں میں صلح کروائے گا انہی سے مطابق اسکے واقع ہوا کہ سب بعد شہادت حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت امام حسن علیہ السلام کے ساتھ ہو لوگوں نے بیعت کی اور انہیں خلیفہ ہونے اور بڑا لشکر دیا کہ جو چاہیں ہزار آدمی لے لیں امیر معاویہ پر چڑھ گئے اور دوسرے وہ بھی بڑا لشکر لے لیا حضرت امام حسن علیہ السلام نے بیعت سے سیادت ذاتی اور علم جبل کے باوجود کہا کہ وہ میرے جیسے ہیں سے ہزار یا مسلمان مارے جائیں گے صلح کر لی اور باعین ابوبکر بن ابی ہاشم کا ہونے اور یہ صحابہ ۵ ہجری کے لڑنے والے سلسلہ ہجری میں ہوا اور اس سال کا نام عرب نے عام الحجاۃ رکھا اسلئے کہ سب امت ایک خلیفہ پر جمع ہوئی

مجھے یہ خبر پہنچی کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 میں نے رات بہت بڑا خواب دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ بیان کرو میں نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا
 ایک کڑا آٹا بیکہ مبارک کا ٹکڑے میری گود میں رکھا گیا آپ نے فرمایا کہ تم نے اچھا خواب دیکھا
 فاطمہ زہرا کے بیٹا پیدا ہو گا وہ تمھاری گود میں رہے گا سو حضرت امام حسینؑ پر پیرا ہوا ہے اور میری
 گود میں رہے گا جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اور میں ایک دن آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضر ہوئے اور امام حسینؑ کو آپ کی گود میں دیا پھر اور طرف دیکھنے لگا اے یا رسول اللہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں میں نے کہا یا نبی اللہ
 میرے ماں باپ آپ کے قربان کیا ہے جو آپ روتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جبریلؑ نے اگر مجھے خبر دی
 کہ میری امت اس میرے بیٹے کو قتل کرے گی میں نے کہا اسے کہا ان اور مجھے ایک ٹیٹی سٹخ لاؤ
 اتنی اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اشدھیہ اسے امام حسینؑ
 کو شہید کرے گی سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت امام حسینؑ کو کربلا میں اشدھیہ عراق نے
 شہید کیا ف انخار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بواقفہ کربلا و شہادت امام حسینؑ بطریق صحیح
 معتبر و واروہر ہے کہ جناب شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے شہادت میں اسکی خبر کو شہرہ و شہرت
 لکھا ہے اور تفصیل تمام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی خبر دی تھی اور حضرت علیؑ
 اور ادراسیاب و ابلیس کو یہ خبر معلوم تھی چنانچہ ابو نعیم نے بھی تصریح سے روایت کی ہے کہ
 کہ میں نے حضرت امیر المومنین علیؑ کے ساتھ تھا جب حضرت قصبہ بنی نوحیؑ کے استقبال
 پر تھے حضرت امام حسینؑ کو کیا رکے آپ نے فرمایا کہ صبر کرنا اسے ابابعد اللہ کنارہ و خزان پر مینے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰

پوچھا کہ کیا آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل نے مجھے خبر دی کہ کون
 کنا رہ فوات پر قتل ہوں گے اور مجھے ایک شخص دیکھا وہی اوستی و کھادی اور بھی ابولغیر نے اہلبیت
 بن بنائے سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے موضع قبراہام حسینؑ پر پہنچ کر فرمایا کہ یہاں اونٹ کا اونٹ
 بیٹھے ہوں گے اور یہاں اونٹ کے اسباب کی جگہ ہوگی اور یہاں اونٹ کے خون بہنے کا مکان ہوگا کیا
 جماعت ہوگی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اس میدان میں ماری جائیگی اور آسمان زمین و روئے کا
 معجزہ ۳۸ ابن عباسؓ نے محمد بن عمرو بن حسنؓ سے روایت کی ہے کہ ہم کربلا میں حضرت
 امام حسینؑ کے ساتھ تھے سواوٹھون نے شتر کو دیکھ کے فرمایا کہ اس پر کما اللہ بنے اور اس کے رسولؐ نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ ایک کتا کبرا میرے اہلبیت کے خون میں
 موندھ ڈالتا ہے اور شتر ابرص تھا یعنی اس کے بدن پر سفید زلغ تھے انتی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم اس حدیث میں جو خبری تھی مطابق اس کے واقع ہو چنانچہ خود حضرت امام حسینؑ کو طعن کو بیان فرمایا
 معجزہ ۳۹ بڑا اور ابولغیر نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اندوان مطہرات کو خطاب کر کے فرمایا کہ کوئی تم میں سے سرخ اونٹ والی نکلے گی نیکار
 کہ کھجور کھائے گا اسے کتے جو آب کے مارے جائیں گے گرد اس کے بہت لوگ نجات پاوے گی بعد
 اس کے کہ قریب القبل ہو جائے گی انتمی اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 خبر دی واقعہ جمل کی کہ وہ ایک لڑائی بحسب اتفاق فیما بین حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ
 کے واقع ہوئی تھی اور حضرت عائشہؓ کی سواری میں شتر سرخ تھا اسی سبب یہ واقعہ واقعہ
 جمل کہلاتا ہے اور اس بات کی خبر دی کہ مروی حضرت عائشہؓ کا اس سفر میں اب خواب پر ہوگا
 اور اوپر وہاں کے کتے کھجور کھائیں گے اور اس لڑائی میں گرد اونٹ کے بہت سے لوگ مارے جائیں گے
 سوا مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ بعد شہادت حضرت عثمانؓ جب قاتلین عثمانؓ لشکر حضرت

وہی

وہی

وہی

وہی

میں داخل ہوئے اور انھوں نے حضرت طلحہ و زبیرؓ کو جو صحابہؓ کو جو حضرت عثمانؓ کو بھی یاد کرتے تھے
 ڈرایا وہ لوگ مدینے سے نکل کے طرف مکہ کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کہ قبضہ حج و مان دار تھیں
 آئے اور حال بیان کیا کہ حضرت عثمانؓ مظلوم ہمارے گئے اور انکے قاتلین نے بہت سرسورس
 اور شہایا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سبب غلبہ اور انکے کے تدارک اور کائناتیں کر سکتے ہیں سو تم ام المؤمنینؓ
 اور کاتب کچھ خوف کھانا ہر مان کے دامن میں آجھ پینا ہر اس بات میں کچھ اصلاح امت کی تہذیب
 کہ وہ چھ سبب کی تھیں یہ ہوتی کہ کو نہ اور ابھر سہل اجتماع لشکر اسلام ہر وہاں چل کے حضرت علی رضی
 اللہ عنہ کو بھی ملا کہ اپنے ساتھ کر لیں گے سبب تقویت لشکر اسلام کے انتقام قاتلین عثمانؓ کا لاجبی
 ممکن ہو گا چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مکہ سے بجانب ملک عراق کے کوچ کیا راہ میں جب
 آب خوار آب پر پونچیں اور وہاں کے کہتے کہہ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا اس پانی کا کیا
 نام ہے لوگوں نے بیان کیا کہ خوار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ حدیث یاد آئی اور انھوں نے کہا
 کہ مجھے پیر پہلو گر لشکر کے لوگوں نے اونکے ساتھ موافقت نہ کی اور مردان نے قریب آئی
 و ماقین گرد و نواح کے حاضر کیے کہ انھوں نے گواہی دی کہ اس پانی کا نام خوار نہیں ہے
 تب لشکر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آگے کوچ کیا اور ابھرے میں پونچے اور او مضر حضرت علی رضی
 اللہ عنہ کو لوگوں نے یہ خبر پونچائی کہ طلحہ و زبیرؓ باغی ہو گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لیکر بقتال
 تمھارے بجانب ابھر گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مدینے سے کوچ کیا اور براہ کو فہ لشکر لیکر ابھرے پر
 آئے اور وہاں پہونچ کے قفقاع کو پاس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے دریافت حال کے بھیجا
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ مجھ کو دفعہ فتنہ اور صلح و درمیان سب مسلمانوں کے منظور
 اور حضرت طلحہ و زبیرؓ نے بھی یہی بات کہی کہ مقصود دفعہ شر قاتلان عثمانؓ ہوا نکات تدارک کیا یاد
 اور قفقاع نے کہا کہ یہ بات بھی ہو سکتی ہے کہ سب مسلمان متفق الکلمہ ہو جاویں اور یہ فتنہ او
 بلو کہ ہو جاوے تم فرما تامل کرو اور انھوں نے کہا کہ بہت خوب پھر قفقاع نے یہ بات حضرت
 علی رضی اللہ عنہ سے بیان کی وہ بہت خوش ہوئے اور تین دن تک توقف ہوا کسی کو صلح ہو جائے

لے قفقاع
 عثمانؓ کو
 دسکون
 میں ہوا
 وقاف
 و الف
 دین نہ
 نام نہ
 لکھ لکھ
 لکھ لکھ

شکستہ سمجھا آخر کار تیسرے دن یہ بات ٹھہری کہ کل صبح کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور طلحہ اور زبیر بن عوف رضی اللہ عنہم ملاقات ہوئے اور اوس صحبت میں قاتلان عثمان رضی اللہ عنہ حاضر نہون یہ وضع صلح کی اور ان اشقیاء پر ناگوار ہوئی اور سب سے کہ ہماری بیعت کنی کی فکر ہو حیران اور سرسیمہ ہو کر عبداللہ بن سبا سے کہ موعی اور کاتھا صلاح بچو چھٹی اور سنے صلاح دی کہ رات کو اوٹھ کر لڑائی شروع کرو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہہ دو کہ اوس جانب سے غدار واقع ہوا چنانچہ ایسا ہی کیا اور طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر کے لشکر میں شہر اہلو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غدار کیا اور جنگ عظیم واقع ہوئی حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سرخ اونٹ پر بیوی میں سوار تھیں گرد و ان کے اونٹ کے ہار لوگ مجتمع ہو جاتے تھے اور اوپر حملہ ہوتا تھا چنانچہ بہت لوگ گرد و اوس اونٹ کے مارے گئے آخر کار لشکر لڑائی حضرت امیر اوس اونٹ کی کو خچین کاٹیں اور محمد بن ابی بکر کھجائی حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کے لشکر حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کو دمان سے لے گئے ہاتھ لڑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن امور کی اس حدیث میں خبر دی تھی وہ سب مطابق بیان آپ کے وقوع میں آئے

باب دوم صحیحین میں حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہر کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کو خطاب فرما کے فرمایا کہ تم میں سب سے پہلے مجھے وہ ملے گی جسکے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہیں حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ازواج مطہرات صحیحین کہ لنبائی ہاتھ کی ناپ میں مراد ہر گزین ایک لکڑی سے ہاتھ ناپنے حال انکہ مراد لنبائی ہاتھ کی باعتبار ہاتھ کے کام اور صدقہ کے تھی سوا اس صف میں زینب سب سے زیادہ تھیں انھیں کی سب سے پہلے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات ہوئی ف سعادہ ہو کہ سخی کو دست فرار دست کشاد کہتے ہیں اسی محاورے کے موافق آپ نے تعبیر کی تھی کہ زیادہ تر صدقہ کرنے والے کو اوٹھ لکھن یا فرمایا تھا ازواج مطہرات پہلے حقیقی معنی سمجھی تھیں یعنی جسکے سب سے زیادہ لمبے ہاتھ ہوں پھر معلوم ہوا کہ مراد معنی مجازی ہیں یعنی زیادہ خیرات کرنے والی کہ حضرت زینب میں یہ وصف سب سے زیادہ تھا سو وہ سب سے پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لاحق ہوئیں اور مطابق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقع ہوا

باب سوم صحیحین میں ابوالنعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہر کہ ام الفضل مان اونکی جناب سوا

صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوئے گذرین آپ نے اون سے فرمایا کہ تمھارے اس حمل سے بیٹا پیدا ہوگا جو سب لڑکا پیدا ہو تو میرے پاس لے آئیو ام الفضل کتنی سین کہ جب لڑکا پیدا ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئی آپ نے دامن کان میں لڑکے کے اذان کی اور بایں کانین اقامت کی اور لعاب دہن مبارک اور سے چکھا دیا ابودرہام اسکا عبد اللہ رکھا اور کہا لیجاؤ خلیفوں کے باپ کو سنئے یہ بات اگر حضرت عباس سے کہی او انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جا کر اس بات کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ واقعی یہ باپ خلیفہ کا ہوا یعنی اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اولاد حضرت عبد اللہ بن عباس میں سلاطین ہونگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور خلفائے بنی عباس اولاد میں ہوسے اول وین سے ابو العباس سفاح تھا اور یالنور میں سے زیادہ اون میں خلافت رہی

قسم چہارم وہ اخبار جنکو کچھ علاقہ غزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزانہ طور پر مسند میں روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے اہل بدر کے حال میں بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو تمہل ایک ایک کا فر کی جو ہمیں مار گئے ایک دن سلا رکھا دیکھی او فرمایا تھا کہ کل سبکدہ فلا تاتل ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ اور اس جگہ فلا تاتل ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ حضرت عمرؓ نے کہا کہ قسم اوس فدا کی جسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین حق کے ساتھ چھوڑا کہ میں نے اوس جگہ سے تجاوز نہ کیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا مقتل کسی نے اوس میں سے اوس جگہ سے تجاوز نہ کیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا مقتل بتایا تھا انتہی تحقق اس میں کوئی کاراوی یعنی حضرت عمرؓ کے بیان سے واضح ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کا فرون کے قتل کی خبر دی تھی اور جہاں قتل اون کی نشان دہی تھی سب قتل ہوئے اور اوس جگہ مقتول ہوئے جہاں جہاں آپ نے فرمایا تھا

معجزانہ طور پر یہی نے عودہ اور سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن خلف سے کہا تھا کہ میں تجھے قتل کروں گا سو ابی بن خلف پکے ماتھے سے زخمی ہوا

فصل تسمیہ اخبارائیدہ متعلقہ غزوات آنحضرت
 ابودرہام اسکا عبد اللہ رکھا
 اور کہا لیجاؤ خلیفوں کے باپ کو سنئے یہ بات اگر حضرت عباس سے کہی او انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جا کر اس بات کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ واقعی یہ باپ خلیفہ کا ہوا یعنی اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اولاد حضرت عبد اللہ بن عباس میں سلاطین ہونگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور خلفائے بنی عباس اولاد میں ہوسے اول وین سے ابو العباس سفاح تھا اور یالنور میں سے زیادہ اون میں خلافت رہی

قسم چہارم وہ اخبار جنکو کچھ علاقہ غزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزانہ طور پر مسند میں روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے اہل بدر کے حال میں بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو تمہل ایک ایک کا فر کی جو ہمیں مار گئے ایک دن سلا رکھا دیکھی او فرمایا تھا کہ کل سبکدہ فلا تاتل ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ اور اس جگہ فلا تاتل ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ حضرت عمرؓ نے کہا کہ قسم اوس فدا کی جسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین حق کے ساتھ چھوڑا کہ میں نے اوس جگہ سے تجاوز نہ کیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا مقتل کسی نے اوس میں سے اوس جگہ سے تجاوز نہ کیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا مقتل بتایا تھا انتہی تحقق اس میں کوئی کاراوی یعنی حضرت عمرؓ کے بیان سے واضح ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کا فرون کے قتل کی خبر دی تھی اور جہاں قتل اون کی نشان دہی تھی سب قتل ہوئے اور اوس جگہ مقتول ہوئے جہاں جہاں آپ نے فرمایا تھا

معجزانہ طور پر یہی نے عودہ اور سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن خلف سے کہا تھا کہ میں تجھے قتل کروں گا سو ابی بن خلف پکے ماتھے سے زخمی ہوا

اور اوسى زخم سے مرگيا انتہی ف اُبی بن خلف کا فرار تویش میں سے ہوا۔ اشدید العنا بسا تھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا جب آپ کو بکے میں ملتا تو کہتا کہ میرے پاس ایک گھوڑا ہے اوسے میں دانا گھاس دیتا ہوں اسلئے کہ اوسے سوار ہو کر تمھیں قتل کروں گا سو آپ فرماتے کہ میں ہی تجھے قتل کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ سو روز جنگ اُحد میں وہ آپ کی طرف آیا یہ کہتا ہوا کہ کمان میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج میرے ہاتھ سے وہ بیچیں گے اصحاب نے چاہا کہ اوسے روک لیں اور آپ تک پہنچنے نہ دیں آپ نے فرمایا کہ آنے دو جب وہ متصل ہو چکا تب آپ نے اوسکے حلق پر ایک بگڑہ سے خالی کر دیکھا کہ ایک نیزہ مار دیا ایک زخم پوست خراش لگا کہ اوس میں سے خون بھی نہ نکلا گروہ گھوڑا سے گر پڑا اور بچھ بھاگ کے قریش میں جا ملا لوگوں نے کہا کہ تجھے کچھ اندیشے کی بات نہیں ہر اوسے کہا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا زخم ہے اگر وہ میرے اوپر تھوک دیتے تو بھی میں زنجیرا چنانچہ وہ اوسى زخم سے راہ میں گئے کو پیڑے پہرے و اصل جنم ہوا ف یہی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ اُبی بن خلف بطن رابع میں مرا تھا سو کبار تھوڑی رات گئے میں بطن رابع میں چلا جاتا تھا ایک بار کی ایک آگ شعل ہوئی میں اوسکے متصل گیا میں نے دیکھا کہ ایک آدمی زنجیروں میں بندھا ہوا اوس آگ میں سے نکلتا چاہتا ہے اور چلا تا ہے کہ میں مایہ ساد ہوں اور ایک شخص کہتا ہے کہ اسیے بانی امت و حبی مقتول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اُبی بن خلف مجھ پر ۴۴ زہرہ جاری تھے سلیمان بن عمرو سے روایت کی ہے کہ جب غزوہ خندق میں لشکر کفار کا سہاگ گیا اور محاصرہ دینے سے اٹھ کے چلا گیا تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب ہم ادب پر چڑھ جائیں گے وہ ہم پر چڑھ نہ سکیں گے ہم ہی ادب پر لشکر کشی کریں گے انتہی سو طابق اس خبر کے واقع ہوا کہ بعد غزوہ خندق کے کفار قریش مدینہ منورہ پر لشکر کشی کر سکے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ فتح میں پر لشکر لکے اور کوفہ کیا

وہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب ہم ادب پر چڑھ جائیں گے وہ ہم پر چڑھ نہ سکیں گے ہم ہی ادب پر لشکر کشی کریں گے انتہی سو طابق اس خبر کے واقع ہوا کہ بعد غزوہ خندق کے کفار قریش مدینہ منورہ پر لشکر کشی کر سکے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ فتح میں پر لشکر لکے اور کوفہ کیا

وہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب ہم ادب پر چڑھ جائیں گے وہ ہم پر چڑھ نہ سکیں گے ہم ہی ادب پر لشکر کشی کریں گے انتہی سو طابق اس خبر کے واقع ہوا کہ بعد غزوہ خندق کے کفار قریش مدینہ منورہ پر لشکر کشی کر سکے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ فتح میں پر لشکر لکے اور کوفہ کیا

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاندان میرہ سے ہر سب کی سوا جنگ اور نصیحت کے خاندان میں کونجی خانہ کعبہ کی سب سے
 مجتہدین سے روایت ہے کہ ہر سب کی سوا جنگ اور نصیحت کے خاندان میں کونجی خانہ کعبہ کی سب سے
 علیہ وسلم کے ساتھ تھے سوا جنگ اور نصیحت کے خاندان میں کونجی خانہ کعبہ کی سب سے
 و دوزخی ہے پھر اس شخص نے لڑائی کے وقت کفار سے خوب مقابلہ کیا اور بہت زخمی ہوا پھر ایک
 شخص نے اسے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسے آپ نے فرمایا تھا کہ شیخ مفید دوزخی ہے اللہ کی راہ
 میں اسے غر بقتال کیا اور بہت زخمی ہوا آپ نے فرمایا کہ بیشک وہ دوزخی ہے اور بعض لوگوں کو
 شک ہوئے لہذا پھر اس شخص نے تکلیف زخموں پر بے صبری کر کے اپنے ترکش سے تیر خال کے اپنے
 تین ہلاک کیا پس فرار کے کچھ لوگ مسلمانوں میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریز
 اور کہا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی حدیث کو سچا کیا فلا نے شخص نے اپنے تین آٹا ڈالا
 آپ نے فرمایا کہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
 اس شخص کو دوزخی ہو گیا خبری تھی اور مطابقی اسکے واقع ہوا کہ اس نے اپنے آپ کو قتل کیا اور قبر قبائلی میں
 نے اللہ سے لوگوں کو یقین ہوا کہ وہ دوزخی ہے ہر اس شخص کا نام جو مان تھا اور مینا تھا
 مجتہدین سے روایت ہے کہ ہر سب کی سوا جنگ اور نصیحت کے خاندان میں کونجی خانہ کعبہ کی سب سے
 آپ کی خدمت میں اگر عرض کیا کہ میں فلا نے ہمارے چڑھا تھا سو میں نے دیکھا کہ قبیلہ ہمدان کے
 لوگ سب سب اپنے اوٹ ہودج دار اور اپنے مولیٰ لیکے حنین میں آ موجود ہوئے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم مسکراے اور فرمایا کہ وہ سب مسلمانوں کی غنیمت ہو گی کل انشاء اللہ تعالیٰ انہی اس
 حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین میں قبل لڑائی کے خبر دی کہ کل لڑائی
 فتح ہو گی اور سارے مولیٰ و دشمنوں کے مسلمانوں کو غنیمت میں ملین گے مطابقی اسکے واقع ہوا کہ
 دوسرے دن لڑائی فتح ہوئی سب ناشی اور چار یا دشمنوں کے کہ بکثرت تھے غنیمت میں ہاں اسلام کا تھ لے

اسی طرح ہر سب کی سوا جنگ اور نصیحت کے خاندان میں کونجی خانہ کعبہ کی سب سے

معجزہ بیہقی اور ابن اسحق نے روایت کی کہ کعب بن جابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو الکیدز حاکم دُؤرۃ النجندل پر بھیجا ارشاد کیا کہ وہ گائے کے شکار کے لیے نکلا ہو گا تب تم اُسے پکڑ لو گے سو ویسا ہی ہوا ف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ساتھ چار سو مہین سوار کے الکیدز بن عبد الملک حاکم دُؤرۃ النجندل پر لکھوائی تھا بھیجا سو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ چاندنی رات میں اُس کے قلعے کے متصل پہنچے اوسکو نبل گائے کے شکار کا بڑا شوق تھا سو قبل پہنچنے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ایسا اتفاق ہوا کہ وہ اپنے بالا خانے پر چاندنی رات میں لیٹا تھا چند نیل گاؤں آکر اوسکے قلعے کی دیوار سے اپنا بدن گر کر ٹاشروع کیا اوسنے کھڑکھڑاہٹ سنکر تفصیل قلعے سے دیکھا کہ چار نیل گائیں اوسکے قلعے کے تلے ہیں واسطے شکار کے قلعے سے باہر نکلا حسان اوسکا بھائی اوسکے ساتھ تھا یکبارگی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مع سواروں کے جا پہنچے وہ گرفتار ہو گیا اور اوسکا بھائی لشکر بارگیا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اوسے پکڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لا سا اور آپ نے اوس سے جزئیہ مقرر کر کے اوسے چھوڑ دیا سو جس کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو تم اُسے نیل گائے کے شکار میں پکڑ لو گے مطابق اوسکے واقع ہوا

معجزہ صحیحین میں ابو حمید سعد بن عسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا کہ آج رات کو ہوا بہت ہی سخت چلے گی سو اوسمیں کوئی نہ اٹھے اور جسکے پاس اونٹ ہوا اوسے مضبوط باندھ لے سو رات کو اندھی بہت ہی شدید طیلی ایک شخص اڑٹھا اوسکو اندھی اڑٹا لے گئی یہاں تک کہ دو نوں پہاڑوں طعن جاثو الا ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل آنے اندھی کے خبر دی تھی سو مطابق اوسکے واقع ہوا

५३

७३

قسم دوم اخبار متعلقہ باب مجتہدین

صحیح احمد بن محمد بن ابی اسحاق میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر زمین شریا پر لٹکا ہو یا ہوگا تو کبھی کبھی لوگ فارس کے اوسے پالین گے اور ایک روز ایتھین میں ہوگا کہ آپ نے فرمایا اگر علم شریا پر معلق ہوگا تو کبھی لوگ فارس کے اوسے پالین گے انہی انس روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر فرمائی کہ فارس لوگوں میں بھی پڑھے دیندار اور پڑھ نہ والے ہوں گے سو مطابق اس کے واقع ہوا حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اولاد ہر مرنے پر تشریف لے کر بادشاہ فارس سے ملے تھے بڑے عالم دیندار ہوں گے کہ اس کے سب سے نفی عظیم است رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باعتبار زمین کے ہوا اور قیامت تک اس کا فیض باقی رہے گا اور اس کے بعد ان کے بعد کسی میں ہلاک نہ ہوگی علماء کا میں اہل فارس میں ہو چکا ہے جس میں جباری شریک ہو گیا ہے صحیح احمد بن محمد بن ابی اسحاق میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عقیقہ پہاڑ کا لوگ سفر دور دراز کریں گے اور نہ پاویں گے کوئی عالم زیادہ علم والا نہ ہوگا کہ عالم سے انہی مطابق اس حدیث کے حضرت امام مالک پیدا ہوئے چنانچہ حضرت سفیان بن عیینہ نے انطباق اس حدیث کا اون پر بیان کیا ہے اور واقع میں ایسا ہی حال تھا امام مالک رحمہ اللہ کا کہ جس قدر فیض علم حدیث اون کے زمانے میں اون سے ہوا دوسرے شخص سے نہیں ہوا کثرت لوگ مشقت سفر اختیار کر کے اون کی خدمت میں اگر مستفید ہوئے صحیح احمد بن محمد بن ابی اسحاق میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش میں ایک بڑا عالم ہوگا کہ زمین کو علم سے مالا مال کر دے گا انہی سو مطابق اس خبر کے امام شافعی کی قریشی تھے اور لاؤ عقیقہ بن عبد مناف میں سے پیدا ہوئے چنانچہ امام احمد نے تطبیق اس حدیث کی امام شافعی پر بیان کی ہے اور کہا ہے کہ طباق زمین میں کسی عالم قریشی کا مثل امام شافعی کے علم نہیں ہوا اس حدیث کو اگرچہ صفائی نے موضوع کہا ہے مگر نزدیک تحقیق کے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر زمین شریا پر لٹکا ہو یا ہوگا تو کبھی کبھی لوگ فارس کے اوسے پالین گے اور ایک روز ایتھین میں ہوگا کہ آپ نے فرمایا اگر علم شریا پر معلق ہوگا تو کبھی لوگ فارس کے اوسے پالین گے انہی انس روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر فرمائی کہ فارس لوگوں میں بھی پڑھے دیندار اور پڑھ نہ والے ہوں گے سو مطابق اس کے واقع ہوا حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اولاد ہر مرنے پر تشریف لے کر بادشاہ فارس سے ملے تھے بڑے عالم دیندار ہوں گے کہ اس کے سب سے نفی عظیم است رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باعتبار زمین کے ہوا اور قیامت تک اس کا فیض باقی رہے گا اور اس کے بعد ان کے بعد کسی میں ہلاک نہ ہوگی علماء کا میں اہل فارس میں ہو چکا ہے جس میں جباری شریک ہو گیا ہے صحیح احمد بن محمد بن ابی اسحاق میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عقیقہ پہاڑ کا لوگ سفر دور دراز کریں گے اور نہ پاویں گے کوئی عالم زیادہ علم والا نہ ہوگا کہ عالم سے انہی مطابق اس حدیث کے حضرت امام مالک پیدا ہوئے چنانچہ حضرت سفیان بن عیینہ نے انطباق اس حدیث کا اون پر بیان کیا ہے اور واقع میں ایسا ہی حال تھا امام مالک رحمہ اللہ کا کہ جس قدر فیض علم حدیث اون کے زمانے میں اون سے ہوا دوسرے شخص سے نہیں ہوا کثرت لوگ مشقت سفر اختیار کر کے اون کی خدمت میں اگر مستفید ہوئے صحیح احمد بن محمد بن ابی اسحاق میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش میں ایک بڑا عالم ہوگا کہ زمین کو علم سے مالا مال کر دے گا انہی سو مطابق اس خبر کے امام شافعی کی قریشی تھے اور لاؤ عقیقہ بن عبد مناف میں سے پیدا ہوئے چنانچہ امام احمد نے تطبیق اس حدیث کی امام شافعی پر بیان کی ہے اور کہا ہے کہ طباق زمین میں کسی عالم قریشی کا مثل امام شافعی کے علم نہیں ہوا اس حدیث کو اگرچہ صفائی نے موضوع کہا ہے مگر نزدیک تحقیق کے

موضوع غیری ہے چنانچہ عراقی نے تصحیح کی ہے البتہ بسند ضعیف منقول ہے لیکن کثرت طرق سے تصدیق ہو گئی ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا اس حدیث کو قبول کرنا اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تائید کامل اور ثبوت اس حدیث کے ہے اور حافظ ابن حجر نے اس حدیث کے طرق کو ایک کتاب میں جمع کیا ہے اور اس کتاب کا نام رکھا لذۃ العیش فی طرق حدیث الایۃ من قریش

قسم ششم اخبار متعلقہ بذاہب اہل عہد

معجزہ صحیحین میں ہے کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ہم لوگ حاضر تھے اور آپ غنائم تقسیم کر رہے تھے کہ ذوالحجۃ الفیضہ آیا اور وہ ایک شخص نبی میں سے تھا پس اس نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عدل کر رہے ہیں تو اگر میں عدل نہ کروں حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ مجھے اذن دیجیے کہ میں اسکی گزینوں کو اپنے نماز چھوڑ دوں یہ بیکار لوگ ساتھی ہوں گے کہ اس طرح غارتگری کریں اور روزہ کریں گے تم اپنے نماز روزے کو ادا کرنا روزے کے سامنے حقیر سمجھو اور کلام اللہ پڑھیں گے لیکن ان کے گلوں سے اور برنجائیگا یعنی مقبول ہوگا اور دین سے وہ لوگ ایسا باہر نکل جائیں گے جس طرح تیرسکار میں سے خشک درصاف نکل جاتا ہے کچھ اومیں اور پر سے نیچے تک اثر نہیں کا نہیں ہوتا ناشانی اونکی ایک کالا آدمی ہوگا کہ اسکا ایک بازو مثل پستان عورت کے ہوگا جنبش کرتا ہوا اور خرچ کریں گے وہ لوگ اور بہترین فرقہ کے آدمیوں میں سے حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں قسم کھا کے کہتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور تم کھا کے کہتا ہوں کہ حضرت علیؓ بن ابی طالبؓ نے اس کے ساتھ قتال کیا اور میں اس طرفی میں حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا سو حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے اس

عالم خانی میں
فصل تاسم اخبار متعلقہ بذاہب اہل عہد
قسم ششم اخبار متعلقہ بذاہب اہل عہد
معجزہ صحیحین میں ہے کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ہم لوگ حاضر تھے اور آپ غنائم تقسیم کر رہے تھے کہ ذوالحجۃ الفیضہ آیا اور وہ ایک شخص نبی میں سے تھا پس اس نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عدل کر رہے ہیں تو اگر میں عدل نہ کروں حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ مجھے اذن دیجیے کہ میں اسکی گزینوں کو اپنے نماز چھوڑ دوں یہ بیکار لوگ ساتھی ہوں گے کہ اس طرح غارتگری کریں اور روزہ کریں گے تم اپنے نماز روزے کو ادا کرنا روزے کے سامنے حقیر سمجھو اور کلام اللہ پڑھیں گے لیکن ان کے گلوں سے اور برنجائیگا یعنی مقبول ہوگا اور دین سے وہ لوگ ایسا باہر نکل جائیں گے جس طرح تیرسکار میں سے خشک درصاف نکل جاتا ہے کچھ اومیں اور پر سے نیچے تک اثر نہیں کا نہیں ہوتا ناشانی اونکی ایک کالا آدمی ہوگا کہ اسکا ایک بازو مثل پستان عورت کے ہوگا جنبش کرتا ہوا اور خرچ کریں گے وہ لوگ اور بہترین فرقہ کے آدمیوں میں سے حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں قسم کھا کے کہتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور تم کھا کے کہتا ہوں کہ حضرت علیؓ بن ابی طالبؓ نے اس کے ساتھ قتال کیا اور میں اس طرفی میں حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا سو حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے اس

از عالم خانی میں
فصل تاسم اخبار متعلقہ بذاہب اہل عہد
قسم ششم اخبار متعلقہ بذاہب اہل عہد
معجزہ صحیحین میں ہے کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ہم لوگ حاضر تھے اور آپ غنائم تقسیم کر رہے تھے کہ ذوالحجۃ الفیضہ آیا اور وہ ایک شخص نبی میں سے تھا پس اس نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عدل کر رہے ہیں تو اگر میں عدل نہ کروں حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ مجھے اذن دیجیے کہ میں اسکی گزینوں کو اپنے نماز چھوڑ دوں یہ بیکار لوگ ساتھی ہوں گے کہ اس طرح غارتگری کریں اور روزہ کریں گے تم اپنے نماز روزے کو ادا کرنا روزے کے سامنے حقیر سمجھو اور کلام اللہ پڑھیں گے لیکن ان کے گلوں سے اور برنجائیگا یعنی مقبول ہوگا اور دین سے وہ لوگ ایسا باہر نکل جائیں گے جس طرح تیرسکار میں سے خشک درصاف نکل جاتا ہے کچھ اومیں اور پر سے نیچے تک اثر نہیں کا نہیں ہوتا ناشانی اونکی ایک کالا آدمی ہوگا کہ اسکا ایک بازو مثل پستان عورت کے ہوگا جنبش کرتا ہوا اور خرچ کریں گے وہ لوگ اور بہترین فرقہ کے آدمیوں میں سے حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں قسم کھا کے کہتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور تم کھا کے کہتا ہوں کہ حضرت علیؓ بن ابی طالبؓ نے اس کے ساتھ قتال کیا اور میں اس طرفی میں حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا سو حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے اس

اوی کو ڈھونڈو ہوا لوگ لے آئے مینے دیکھا اسی صفت کا جیسا بناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا انتہی اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غواہ کی خبر دی کہ قوم ذوالنحو لیصرہ میں سے ہوں گے اور وہ مین سے ایک شخص ہوگا کہ اسکا ایک بازو نرم مثل پستان عورت کے ہوگا اور وہ لوگ افضل خلائق پر خروج کریں گے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مین حضرت علی رضی اللہ عنہ پر غواہ نے خروج کیا اور وہ لوگ قوم ذوالنحو لیصرہ میں سے تھے اور انکا سردار ذوالنحو لیصرہ تھا یعنی وہی شخص جو ایک ہاتھ مثل پستان عورت کے رکھتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ ان سب کو قتل کیا اور راوی حدیث جنہوں نے یہ پیشین گوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اس اڑائی میں موجود تھے چنانچہ انھوں نے خود تصدیق اس پیشین گوئی کی بیان کی

ج ۲۶ ذوالقطنی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہر کہ بعد میرے ایک قوم آوے گی اونکا یہ لقب ہوگا کہ اوھینہ رافضی کہیں گے اور تو اوھینہ یا بوسے تو قتل کیسوی کہ وہ لوگ مشرک ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مین عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی علامت کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تجھے بڑھاویں گے ایسے اونکے کہ جو تجھ میں نہیں اور پلٹنے کریں گے سلف پر انتہی اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث فرقہ روافض کی خبر دی سو مطابق اسکے واقع ہوا زمانہ حضرت علی رضی اللہ عنہ باغوا سے عبد اللہ بن سبا یہودی فرقہ روافض سید اموا اور خالص اتباع یہودی مذکور کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خدا کہنے لگے اسی لیے آپ نے اوھینہ مشرک فرمایا اور یہ وصف اونکا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کج میں اتنا افراط کرتے ہیں کہ پیغمبروں کے برابر بلکہ اکثر پیغمبروں سے افضل جانتے ہیں اور اصحاب کبار اور سب بزرگان سلف پر طعن کرتے ہیں سارے فرقے میں ظاہر عارف اس حدیث کو ذوالقطنی نے بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سندوں سے روایت کیا ہے اور ایک طریق میں اس کے یہ بات بھی ہے کہ وہ لوگ دعویٰ الہییت کی محبت کا کریں گے اور حقیقت میں ایسے نہ ہوں گے اور پہچان اسکی یہ ہے کہ وہ حضرت ابو بکر اکبر رضی اللہ عنہما کو برا کہیں گے

عبداللہ بن سبا یہودی فرقہ روافض سید اموا اور خالص اتباع یہودی مذکور کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خدا کہنے لگے اسی لیے آپ نے اوھینہ مشرک فرمایا اور یہ وصف اونکا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کج میں اتنا افراط کرتے ہیں کہ پیغمبروں کے برابر بلکہ اکثر پیغمبروں سے افضل جانتے ہیں اور اصحاب کبار اور سب بزرگان سلف پر طعن کرتے ہیں سارے فرقے میں ظاہر عارف اس حدیث کو ذوالقطنی نے بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سندوں سے روایت کیا ہے اور ایک طریق میں اس کے یہ بات بھی ہے کہ وہ لوگ دعویٰ الہییت کی محبت کا کریں گے اور حقیقت میں ایسے نہ ہوں گے اور پہچان اسکی یہ ہے کہ وہ حضرت ابو بکر اکبر رضی اللہ عنہما کو برا کہیں گے

اور کبھی دارقطنی نے یہ حدیث کہی سند سے حضرت فاطمہ زہرا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کی ہمارے پاس بہت سندیں ہیں کذا فی العلوق

مبحث ۵۶ امام احمد اور ابو داؤد نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی نے معجم اوسط میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قدرت یہ مجھ میں است کہ میں اپنے کچھ لوگ اس امت میں قدرت یہ ہو جائیں گے وہ بمنزلہ جوس کے ہوں گے انتہی قدر اور لوگوں کو کہتے ہیں جو بندے کو قادر مختار اور خالق اپنے افعال کا جانتے ہیں اور تقدیر الہی کے منکر ہیں اور بندوں کے افعال میں خدایتعائے کو بے دخل محض جانتے ہیں سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرقے کے پیلاہرے کی خبر دی اور مطابق اوسکے واقع ہوئے معتزلہ اور روافض سب قدرت یہ ہیں کہ بندے کو خالق اپنے افعال کا سمجھتے ہیں اور قدرت یعنی تقدیر الہی کے منکر ہیں اور اس فرقے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے مجوس فرمایا کہ بسطیح مجوس و خالق کے قائل ہیں ایک یزدان خالق خیر و شر اور ہر خالق شر اسبطح یہ لوگ خدایتعائے کو خالق جو اس کا اور بندوں کو خالق اپنے افعال کا سمجھتے کرتے ہیں قدرت یہ کی مذمت میں بہت حدیثیں وارد ہیں امام احمد اور ابو داؤد نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قدرت یہ مجوس اس امت کے ہیں جب یہ بیمار ہوں اور نبی عیادت نکرو اور جب مر جاؤں اور ان کے جنازے پرست جاؤ اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں خسف مسخ ہوگا اور یہ دونوں لوگوں میں ہوگا جو منکر قدرت کے ہوں گے روافض بھی منکر قدرت کے ہیں اور انہیں مسخ اور خسف واقع ہوگا مسخ کی چند حکایتیں شواہد النبوة میں مذکور ہیں ایک یہ ہے حکایت امام شافعی نے کتاب دلائل النبوة میں روایت کی ہے کہ ایک ثقہ نے بیان کیا کہ ہم میں آدمی ہیں کہ جاتے تھے اور ہمارے ساتھ ایک شخص کو نے کاٹھا کہ وہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو

ہر لکھا کرتا تھا ہم ہر چند اس سے منع کرتے تھے باز نہیں آتا تھا جب ہم نزدیکی میں کے ہوئیے ایک
 جگہ اور ترکے سو رہے اور جب کوچ کا وقت آیا ہم سب آٹھ کے وضو کیا اور اس کو فی کو بگایا وہ
 ارٹھ کے کہنے لگا کہ انیسویں میں تم سے جدا ہو کے اسی منزل میں رہ جاؤ گا ابھی میں نے جناب سوال
 صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ میرے سر پر کھڑے فرماتے ہیں کہ اسے فاسق تو
 اس منزل میں مسخ ہو جاوے گا کہ وہ وضو کر دے پانچ بیٹھے بنے دیکھا کہ اوٹ گلیوں سے اس کی
 مسخ ہونا شروع ہوا اور دو نوں پاؤں اور اس کے بندر کے سے ہو گئے پھر گلیوں تک پھر ایک
 پھر بیٹھے تک پھر سر اور موٹھ تک مسخ ہو چکا اور وہ بالکل بندر ہو گیا ہننے اس سے کپڑے انٹ
 پر باندھ لیا اور وہاں سے روانہ ہوا اور وقت غروب آفتاب کے ایک جنگل میں پہنچے
 وہاں چند بندر جمع تھے اس نے جب انھیں دیکھا رشی توڑا کر ان میں جب اٹلا
 و دوسری حکایت یہ کہ امام مستغفری نے روایت کی ہے کہ ایک موصاح نے بیان کیا کہ ایک
 شخص کو نہ کا کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہتا تھا ہمارے ساتھ ہم سفر
 ہوا آٹھ ہر چند اس سے نصیحت کی اور سننے نہ مانا ستنے اس سے کہا کہ ہم سے تو علی ہ ہو جاوے
 علی ہ ہو گیا جب ہم اس سفر سے پھر سے اس کے غلام کو کہنے دیکھا ہننے اس سے کہا کہ اپنے
 آقا سے کہہ دیا کہ ہمارے ساتھ گھر چلے اس نے کہا کہ اس کی ایک عجیب حالت ہے کہ وہ دونوں
 ہاتھ اس کے مثل خوک کے ہو گئے ہیں ہم اس کے پاس گئے اس سے کہا کہ ہمارے ساتھ گھر چل
 اس نے کہا جیسے عجیب نصیبت ہو چکی ہے اور اپنے ہاتھ وہ دونوں آستین سے نکال کے دکھا
 اس کے مثل خوک کے تھے پھر وہ ہمارے ساتھ ہوا راہ میں ایک جگہ بہت خوک مجتمع تھے اس نے
 اپنے تین مرکب سے گرا دیا اور بالکل خوک کی صورت ہو کے خوکوں میں جا ملا
 اور خدیف کی روایت ہے کہ محب ظہری نے ریاض النضرۃ میں روایت کی ہے کہ ایک
 قوم رافضیان طلب میں سے پاس امیر مدینہ منورہ کے آئی اور بہت سامال اور بچے
 عمدہ تحفہ الہی اور یہ درخواست کی کہ ایک دروازہ حجۃ شریف میں کھلوادے تاکہ

تکلیف تو
 بعض دفعہ

اور خواجہ اور معتزلہ اور جبریتہ وغیرہ پیدا ہوئے اور اختلافات بڑھنے بڑھتے ہوئے تشریف تو ملنے پہنچی اور عین سے اہل سنت و جماعت کہ اوپر بطریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کے عین صحتی میں اور باقی دوزخی اور تفصیل تشریف تو ملنے کی اون کتا لون میں جو اس وقت تفصیل مذہب کے تصنیف ہوئی ہیں مذکور ہر اس مقام پر اسکا بیان کرنا کچھ ضرور ہے

قسم نهم اخبار متعلقہ بدگیر و قانع متفرقہ

معجزہ ۵۸ صحیحین میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے آنے سے پہلے ملک حجاز میں ایک آگ نکلے گی کہ روشن کر دے گی اور لوگ گردنوں کو شہر نصرتی میں لیئے ایسی روشن ہوگی کہ ملک حجاز سے روشنی اوسکی شہر نصرتی تک کہ ملک شام میں پہنچے گی اونٹ اوس شہر کے اوسکی روشنی میں راہ چلیں گے اونٹ کی جاں میں گردن اوسکی ملے گی اور خوب نمود ہوگی پھر لہذا اس بات کو کہ اوسکی روشنی میں اونٹ راہ چلیں گے اسطرح تعبیر فرمایا کہ گردنوں اور نمونوں کی اوس سے روشنی ہوں گی سو مطابق اسکے واقع ہوا اور محمد خلفائے عباسیہ میں کہ قیسری تاریخ جمادی الآخرہ ۳۵۷ھ ہجری میں روز جمعہ کے بعد عشاء وہ آگ ملک حجاز میں متصل مدینہ طیبہ کے نکلی مانند بڑے شہر کے جھمکنی قلعہ اور سبج اور کنگرہ ہوں طول اوسکا بقدر چار فرسنگ کے تھا یعنی بارہ میل اور عرض بقدر چار میل اور ارتفاع بقدر ڈیڑھ قیامت آدمی کے اور مانند دریا کے موجیں مار رہی تھی اور مانند سیلاب کے چلتی تھی اور مانند غد کے آواز کرتی تھی اور یہ بات اوسکے عجیب تھا کہ پھر دن کو جلادیتی تھی اور ہارون کو راٹنگ کی طرح کلا دیتی تھی اور درختوں پر اوس کے کچھ اشر نہیں پہنچتا تھا اور اوسکی روشنی نے عالم کو ایسا روشن کیا تھا کہ دینے کے لوگ رات کو اوسکی روشنی میں دن کے مانند کام کرتے تھے اور نور اس آگ کاسے میں اور شہر نصرتی اور تمامین معائنہ کیا گیا مسطلائی نے کہ اوسی زمانے میں تھے اس آگ کے بیان میں ایک کتاب علیحدہ تصنیف کی ہے اور سب عجائب غرائب حالات اسکے لکھے ہیں اور لکھا ہے کہ

فصل نهم اخبار آمیزہ متعلقہ بدگیر و قانع متفرقہ

ستائیسویں جب اسی سال ۱۰۸۰ ہجری میں وہ آگ فرم ہوئی اور سید ہندو سی نے کتاب
خلاصۃ الوفاء بخبار دارالمصطفیٰ میں اور شیخ عبدالحق دہلوی نے جذبات القلوب الی ذیل الرحمن
میں اور بھی ترجمہ بشکوۃ شریف میں حالات اس کے بیان کیے ہیں یا بجز پیشین گوئی اس حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی اس موضوع سے ظہور میں آئی کہ معاندین کو مجال انکار نہ نامندرج ہونا اس
پیشین گوئی کا صحیح بخاری صحیح مسلم وغیرہ کتابوں میں کہ صد سال قبل وقوع اس کے تصنیف ہوئی
ہیں اور پھر طابق بعینہ وقوع میں آنا اول دلیل اور برحق پیشین گوئی کے ہر اللہ صلی علیہ
وآلہ وسلم اجمعین **مجز ۵۹** ابو داؤد نے ابو بکرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بڑا شہر ہو گا مسلمانوں کا نزدیک نہر دجلہ کے اور دجلہ پر پل ہو گا
اور وہ شہر بہت آباد ہو گا اور آخر زمانے میں ترک جنگ کے چرے چوڑے ہوں اور انکھیں
چھوٹی اوس شہر پر چڑھ آویں گی اور نہر کے کنارے ٹھہریں گے سو شہر کے لوگ تین فرستے
ہو جاویں گے ایک فرقہ اپنا اسباب بلوں پر لاو گے جنگ کی راہ لیں گے یعنی شہر چھوڑ کر بھاگ
جاویں گے وہ لوگ ہلاک ہوئے اور ایک فرقہ ترکوں کی پناہ میں آجاویں گے وہ بھی ہلاک
ہوئے اور ایک فرقہ اپنے لڑکے بالوں کو پیچھے کر کے لڑیں گے اور کفار ترک سے مقاتلہ
کریں گے وہ لوگ شہید ہوں انتہی طابق اس حدیث کے عہد مستعصم باللہ خلیفہ عباسی
میں واقع ہوا کہ ترکان تار نے شہر بغداد پر وجود اور اختلاف اور شہر عظیم مسلمانوں کا تھا اور دجلہ
اوس کے بیچ میں واقع ہوا اور دجلہ پر پل بھی عہد عباسیہ میں رہتا تھا چڑھائی کی اور شہر کو گھیر
شہر کے باشندہ و زمین بعضے مع اپنے عیال و اطفال کے بھاگ گئے اوں لوگوں کو ترکوں کے
ظلم سے نجات نہ ملی مقتول و غارت ہو گئے اور خود مستعصم باللہ اور اکثر اشراف و اعیان

لکھنؤ کے شہر پر گئے ہندو حمہ اللہ صلی علیہ وسلم دجلہ کے دروازے پر سکون عظیم ہوئے اور کوئی ان کے خلاف نہ کیا
اور ان کے پاس ہندو مسلمانوں کے درمیان میں رہتا تھا چڑھائی کی اور شہر کو گھیر
شہر کے باشندہ و زمین بعضے مع اپنے عیال و اطفال کے بھاگ گئے اوں لوگوں کو ترکوں کے
ظلم سے نجات نہ ملی مقتول و غارت ہو گئے اور خود مستعصم باللہ اور اکثر اشراف و اعیان

شہر نے بادشاہ اتراک سے ان کا پی اور ادائیگی اطاعت میں داخل ہوئے وہ بھی نہ بچے اور کوئی گلی
تین بے دین سے مقتول ہوئے اور کچھ لوگوں کے درانگلی کی اور بہت قوی کر کے ان کا فرقہ
جھاو کیا خراج لے انھیں شہادت نصیب کی پہلے دونوں فرعون کو دنیا میں بھی نجات
ملی اور آخرت کے درجے سے بھی محروم رہے اور تیسرا فرقہ دنیا میں بھی بدوانگی
وشجاعت نیک نام ہوا اور آخرت میں بدرجہ شہادت فائز ہوا پیشین گوئی بھی
جس کتاب میں درج ہے یعنی منمن ابو داؤد و دیگر چار سو برس زمانہ وقوع پہلے کی تصنیف
معجزہ یہ باقی ہے دلائل النبوۃ میں زید بن القرم سے روایت کی کہ وہ بیمار ہو
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو آئے اور آپ نے فرمایا کہ تم اس بیماری
سے اچھے ہو جاؤ گے لیکن تب کیا حال ہو گا کہ میرے بعد تم جیتے ہو گے اور اندک ہو جاؤ گے
زید بن القرم نے عرض کیا کہ میں تو اب سمجھ کر مہر کرونگا آپ نے فرما کہ تو تم جیسا بہشت میں
آنا خواہ گے اسی بہشت زید کے کہنے ہیں کہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زید بن
القرم زمانہ نبوت میں گئے تھے ایک مدت کے بعد خداوند تعالیٰ نے آنکھیں انکی اچھی کر دیں بعد ازاں
کہ انکی امتی اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی یعنی نزدیک اوپر بار
تبار جانور نما زمانہ ان وفات آپ کے جیسا رہنا اور انھیں الام میں اندھا بنانا مطالبہ اسکے واقع ہو
معجزہ ۱۶۰ صحیح مسلم عن حضرت عثمان ابی بکر رضی سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک قوم ثقیف میں ایک بلال ظالم خونریز ہو گا اور ایک بل
جسٹ تھا انتہی ستم مطابق اس خبر کے واقع ہوا ظالم خونریز قوم ثقیف میں حجاج پیدا ہوا کہ ظلم
میں ضرب المثل ہے بعضی کتابوں میں لکھا ہے کہ حجاج السیاطم تھا کہ کسی چیز میں اسکو الیاس مزہ
نہیں ملتا تھا جیسا قبل ناسخ میں آور تر مذی نے اپنی جامع صحیح میں کشام بن حسان سے

نقل کیا کہ ایک لاکھ بیس ہزار آدمی اس نے ناحق قتل کیے اور بڑا جھوٹا مختار تقفی مہیا ہوا کہ پچیس تین اس نے براہ فریب نائب حضرت امام محمد بن احنفہ کا قرار دیکے باطل ارتصہ قصاص تھا تو ان امام حسینؑ میں ریاست حاصل کی اور ترکہ جھوٹا دعویٰ پیغمبری کا کیا یہ تطبیق اس خبر کی حجاج اور مختار پر خود حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے حدیث نے رد و رد حجاج کے بیان کی تھی کہ انہی نے مشکوٰۃ معجبہ ۲۲۲ البعلی نے اپنی مسند میں ابو عبیدہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امیر میری امت کا انتظام سے رہے گا یا نہ کہ اس سے پہلے اس میں سختی ہوگی ایک شخص بنی امیہ میں سے جس کا نام یزید ہو گا سو مطابق اسکے واقع ہوا اور سب سے پہلے خنہ انتظام اسلام میں یزید کے سبب سے واقع ہوا کہ وہ شخص فاسق شارب خمر بادشاہ ہوا اور امام حسینؑ کو اس نے شہید کرایا اور مدینہ پر لشکر خیز بھیجا کہ اگر صحابہ اور صحابی زادوں کو قتل کرایا اور بہت بڑے ظلم کیے اور سب پر بھی لشکر واسطے عبداللہ بن زبیر کے بھیجا اور اس کے لشکر نے کعبہ کا محاصرہ کیا اور وہاں پھر مارے حتیٰ کہ سقف مسجد حرام کو کالگری کی تھی اور ان پتھروں سے بہت صدمہ پہنچا بلکہ روئی میں گندک لپیٹ کے اور ملا عنہ نے آگ مسجد حرام میں پہنچائی کہ پردہ خاند کعبہ کا اور دیوار بن خاند کعبہ کی سب جل گئیں غرض کہ جس قدر ظلم اور بے دینی کی باتیں یزید سے واقع ہوئیں کبھی واقع نہیں ہوئی تھیں اور خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صادق آئی ف اگرچہ سند اس حدیث کی مسند البعلی میں ضعیف ہے مگر رومانی نے اپنی مسند میں ابو درود اور عنہ اللہ عنہ سے اس مضمون کی حدیث روایت کی اور مضمون اس حدیث کو اور بہت احادیث سے تقویت پر حضرت ابو ہریرہؓ دعا مانگتے تھے کہ اتنی تیری پناہ شروع سنائے ہجری سے اور کم عمری کی امارت سے اور یزید کی بادشاہی سنائے ہجری میں ہوئی اور حضرت ابو ہریرہؓ کا انتقال اس سے پہلے ۵۹ ہجری میں ہو چکا تھا پس معلوم ہوا کہ ابو ہریرہؓ کو کبھی بموجب اخبار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یزید کی بادشاہی اور اس کے ظلم اور قبائح کی خبر تھی اور ابو درود نے حضرت حذیفہ

۵۹
۵۸
۵۷
۵۶
۵۵
۵۴
۵۳
۵۲
۵۱
۵۰
۴۹
۴۸
۴۷
۴۶
۴۵
۴۴
۴۳
۴۲
۴۱
۴۰
۳۹
۳۸
۳۷
۳۶
۳۵
۳۴
۳۳
۳۲
۳۱
۳۰
۲۹
۲۸
۲۷
۲۶
۲۵
۲۴
۲۳
۲۲
۲۱
۲۰
۱۹
۱۸
۱۷
۱۶
۱۵
۱۴
۱۳
۱۲
۱۱
۱۰
۹
۸
۷
۶
۵
۴
۳
۲
۱

معجزہ ۵۲ ابو داؤد نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس لوگ شہر آباد کریں گے اور ان میں سے ایک شہر ہوگا جسے بصرہ کہیں گے سو اگر تم اس شہر میں داخل ہو تو اس کے سبب بخ یعنی زمین بنوہ اور کلا اور باغات اور بازار اور سیر و دروازہ دن سے بچنا اور کناروں پر اس کے رہنا اس واسطے کہ اس شہر میں خسف ہوگا یعنی زمین میں دھس جانا اور زلزلہ ہوگا یعنی پتھر و کھار سنا اور رجف یعنی زلزلہ اور مسخ یعنی صورت کا بدل جانا انتہی اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتوں کی خبر دی ایک یہ کہ ایک شہر آباد ہوگا اور اس کا نام بصرہ ہوگا دوسری یہ کہ اس شہر میں دغیرہ واقع ہوں گے سو پہلی بات حضرت عمر کے عہد میں واقع ہوئی کہ عتبہ بن غزوہ نے شہر بصرہ حکم اون کے سلسلہ ہجری میں آباد کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی تھی کہ اس جگہ ملک فارس ہند کو راہ ہے اور اندیشہ اس بات کا ہے کہ بادشاہ فارس ہندوستان سے اس راہ سے مدد طلب کرے تب اپنے حکم بھیجا کہ وہاں ایک شہر بنا کر و تاکہ مجمع مسلمانوں کا وہاں رہے اور دوسری خبر آمینہؓ نے

معجزہ ۵۳ طبری نے تاریخ بن خلدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار حاضرین مجلس سے فرمایا کہ تم میں سے ایک آدمی کی وائے درد و غم میں مانند جبل احد کے ہوگی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بھی اس مجلس میں تھا سو اور سب لوگ تو مر گئے میں اور ایک اور آدمی باقی رہا سو وہ دوسرا شخص جنگ یا مہم میں مرتد ہو کے مارا گیا انتہی اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ حاضرین مجلس میں سے ایک شخص جتنی ہوگا سو مطابق اسکے واقع ہوگا ایک شخص مرتد ہو کر مارا گیا نسیم الریاض میں لکھا ہے

وہاں ایک شہر آباد کریں گے اور ان میں سے ایک شہر ہوگا جسے بصرہ کہیں گے سو اگر تم اس شہر میں داخل ہو تو اس کے سبب بخ یعنی زمین بنوہ اور کلا اور باغات اور بازار اور سیر و دروازہ دن سے بچنا اور کناروں پر اس کے رہنا اس واسطے کہ اس شہر میں خسف ہوگا یعنی زمین میں دھس جانا اور زلزلہ ہوگا یعنی پتھر و کھار سنا اور رجف یعنی زلزلہ اور مسخ یعنی صورت کا بدل جانا انتہی اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتوں کی خبر دی ایک یہ کہ ایک شہر آباد ہوگا اور اس کا نام بصرہ ہوگا دوسری یہ کہ اس شہر میں دغیرہ واقع ہوں گے سو پہلی بات حضرت عمر کے عہد میں واقع ہوئی کہ عتبہ بن غزوہ نے شہر بصرہ حکم اون کے سلسلہ ہجری میں آباد کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی تھی کہ اس جگہ ملک فارس ہند کو راہ ہے اور اندیشہ اس بات کا ہے کہ بادشاہ فارس ہندوستان سے اس راہ سے مدد طلب کرے تب اپنے حکم بھیجا کہ وہاں ایک شہر بنا کر و تاکہ مجمع مسلمانوں کا وہاں رہے اور دوسری خبر آمینہؓ نے

طبری نے تاریخ بن خلدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار حاضرین مجلس سے فرمایا کہ تم میں سے ایک آدمی کی وائے درد و غم میں مانند جبل احد کے ہوگی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بھی اس مجلس میں تھا سو اور سب لوگ تو مر گئے میں اور ایک اور آدمی باقی رہا سو وہ دوسرا شخص جنگ یا مہم میں مرتد ہو کے مارا گیا انتہی اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ حاضرین مجلس میں سے ایک شخص جتنی ہوگا سو مطابق اسکے واقع ہوگا ایک شخص مرتد ہو کر مارا گیا نسیم الریاض میں لکھا ہے

وہاں ایک شہر آباد کریں گے اور ان میں سے ایک شہر ہوگا جسے بصرہ کہیں گے سو اگر تم اس شہر میں داخل ہو تو اس کے سبب بخ یعنی زمین بنوہ اور کلا اور باغات اور بازار اور سیر و دروازہ دن سے بچنا اور کناروں پر اس کے رہنا اس واسطے کہ اس شہر میں خسف ہوگا یعنی زمین میں دھس جانا اور زلزلہ ہوگا یعنی پتھر و کھار سنا اور رجف یعنی زلزلہ اور مسخ یعنی صورت کا بدل جانا انتہی اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتوں کی خبر دی ایک یہ کہ ایک شہر آباد ہوگا اور اس کا نام بصرہ ہوگا دوسری یہ کہ اس شہر میں دغیرہ واقع ہوں گے سو پہلی بات حضرت عمر کے عہد میں واقع ہوئی کہ عتبہ بن غزوہ نے شہر بصرہ حکم اون کے سلسلہ ہجری میں آباد کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی تھی کہ اس جگہ ملک فارس ہند کو راہ ہے اور اندیشہ اس بات کا ہے کہ بادشاہ فارس ہندوستان سے اس راہ سے مدد طلب کرے تب اپنے حکم بھیجا کہ وہاں ایک شہر بنا کر و تاکہ مجمع مسلمانوں کا وہاں رہے اور دوسری خبر آمینہؓ نے

کرنام اوس شخص کار جلال بن محفوظ تھا اور وہ اہل یامین سے تھا و قد بنی حنیفہ کے ساتھ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا تھا اور مسلمان ہو کر کلام اللہ سکھا
تھا جب سیدہ کذاب نے دعویٰ پیغمبری کیا تو اس پر ایمان لے آیا اور جنگ یامین
ہمراہ ایمان سیدہ میں تھا نہ یمن ان خطاب رونے کے ساتھ سے مقتول ہو کے واصل جہنم ہوا
معجزہ ہذا یہی ہے روایت کی ہر کہ جب حضرت ابوذر رنے کی وفات قریب ہوئی تب
نوجوانوں کی آم در رونے لگیں اور کہوں کہ تم کیوں روتی ہو ائم در نے کہا کہ کیسے
نہ روؤں تھا رے وفات جنگل میں ہوئی اور ہمارے پاس کفن بھی نہیں حضرت ابوذر نے
کہا کہ مت روؤ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو کہ میں بھی اونہیں تھا
خطاب کر کے فرمایا کہ تم میں سے ایک آدمی زمین غیر آباد میں مرے گا اوسکے جنازے پر ایک
جماعت مسلمانوں کی حاضر ہوگی سو وہ آدمی یمن ہی ہوں تم راہ کو جا کر دیکھو وہ کہتی ہیں کہ میں
نکلی سو کچھ لوگ مسافر سوار آتے دیکھے اونہیں میں نے حضرت ابوذر رنے کے حال کی خبر کی وہ سب
حضرت ابوذر رنے کے پاس آئے اون سے حضرت ابوذر رنے کا کہہ نام میں سے کچھ کفن وہ دیکھ
جو نہ نقیب ہونہ امیر ایک جوان نے اونہیں سے کہا کہ میں تمہیں کفن دیتا ہوں اہم اپنا ازار اور
وہ کپڑے کہ میری گٹھری میں ہیں میری مان کے کتے ہو سے سوت سے بنے ہو سے حضرت ابوذر
نے کہا کہ اچھا تم مجھے کفن دیس جب وہ مر گئے اون لوگوں نے تجیزہ نکھین کر کے نماز جنازہ
پڑھ کے اونہیں دفن کر دیا انتہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی
تھی کہ ایک شخص حاضرین مجلس میں سے غیر آباد زمین میں مرے گا اور ایک جماعت
مسلمانوں کی وہاں پہونچ کے اوس کی تجیزہ نکھین کرے گی سو مطابق اوسکے واقع ہوا

۵۲

وہ کپڑے کہ میری گٹھری میں ہیں میری مان کے کتے ہو سے سوت سے بنے ہو سے حضرت ابوذر نے کہا کہ اچھا تم مجھے کفن دیس جب وہ مر گئے اون لوگوں نے تجیزہ نکھین کر کے نماز جنازہ پڑھ کے اونہیں دفن کر دیا انتہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی کہ ایک شخص حاضرین مجلس میں سے غیر آباد زمین میں مرے گا اور ایک جماعت مسلمانوں کی وہاں پہونچ کے اوس کی تجیزہ نکھین کرے گی سو مطابق اوسکے واقع ہوا

معجزہ ۶۸: طبرانی اور ہیثمی نے ابن حیکم ضمیمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ جب مجھے ملے مجھے سے ستم کا حال پوچھتے اور جب میں ان کے صحت کی خبر نہ دیتا تو خوش ہوتے مینے اسکا سبب پوچھا اور انھوں نے بیان کیا کہ ہم دس آدمی ایک گھر میں تھے سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے پیچھے جو مر گیا نار میں ہوگا سو آٹھ تو مر چکے ہیں میں اور ستمہ باقی ہیں لیکن اسی خبر کے ڈر سے ستمہ کے حال کی تحقیق کرنا ہوں اور حضرت ابوہریرہؓ کا یہ حال تھا کہ جو کوئی کہدیتا کہ ستمہ مر گئے تو انھیں غش آجاتا مہاتک کہ ستمہ پہلو کا انتقال ہوا اور ابن عساکر نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ ستمہ کو مرض گزرا لاحق ہوا سو طبی دیکھ میں خوب گرم کھو لٹا پانی بہہ کر اس پر گرمی حاصل کرنے کے لیے بیٹھتے ایک دن اوس میں گر ٹپے اور جل کر مر گئے انتہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دس آدمیوں کے حق میں جو فرمایا تھا کہ تم میں کچھ لا از روے موت کے نار میں ہوگا سو وہ لوگ نار سے نازہنم سمجھتے تھے اسی سبب سے حضرت ابوہریرہؓ جب وہ اور ستمہ ہی باقی رہ گئے تو ستمہ کا حال پوچھتے رہتے تھے اور ڈرتے تھے کہ جو وہ پہلے مر جاوین گے تو آخر موت میری ہوگی اور کچھلی موت والے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نار میں ہوگا اور مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نار سے آگ دنیا کی تھی سو طابق اسکے واقع ہوا کہ ستمہ بن جناب جو سب سے پیچھے مرے آگ میں جل کر مرے

معجزہ ۶۹: صحیح بخاری میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ پیروی کرو گے اور لوگوں کے طریقوں کی جو تم سے پہلے ہوئے ہیں بالشت بالشت دست بدست بیان تک اگر کرو سو سمار کے سرِ یلغ میں لکھے ہوں گے تو اس بات میں بھی ان کی پیروی کرو گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہود اور

[illegible]

بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ہونی کے قاتلین اور ان کے گناہ عظیم اور عذاب آخرت میں مبتلا ہونے سے
 معجزہ پہنچا اور ابن عدی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے زبیر بن عوف کو ان کے حق میں فرمایا کہ ایک عضو اور کٹاؤں سے پہلے جنت میں جایا گیا انتہی مطابقت
 اسکے واقع ہو کر بنایا ساتھ اور کٹا ہوا دین لکھیا بعض مورخین نے لکھا ہے کہ غزوہ نہاد و نہاد میں کٹا ساتھ بنایا شہید ہوا
 معجزہ پہنچا اور حاکم نے حسن بن محمد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے شہید بن عمرو کے حق میں حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ تیرے ہر کہ یہ ایسا کام کرے کہ اسے
 اس طرح کا بیان کرے کہ تم خوش ہو اسے عمرؓ سوالیسا ہی ہوا کہ جب خبر وفات حضرت رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کی مکر معظمہ میں پہنچی اور وہ ان کے لوگوں کو اضطراب اور تزلزل پہنچا
 بن عمروؓ نے کھڑے ہو کر ایسا خطبہ پڑھا جیسا حضرت ابوبکرؓ نے مدینہ منورہ میں پڑھا
 تھا اور ان کے لوگوں کو دین پر ثبات کر دیا اور انکو تسلی اور تسکین دی انتہی شہید بن عمروؓ
 کفرین کا فروغین کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لڑائی
 کی ترغیب دیتے جنگ بدر میں اسیر ہو کر آئے حضرت عمرؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے حضور میں عرض کیا کہ اجازت ہو تو میں اسکے دو دانت سامنے کے تلے والے توڑ دوں
 تاکہ زبان اسکی خوب تقریر پر قادر نہ رہے اور پھر کافر وغین کھڑے ہو کر خطبہ تحریر فیض قتال سلیم کا
 پڑھتے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی اور مطابق اسکے واقع ہوا
 معجزہ پہنچا صحیحین میں جابر رضی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ قریب ہر میری امت کے لوگ انماط بھجائیں گے انتہی انماط جمع ہر خط کی کہ ایک عمرہ و فرش
 ہو یا ہر سو مطابق اس خبر کے واقع ہو کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد از انکہ
 فقر اور تنگی میں مبتلا تھے مالدار ہو گئے اور اچھے کپڑے اور اچھے فرش و خیمیں پہننے لگے جناب

میں

میں

میں

میں

میں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر میں اس قسم کے بچھوٹے تھے جبکہ زید و جعفر تھے جابر کی اوستے کچھانا چھانا مستحق
 تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے کہ میں نے کچھانا کھاؤ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ میری اوستے کے
 لیے انماط ہوں گے یعنی فرش امیرانہ کچھانے لگیں گے سو مطابق اوستے یہ بات ہوتی ہے یعنی
 وضع امیرانہ کچھ ضرور زمین اونکی زید و جعفر تین کہ جب انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انماط
 کے ہونے کی خبر دی اور اس کے مطابق واقع ہوا تو اس پر بیٹھنا ہی چاہیے
 معجزہ ۴۱ ص ۴۱
 حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے مسیلہ کذاب کے حق میں یہ بات فرمائی کہ خدا تیرے اوستے ہلاک کرے گی اے مسیلہ ایک
 شخص تھا نبی خلیفہ میں سے مدینہ منورہ میں آیا تھا اوستے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
 یہ کہلا بھیجا تھا کہ اگر آپ حکومت بعد اپنے میرے نام کر دین تو البتہ میں اتباع آپ کا اختیار
 کروں تب آپ نے ایک شاخ درخت کی طرف جو آپ کے ہاتھ میں تھی اشارہ کر کے فرمایا تھا کہ
 اگر یہ شاخ درخت مجھ سے مانگے گا تو بھی اوستے نہ دے گا سو وہ مدینے سے چلا گیا اور دعویٰ
 پیغمبر کا کیا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوستے حق میں فرمایا تھا کہ خدا تیرے اوستے
 ہلاک کرے گا سو مطابق اوستے واقع ہوا کہ بعد وفات انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزار آدمی
 اوستے کے ساتھ جمع ہو گئے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو ساتھ
 لشکر کو روکا اور پیغمبر اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اوستے فتح پائی اور اس ٹرائی میں مارا گیا

فصل سوم اسی چیزوں کے بیان میں انحضرت نے واقعات کی کو بغیر دیکھے بیان فرمایا

معجزہ ۴۲ ص ۴۲
 حضرت بخاری نے انس بن مالک سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے خبر شہادت زید و جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ کی لوگوں کو سنا دی قبل اسکے

۴۳ ص ۴۳
 حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر میں اس قسم کے بچھوٹے تھے جبکہ زید و جعفر تھے جابر کی اوستے کچھانا چھانا مستحق
 تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے کہ میں نے کچھانا کھاؤ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ میری اوستے کے
 لیے انماط ہوں گے یعنی فرش امیرانہ کچھانے لگیں گے سو مطابق اوستے یہ بات ہوتی ہے یعنی
 وضع امیرانہ کچھ ضرور زمین اونکی زید و جعفر تین کہ جب انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انماط
 کے ہونے کی خبر دی اور اس کے مطابق واقع ہوا تو اس پر بیٹھنا ہی چاہیے

معجزہ ۴۱ ص ۴۱
 حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلہ کذاب کے حق میں یہ بات فرمائی کہ خدا تیرے اوستے ہلاک کرے گی اے مسیلہ ایک
 شخص تھا نبی خلیفہ میں سے مدینہ منورہ میں آیا تھا اوستے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
 یہ کہلا بھیجا تھا کہ اگر آپ حکومت بعد اپنے میرے نام کر دین تو البتہ میں اتباع آپ کا اختیار
 کروں تب آپ نے ایک شاخ درخت کی طرف جو آپ کے ہاتھ میں تھی اشارہ کر کے فرمایا تھا کہ
 اگر یہ شاخ درخت مجھ سے مانگے گا تو بھی اوستے نہ دے گا سو وہ مدینے سے چلا گیا اور دعویٰ
 پیغمبر کا کیا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوستے حق میں فرمایا تھا کہ خدا تیرے اوستے
 ہلاک کرے گا سو مطابق اوستے واقع ہوا کہ بعد وفات انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزار آدمی
 اوستے کے ساتھ جمع ہو گئے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو ساتھ
 لشکر کو روکا اور پیغمبر اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اوستے فتح پائی اور اس ٹرائی میں مارا گیا

کہ خبر ہو کر اور آپ نے فرمایا کہ نشان لیا زید نے پس شہید ہوا پھر نشان لیا جعفر نے پس شہید ہو گیا پھر
 نشان لیا ابن رواحہ نے پس شہید ہوا اور آپ کی آنکھیں سبز آنسو جاری تھے اور فرمایا آپ نے آخر کو
 ایک خدائی تلواریں نشان لیا اور فتح حاصل ہوئی فوج ایک موضع ہر شام میں ایک مہینہ یا زیادہ کی
 حدیث مندر ہے سے وہاں کے حاکم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو قتل کیا تھا
 اس لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لشکر بھیجا اور اس لشکر پر زید بن حارثہ کو
 امیر فرمایا اور ارشاد کیا کہ اگر زید شہید ہو جائے تو امیر جعفر ہوں گے اور اگر وہ بھی شہید ہو جائے
 تو عبد اللہ بن رواحہ اور اگر وہ بھی شہید ہوں تو مسلمان کسی کو اپنے درمیان میں سے
 امیر کر لیں سوچو جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی واقعہ ہوا کہ اس لڑائی میں یتیموں صاحب
 شہید ہوئے تھے لوگوں نے حضرت خالد بن ولید کو سردار کیا اور خدا تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح
 دی سو بوقت وقوع اس واقعے کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور اخبار بالغیب اس خبر کی خبر دی
 معجزہ صحیحین میں ابو ہریرہ رحمہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 نجاشی بادشاہ حبشہ کے وفات کی اسی دن خبر دی جس دن وہ مرا اور آپ عید گاہ کی طرف
 اصحاب کے ساتھ گئے اور صف بن ابی معمر کے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں فرمائی ف
 نجاشی لقب تھا بادشاہ ملک حبشہ کا جو وہاں بادشاہ ہوتا اسے نجاشی کہتے اس نجاشی کا
 نام اصححہ تھا انطرنی مذہب تھا آپ کا نامہ اسے گویا تب وہ مسلمان ہو گیا اور اسے صاف
 کہہ دیا کہ جس پیغمبر کی خبر پھیلی کتابوں میں ہے وہ یہی ہیں اور بہت اعتقاد اور نیا زندگی سے
 پیش آیا اور جب اسے وفات پائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور اخبار
 بالغیب اسے اسی دن اس کی موت کی خبر دی اور غائبانہ اس کی نماز جنازہ پڑھی فوج
 اس حدیث کے شافعیہ نماز جنازہ کے کی غائب پر درست کہتے ہیں اور حنفیہ کہتے ہیں کہ جنازہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

سجاشی کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنکشف ہو گیا تھا اور غائب کو سجاشی پر قیاس کرنا نہ چاہیے
 معجزہ مسلم نے جابر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر
 سے پھرے آئے تھے جب قریب مدینہ کے پہنچے تب ایک ہوا ایسی شدید جل کی کہ قریب تھا کہ سوار کو
 دفن کر دے تب اپنے فرمایا کہ یہ ہوا ایک منافق کی موت کے لیے چلی ہے یہ مدینہ میں پہنچے
 تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا منافق مر گیا انتہی شاعرانہ حدیث فرمادیا کہ وہ منافق برفا غیبی تھا اس
 حدیث میں حضرت نے غائبانہ خبر دی کہ ایک منافق مر گیا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ مدینہ میں منافق
 معجزہ ۸ امام احمد نے ابن عباس سے اور حاکم اور بیہقی نے حضرت عائشہ رض سے
 روایت کی ہے کہ جب حضرت عباس بن عبد المطلب سے کہ وہ جنگ بدر میں کافروں کے ساتھ تھے اور
 اسیر ہو کر آئے تھے مال خدا طلب ہوا یعنی کچھ روپے دین تو رہائی پا دین تب انھوں نے حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے پاس اتنا مال نہیں کہ جس قدر روپہ میرے پاس
 تھا تب ہوا اسکو اور ان آپ نے فرمایا کہ وہ مال کہ تھے ام الفضل کے پاس من کیا ہو گیا ہوا اور تم کہ تھے
 کہ اگر اس سفر میں مارا جاؤ تو میری اولاد کے لیے حضرت عباس سے کہنا کہ یا رسول اللہ
 اس مال کی سوا میرے اور ام الفضل کے اور کسی کو خبر تھی پھر انھوں نے جس قدر روپہ مطلوب تھا تمہارا کہنا
 معجزہ ۹ بیہقی اور طبرانی نے روایت کی ہے کہ صفوان بن امیہ بن خلف اور عمر بن وہب
 بن خلف حجاز اور بھائی اسکا بعد قحط بدر کے ایک دن مقام حجر میں بیٹھ کر باہم ذکر کرتے تھے
 بدر کا کہنے لگے صفوان نے کہا کہ ان لوگوں کے قتل ہو جانے کے بعد کچھ زندگی کا لطف نہیں
 رہا میرے کہنا کہ سچ ہے مگر میں مقرر ہوں اور میرے پاس کچھ دین اور کرنے کو نہیں ہوا اور
 اپنے عیال کے تباہ ہو جاؤ کچھ بھی ڈر ہے نہیں تو میں جا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر ڈالتا

یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت عباس بن عبد المطلب سے کہنا کہ یا رسول اللہ اس مال کی سوا میرے اور ام الفضل کے اور کسی کو خبر تھی پھر انھوں نے جس قدر روپہ مطلوب تھا تمہارا کہنا بدر کا کہنے لگے صفوان نے کہا کہ ان لوگوں کے قتل ہو جانے کے بعد کچھ زندگی کا لطف نہیں رہا میرے کہنا کہ سچ ہے مگر میں مقرر ہوں اور میرے پاس کچھ دین اور کرنے کو نہیں ہوا اور اپنے عیال کے تباہ ہو جاؤ کچھ بھی ڈر ہے نہیں تو میں جا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر ڈالتا

اور مجھے ایک بڑا اونٹنے پاس جائیکا ہر میلہ مٹایا وہ ان قید ہر صفوان نے یہ بات غنیمت سمجھا اور کہا کہ تیرے دین کو میں ادا کرونگا اور تیرے عیال کی میں ہمیشہ خبر گیری کرتا رہوں گا عزیز نے کہا کہ تو اس بات کو کسی سے نہ ذکر مت کیجیو اور اسے اپنی تلوار پر پسان رکھو اگر نہ ہر میں نبھجائی اور چلکر مدینے میں پہنچا اور مسجد شریف کے دروازے پر اونٹ کو بٹھایا اور وہ تلوار کو حمال کیسے ہم سے بٹھا اور سے حضرت عمرؓ نے دیکھ کے کہا کہ یہ کٹا دشمن خدا کا کچھ بدیگی ہی لیے آیا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے آنے کی خبر کی آپ نے فرمایا کہ اے اؤ اور سے حضرت عمرؓ جا کر اسے لے آئے اور اس کی تلوار اپنے قبضے میں کر لی تھی جب آپ نے اسے دیکھا فرمایا کہ اے عمرؓ اسے چھوڑ دو پھر آپ نے اس سے کہا کہ اے عمرؓ قریب آجوبہ قریب ہو تو پوچھا کہ کیوں آیا ہے اور سے کہا اپنے قیدی کے لیے آیا ہوں کہ اس کے معاملے میں احسان کرو آپ نے فرمایا کہ تلوار کیوں گروں میں ڈالی ہے اور سے کہا کہ تلوار کس کام کی ہے آپ نے فرمایا کہ سچ بیان کر کہ تو کس لیے آیا ہے اور سے کہا کہ میں اسی کام کے لیے آیا ہوں جو میں نے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تو نے اور صفوان نے مقام حجر میں تذکرہ شتگان بدر کا کیا اور تو نے کہا کہ اگر میں مقررہ رض نہوتا اور زحرف ہلاک عیال نہوتا تو میں جا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر ڈالتا اور صفوان تیرے فرض اور خبر گیری عیال کا متکفل ہوتا اور تو میرے قتل کے لیے آیا اور سے یہ سنتی ہی کہا اَسْتَفِدُّ اَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ كَوَاہی دیتا ہوں کہ تم پیغمبر خدا ہو اس بات کی سوچا میرے اور صفوان کے کسی کو خبر نہ تھی قسم خدا کی میں جانتا ہوں کہ خدا ہی نے تمہیں اس بات کی خبر کردی شکر خدا کو اور سنو مجھے اسلام کی ہدایت دی آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ اپنے بھائی کو دین کی باتیں سکھاؤ اور کلام اللہ پڑھاؤ اور اس کے قیام کی خبر کو چھوڑ دو

۸۰ **پندرہ** یہی ہے حضرت عروہؓ سے روایت کی کہ ایک مرتبہ اوٹنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گم ہو گئی آپ نے اس کو تلاش کر دیا یا نہ ملی ایک شخص نے متنبہ میں سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ میں غیب کی خبریں جانتا ہوں اور انھیں

[illegible]

میں نے

سب ہم سے علیحدہ ہو کر گھاٹی میں جا رہا ہوا اور ہمارے تمھاری برادری ترکِ ساتھ کھٹا اور نہ ساتھ بیٹا اور نہ ہم تم کسی مجلس میں اکٹھے ہوں ابو طالب و بنی ہاشم نے اس بات کو قبول کر لیا اور سب سب شعب میں جا رہے اور کفار قریش نے ایک عہد نامہ مضنون قطع برادری کا اور استحکام عداوت کا ساتھ بنی ہاشم کو لکھ کے کعبہ میں لٹکا دیا اور میانک عداوت پر مستعد ہوئے کہ جو کوئی گافو کا آدمی غلہ یا کچھ چیز بیچنے کو لاتا اور سکو بھی منع کر دیتے کہ بنی ہاشم کے ساتھ نہ بیچے تین برس اس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شعب میں سہریے اور بڑی تکلیف اٹھائی درین اثنا اللہ جل جلالہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے مطلع کیا کہ اوس عہد نامے کو دیکھ لکھا گئی ہر جہاں کہیں اوس میں نام اللہ کا تھا اور سکو ملک نے چھوڑ دیا ہوا اور باقی سب کھالیا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے ابو طالب کو نہ مطلع کیا اور ابو طالب قریش کے پاس گئے اور اونسے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح پر خبر دی ہو تم اوس عہد نامے کو منگو کر دیکھو اگر یہ بات جھوٹی نکلے تو ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمھارے حوالے کر دیں گے اور اگر سچے ہو تو تم ہماری تکلیف دہی باز آؤ اور ہمیں شعب سے نکلنے دو اور انھوں نے وہ صحیفہ منگو کر دیکھا تو واقعی جہاں کہیں اللہ کا نام تھا وہ باقی تھا اور باقی کو دیکھنے لکھا لیا تھا تب وہ نادام ہوئے اور بنی ہاشم کو کہا تم شعب سے نکل آؤ

معجزہ ۸۳۳ھ یہی قی نے روایت کی ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسے کے مقتول ہونے کی اوس رات کی صبح کو خبر دی جس رات وہ مارا لیا اور قصہ سکا یہ ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب شعبہ ہجری میں اکثر بادشاہوں اور امیروں کو نام لکھے کسے پر دیز بادشاہ فارس کو بھی نام لکھا اور اسکو طرفِ سلام کو دعوت کی اونے آپ کے خط کو بھاڑ ڈالا اور کہا کہ اپنے نام کو میرے نام سے پہلے کیوں لکھا اور باذان اوسکی جانب سے ملک میں بنی عامل تھا اور سکو لکھا کہ دو آدمی چالاک و تیز اوس شخص کے پاس بھیج جو دعویٰ پیغمبری کا کرتا ہو کہ وہ اوس شخص کو تیری پاس لے آئیں جو باذان نے دو آدمی آنحضرت صلی اللہ

سب ہم سے علیحدہ ہو کر گھاٹی میں جا رہا ہوا اور ہمارے تمھاری برادری ترکِ ساتھ کھٹا اور نہ ساتھ بیٹا اور نہ ہم تم کسی مجلس میں اکٹھے ہوں ابو طالب و بنی ہاشم نے اس بات کو قبول کر لیا اور سب سب شعب میں جا رہے اور کفار قریش نے ایک عہد نامہ مضنون قطع برادری کا اور استحکام عداوت کا ساتھ بنی ہاشم کو لکھ کے کعبہ میں لٹکا دیا اور میانک عداوت پر مستعد ہوئے کہ جو کوئی گافو کا آدمی غلہ یا کچھ چیز بیچنے کو لاتا اور سکو بھی منع کر دیتے کہ بنی ہاشم کے ساتھ نہ بیچے تین برس اس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شعب میں سہریے اور بڑی تکلیف اٹھائی درین اثنا اللہ جل جلالہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے مطلع کیا کہ اوس عہد نامے کو دیکھ لکھا گئی ہر جہاں کہیں اوس میں نام اللہ کا تھا اور سکو ملک نے چھوڑ دیا ہوا اور باقی سب کھالیا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے ابو طالب کو نہ مطلع کیا اور ابو طالب قریش کے پاس گئے اور اونسے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح پر خبر دی ہو تم اوس عہد نامے کو منگو کر دیکھو اگر یہ بات جھوٹی نکلے تو ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمھارے حوالے کر دیں گے اور اگر سچے ہو تو تم ہماری تکلیف دہی باز آؤ اور ہمیں شعب سے نکلنے دو اور انھوں نے وہ صحیفہ منگو کر دیکھا تو واقعی جہاں کہیں اللہ کا نام تھا وہ باقی تھا اور باقی کو دیکھنے لکھا لیا تھا تب وہ نادام ہوئے اور بنی ہاشم کو کہا تم شعب سے نکل آؤ

معجزہ ۸۳۳ھ یہی قی نے روایت کی ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسے کے مقتول ہونے کی اوس رات کی صبح کو خبر دی جس رات وہ مارا لیا اور قصہ سکا یہ ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب شعبہ ہجری میں اکثر بادشاہوں اور امیروں کو نام لکھے کسے پر دیز بادشاہ فارس کو بھی نام لکھا اور اسکو طرفِ سلام کو دعوت کی اونے آپ کے خط کو بھاڑ ڈالا اور کہا کہ اپنے نام کو میرے نام سے پہلے کیوں لکھا اور باذان اوسکی جانب سے ملک میں بنی عامل تھا اور سکو لکھا کہ دو آدمی چالاک و تیز اوس شخص کے پاس بھیج جو دعویٰ پیغمبری کا کرتا ہو کہ وہ اوس شخص کو تیری پاس لے آئیں جو باذان نے دو آدمی آنحضرت صلی اللہ

کھلا دروف قید یوں کے کھلا نکلا اس لیے حکم دیا کہ وہ کفار تھے ایسے کھانے کے لائق تھے
معجزہ ۸۵ طبرانی نے مجمع کبیر میں اور بزار نے ابن عمر سے روایت کی کہ ایک بار میں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد منہ میں بیٹھا تھا سو ایک شخص انصاری اور ایک شعر
 قبیلہ ثقیف میں سے آیا اور دونوں نے سلام کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کچھ پوچھنے
 آئے ہیں آپ نے فرمایا کہ کو تو میں بتا دوں جو تم پوچھنے آئے ہو یا تم خود بیان کرو اور حضور
 نے کہا کہ آپ ہی ارشاد دیجیے آپ نے فرمایا کہ تم یہ بات پوچھنے آئے ہو کہ ہم اپنے گھر سے جو قصہ
 خانہ کعبہ آئے اس میں کیا ثواب ہر اور بعد طواف کے دو رکعتوں کا کیا ثواب ہر اور طواف میں
 ولادہ کا کیا ثواب ہر اور توفی عرفات کا کیا ثواب ہر اور رمی جبار کا کیا ثواب ہر اور قربانی کرنا کا کیا ثواب
 ہر اور دونوں نے عرض کیا کہ قسم ہر اوس ذات کی جسے تمہیں بدست جہاں انھیں باؤن کا پوچھنے کو آئے تھے
معجزہ ۸۶ ابن عساکر نے واٹو بن اسقع سے روایت کی کہ کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کے حضور میں حاضر ہوا آپ اپنے اصحاب میں بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے میں حلقے کے
 بیچ میں جا بیٹھا بعض اصحاب نے مجھ سے کہا کہ ایمان سے اٹھ جاؤ کہ وسط حلقے میں بیٹھنا
 منع ہر آپ نے فرمایا کہ اوسے بیٹھا رہنے دو میں جانتا ہوں جس عرض کے لیے وہ گھر سے آیا ہر
 میں عرض کیا کہ وہ کیا ہر آپ نے فرمایا کہ تم اس بات کے پوچھنے کے لیے گھر سے نکلے ہو کہ پڑ گیا
 چیز ہر اور شک کیا چیز ہر میں نے کہا کہ قسم ہر اوس ذات کی کہ جسے براستی آپ کو بھیجا ہر اس لیے
 گھر سے آیا ہوں آپ نے فرمایا کہ بروہ چیز ہر کہ سینے میں ٹھہرے اور دلو اور سپر اطمینان حاصل
 ہو اور شک نہ چیز ہر کہ سینے میں نہ ٹھہرے سو تو شبہ والی بات چھوڑ کر غیر شبہ والی بات اختیار
 کر اگر بعضی لوگ تجھے فتوے دیدن ف وائد بن اسقع کو مقصود پوچھنا ایسے امور کا تھا
 جن میں حاکم صریح نہیں اور تردد ہر کہ بھلی بات کون ہر اور بری بات کون ہر سو آپ نے ارشاد
 کیا کہ امور شبہ میں اطمینان قلب ہو من صالح کا اعتبار ہر جس پر اسے اطمینان ہو
 وہ نیک ہے اور حسین اسے مذہب ہو اس کو چھوڑ دے

وہ نیک ہے اور حسین اسے مذہب ہو اس کو چھوڑ دے

باب دوم بیان معجزات عالم ملائکہ میں

معجزہ ۸۰ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ اورھون نے کہا کہ میں نے روز اُحد کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وادھی طرف اور بائیں طرف دو شخص سفید پوش نہیکھے کہ خوب قتال کرتے تھے اور اورھون نے پہلے بھی نہیکھے نہین دیکھا تھا اور بعد اسکے بھی نہین دیکھا یعنی جبریل و میکائیلؑ اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کے لیے اکثر فرشتوں کو بھیجا چنانکہ جنگ بدر میں بائیں طرف فرشتے مدد کو آئے تھے چنانکہ کلام اللہ میں یہ امر مذکور ہے اور جنگ حنین میں بھی فرشتے مدد کو آئے تھے اور جنگ اُحد میں بھی فرشتوں نے مدد کی چنانچہ جبریل و میکائیلؑ کو حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے مشاہدہ کیا

معجزہ ۸۱ پیغمبر اسلامؐ میں حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ روز بدر ایک شخص مسلمان نوکین سے پیچھے ایک شخص کے مشرکوں میں سے دوڑتا تھا کہ ناگاہ اس نے ایک کوڑے مارنے کی آواز سنی اور ایک سوار کی کہ اس نے کہا بڑھ اے خیروم سو گیا دیکھتا ہے کہ وہ مشرک آگے اوسکے چیت گرتا ہے اور نہاک اوسکی ٹوٹ گئی ہے اور منہ بھٹ گیا ہے کوڑے کی مار سے اور سب جگہ سبز ہو گئی ہے وہ شخص مسلمان انصاری تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اس نے اس واقعہ کو بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے یہ آسمان سوم کی مدد میں کا فرشتہ تھا **خیروم** فرشتے کے گھوڑے کا نام ہے

معجزہ ۸۲ ابن اسحاق اور بیہقی نے ابو داؤد قدیسی سے روایت کی ہے کہ میں نے روز بدر ایک مشرک کے پیچھے واسطے قتل اوسکے کے جھپٹا سو قبل اسکے کہ میری تلوار اوس تک پہنچا سکا سر گر پڑا اور حاکم اور بیہقی اور ابوالغیر نے سہیل بن حنیف سے روایت کی ہے کہ اورھون نے کہا کہ میں نے روز بدر دیکھا کہ ہم اشارہ تلوار کا کسی مشرک کی طرف کرتے تھے سو قبل اسکے کہ کوڑے

الانصار علی بن ابی طالبؓ نے روز بدر دیکھا کہ ہم اشارہ تلوار کا کسی مشرک کی طرف کرتے تھے سو قبل اسکے کہ کوڑے

اوسکے ساتھ پہنچے اور سکاٹ کے گھر پڑتا تھا ف یہ صورت باہین سبب ہوئی کہ ملائکہ جو غزوہ بدر میں واسطے مدد مسلمانوں کے اور اترے تھے کافرون کو قتل کرتے تھے معجزہ ۹۰ یہ بھیقی نے ابو بکرؓ بن زیاد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں تین سر لایا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر سے دو کو تو میں نے قتل کیا ہے اور تیسرے کا یہ حال ہے کہ میں نے ایک مرد سفید رنگ را ز قامت دیکھا کہ اوسنے اوسے مارا سو میں نے اوسکا سر اٹھا لیا آپ نے فرمایا کہ وہ فلاں فرشتہ معجزہ ۹۱ یہ بھیقی نے سائب بن ابی جہش سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ قسم جہاد کی مجھے کسی آدمی نے روز بدر اسیر نہیں کیا تھا جبکہ قریش شکست کھا کر بھاگے میں بھی بھاگا سو ایک مرد سفید رنگ را ز قامت نے کہ ایک گھوڑے پر درمیان آسمان اور زمین کے سوار تھا مجھے باندھ کر چھوڑ دیا اور عبدالرحمن بن عوف آسے انہوں نے مجھے بنا بھاہلو پایا سو انہوں نے لشکر میں پکارا کہ اسے کسے باندھا ہے کسی نے نہ بتایا کہ میں نے باندھا ہے یہاں تک کہ وہ مجھے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے آپ نے مجھ سے پوچھا کہ تجھے کسے اسیر کیا ہے میں نے کہا کہ میں نے بچا تھا میں اور جو بات میں نے دیکھی تھی اوسکا ظاہر کرنا مجھے اچھا نہ معلوم ہوا آپ نے فرمایا کہ تجھے کسی فرشتے نے اسیر کیا ہے ف باہین جہت کہ سائب بن ابی جہش تب تک کافر تھے اون کو اچھا نہ معلوم ہوا کہ فرشتے کا دیکھنا بیان کریں اسواسطے کہ اس سے حقیقت ملت اسلام کی متحقق ہوئی تھی معجزہ ۹۲ یہ امام احمد اور ابن سعد اور ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ عباس کو جنگ بدر میں ابوالیسر نے

ابو بکرؓ نے فرمایا کہ میں نے اوسکا سر اٹھا لیا آپ نے فرمایا کہ وہ فلاں فرشتہ معجزہ ۹۱ یہ بھیقی نے سائب بن ابی جہش سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ قسم جہاد کی مجھے کسی آدمی نے روز بدر اسیر نہیں کیا تھا جبکہ قریش شکست کھا کر بھاگے میں بھی بھاگا سو ایک مرد سفید رنگ را ز قامت نے کہ ایک گھوڑے پر درمیان آسمان اور زمین کے سوار تھا مجھے باندھ کر چھوڑ دیا اور عبدالرحمن بن عوف آسے انہوں نے مجھے بنا بھاہلو پایا سو انہوں نے لشکر میں پکارا کہ اسے کسے باندھا ہے کسی نے نہ بتایا کہ میں نے باندھا ہے یہاں تک کہ وہ مجھے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے آپ نے مجھ سے پوچھا کہ تجھے کسے اسیر کیا ہے میں نے کہا کہ میں نے بچا تھا میں اور جو بات میں نے دیکھی تھی اوسکا ظاہر کرنا مجھے اچھا نہ معلوم ہوا آپ نے فرمایا کہ تجھے کسی فرشتے نے اسیر کیا ہے ف باہین جہت کہ سائب بن ابی جہش تب تک کافر تھے اون کو اچھا نہ معلوم ہوا کہ فرشتے کا دیکھنا بیان کریں اسواسطے کہ اس سے حقیقت ملت اسلام کی متحقق ہوئی تھی معجزہ ۹۲ یہ امام احمد اور ابن سعد اور ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ عباس کو جنگ بدر میں ابوالیسر نے

اسیر کیا تھا اور ابو الیسر فقیہ اور کم زور آدمی تھا اور عباس مرد قوی تھیستے سو حساب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو الیسر سے پوچھا کہ تنے عباس کو کیسے اسیر کیا اوکھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے اسیر کرنے پر مجھے ایک شخص نے مدد کی کہ میں نے اسکو نہ پہلے دیکھا تھا اور نہ پھر کبھی دیکھا آپ نے فرمایا کہ تمھاری مدد کی عباس کے اسیر کرنے پر ایک ملک کریم نے معجزہ ۹۲ یہی فی نے روایت کی ہے کہ سہیل بن عمرو نے بیان کیا کہ میں نے جنگ بدر میں کچھ لوگ گورے چٹے البق گھوڑے دن پر سوار ایسے نہیکھے کہ اونکا مقابلہ کوئی نہ کر سکے انتہی سہیل بن عمرو کو فرشتے نظر پڑے جو جنگ بدر میں اترے تھے ف معجزات مشاہدہ ملا کہ غزوہ بدر میں جو مذکور ہو قرآن مجید میں بھی مذکور ہے معجزہ ۹۳ یہ مسلم نے حضرت عمر سے روایت کی ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے سو کیا بارگی ایک شخص نمودار ہوا کہ اسے اس کے بہت سفید تھے اور بال اس کے خوب سیاہ اور کوئی علامت سفر کی او سین بانی نہیں جاتی تھی اور ہم میں سے کوئی اسکو پہچانتا بھی نہ تھا وہ شخص آپ کے پاس کے بیٹھ گیا اور اپنے دونوں زانو آپ کے دونوں زانو سے متصل کر دیے اور اپنے دونوں کف دست آپ کے دونوں زانو پر رکھ دیے اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتاؤ کہ اسلام کسے کہتے ہیں آپ نے فرمایا اسلام اسے کہتے ہیں کہ گواہی دو کہ کوئی لایزال عبادت کے نہیں مگر اللہ اور ہمیشہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر خدا کے ہیں اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اور حج خانہ کعبہ کرو اگر قدرت ہو وناستک پہونچنے کی اس شخص نے کہا کیسے کہتے ہو سو ہم لوگ تعجب ہوئے کہ پوچھتا بھی ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے یعنی پوچھنا تو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ شخص واقف نہیں اور یہ کہنا کہ ہم کہتے ہو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ شخص واقف ہے لہذا اسکے اوں شخص نے کہا کہ مجھے بتائیے

[illegible]

کہ ایمان کسے کہتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ایمان اسے کہتے ہیں کہ ایمان لا اثم اللہ پر اور اللہ کے فرشتوں پر
 اور اللہ کی کتابوں پر اور اللہ کے رسولوں پر اور روز قیامت پر اور ایمان لا اثم اللہ نے ہر
 نیکی اور بدی کو پہلے سے مقدّر کر رکھا ہے اور اس شخص نے کہا کہ کچھ کہتے ہو چھ پر اس شخص نے کہا کہ
 مجھے بتائیے احسان کیا ہے آپ نے فرمایا کہ احسان اسے کہتے ہیں کہ خدا کی عبادت کو ہم اس طرح کہ گویا خدا
 کو دیکھتے ہو اور جو ایسا حال نہ ہو تو اس طرح کہ گویا خدا تمہیں دیکھتا ہے اور اس شخص نے کہا کہ کچھ کہتے ہو
 چھ پر اس شخص نے کہا کہ مجھے بتائیے کہ قیامت کیا ہوگی آپ نے فرمایا کہ اس بات میں جو چھ گیا ہے جو چھنے والے سے
 زیادہ نہیں جانتا یعنی اس بات میں مجھ سے زیادہ علم نہیں چھ پر اس شخص نے کہا علامتین قیامت کی ایمان ماننے
 آپ نے فرمایا کہ ایک یہ نشانی ہے کہ لونڈی اپنی بی بی کو جسے لینے نیک زادوں کی کثرت ہوگی جو لڑکا کہ
 مالک سے اور لونڈی سے پیدا ہوتا ہے وہ آزاد ہوتا ہے سو جو لڑکی اس طرح پیدا ہوگی وہ بی بی
 ہوگی ہم رتبہ اپنے باپ کے اور ماں اور سکی لونڈی ہے اور آپ نے فرمایا کہ ایک علامت ہے کہ جو
 لوگ نیلے پاؤں نیلے بدن غلغلہ میں اور بکریاں چگاتے ہیں لہذا یعنی عمارتیں بنادیں پھر وہ ص
 چلا گیا پھر تھوڑی دیر گزری تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ
 اے عمر رضی اللہ عنہ تم جانتے ہو کہ یہ پوچھنے والا کون تھا میں نے کہا کہ خدا و خدا کا رسول خوب جانتا ہے
 آپ نے فرمایا کہ یہ جبریل تھے سائل بنکر اس وضع پر آئے تھے تاکہ تم لوگوں کو تمہارے دین کی
 باتیں سکھا دین انتہی یہ حدیث ان الفاظ کے صحیح مسلم میں مذکور ہے اور اصل مضمون صحیح بخاری
 میں بھی ہے اور اکثر کتب حدیث اور صحیحین میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی
 وارد ہے اور اس روایت میں ہے کہ جب وہ شخص چلا گیا اور سیقت آپ نے
 فرمایا کہ اس شخص کو پھر لاؤ لوگ اس شخص کے چھپے گئے سو کوئی آدمی نہ دیکھا
 مجھے ۹۵ مزہ چھ مسلم میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ مجھے ملا کہ سلام کیا کرتے تھے

۹۵ مزہ

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ شخص چلا گیا اور سیقت آپ نے فرمایا کہ اس شخص کو پھر لاؤ لوگ اس شخص کے چھپے گئے سو کوئی آدمی نہ دیکھا

یہاں تک کہ سینہ جاری میں بدن داغنا تو ملاک نے مجھ پر سلام کرنا چھوڑ دیا پھر سینے بدن داغنا چھوڑ
 دیا پھر مجھے ملاک سلام کرنے لگا اور صحیح ترمذی میں ہے کہ عمران بن حصین کے گھر میں لوگ سنتے تھے
 کہ کوئی سلام کرتا ہے اور کسی سلام کرنے والے کو نہیں دیکھتے تھے فائسہ المراءض میں ہے کہ کتب
 میں مصنفی کرنا ملاک کا بھی ساتھ عمران بن حصین کے لکھا ہے عرف امام نووی نے لکھا ہے کہ عمران
 بن حصین کو ابراہیم سہمی اسی کے علاج کے لیے اوٹھوں نے بدن داغنا تھا کہ خون تھم جاوے
 اور وہ بڑا صابر اور توکل تھے اس علاج میں ترک توکل پایا گیا اس سبب ملاک نے سلام کرنا چھوڑ دیا
معج ۹۶ یہ بیقی نے دلائل النبوة میں اور ابن سعد نے طبقات میں عمار بن یاسر سے روایت
 کی ہے کہ حضرت حمزہؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے جبریلؑ
 کو ادن کی اصل صورت پر نہ کھا دو آپ نے فرمایا کہ تم دیکھنے سناؤ گے اوٹھوں نے کہا کہ آپ کھا
 دیکھیا آپ نے فرمایا کہ بیٹھ جاوہ بیٹھ گئے اور حضرت جبریلؑ کہے پر اترے آپ نے حضرت حمزہؓ
 رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نگاہ اوٹھاؤ اوٹھوں نے نگاہ اوٹھا کر دیکھا حضرت جبریلؑ
 علیہ السلام کا جسم مانند زبرجستہ انھوں نے سوغش لکھا کر گرے
معج ۹۷ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اوٹھوں نے
 جبریلؑ علیہ السلام کو دوبارہ دیکھا یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
معج ۹۸ صحیحین میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ اوٹھوں نے جبریلؑ کو دیکھا یعنی حضرت کے حضور
معج ۹۹ مسلم نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ ابو جہل نے کہا کہ قسم لاؤ مجھ سے کہ تم
 جو میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو گا منہ کو خال اوڑھ کر تے یعنی نماز میں سجدہ کرتے تو میں
 اونکی گردن کو باؤں سے کھونڈ ڈالوں گا سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے وہ اسی راوی پر
 آیا پھر کیا ہوگی اونٹے پاؤں پھلا اٹھوں سے کسی چیز کو روکتا ہو لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا
 اس نے کہا کہ میں نے اپنے اور محمد کے درمیان میں ایک خندق آگ کی دیکھی اور بہت ڈر کی بات اور پرے
 فرشتوں آنحضرت نے فرمایا کہ جو مجھ سے متصل ہوتا تو فرشتے اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر کے لے جاتے
 صلی اللہ علیہ وسلم

۹۶

۹۷ ۹۸ ۹۹

معجزہ صحیحین ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اُسید بن حصیر رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے مکان میں سو رہے بغیر پڑھتے تھے اور گھوڑا دنگا ان کے متصل بندھا تھا سو کیا رگی وہ گھوڑا اوجھلنے کو دے لگا وہ چپ ہو رہے پھر وہ گھوڑا اٹھ گیا پھر اونھون نے پڑھنا شروع کیا پھر گھوڑا کو دے لگا پھر وہ چپ ہو رہے پھر وہ گھوڑا اٹھ گیا پھر اونھون نے پڑھنا شروع کیا پھر گھوڑا کو دے لگا سو اونھون نے ناز سے سلام پھیرا اور بیٹھا اور نکاحی گھوڑے سے متصل تھا اور پھر ڈر ہوا کہ وہ گھوڑا اوس لڑکے کو کچھ صدمہ نہ پہنچا دے سو اوس لڑکے کو دیا ان سے اٹھا لیا اور سر آسمان کی طرف اٹھایا دیکھا کہ ایک چیز مثل سائبان کے ہوا اور اوسین چراغان سے روشن ہیں جب صبح ہوئی یہ سب حال اونھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا آپ نے فرمایا کہ قرآن پڑھتے رہو اے ابنِ حُصَیْر قرآن پڑھتے رہو اے ابنِ حُصَیْر اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈرا کہ میں گھوڑا بچی کو کھوند نہ ڈالے کہ وہ گھوڑا سے قریب تھا جب میں اوس کے پاس گیا اور سر آسمان کی طرف اٹھایا تو میں نے مثل سائبان کے دیکھا کہ اوسین چراغان سے تھے سو میں اونکو دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ اونچے ہو کے غائب ہو گئے آپ نے بوجھیا کہ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا اُسید نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے کہ تمہاری آواز سن کر قریب ہوئے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح کو لوگ اونھیں دیکھتے

باب تیسرا بیان معجزات عالم انسان میں

اس باب میں چار فصلیں ہیں فصل اول معجزات متعلقہ نطوہ برکات و ہدایت فصل دوم معجزات متعلقہ شفاء مرض و آفت رسیدگان فصل سوم معجزات متعلقہ باحیاء مومنہ فصل چہارم معجزات متعلقہ بقہر بے ادبان و محفوظی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از شر اعدا

فصل اول معجزات متعلقہ نطوہ برکات و ہدایت

معجزہ صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اراونھون نے کہا کہ میں اپنی زبان کو اسلام کی طرف دعوت کرتا تھا اور وہ مشرک تھے ایک دن میں نے اوس سے اسلام کے لیے کہا

اوسنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کلمہ بے ادبی کہا مجھے بہت ناکوار ہوا اور میں روتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور میں نے کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیے کہ خدائے تعالیٰ میری مان کو ہدایت کرے آپ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اِهْدِ اَقْرَبِيْ هُرِّيْكَ يَا اللّٰهُ ہدایت کر ابو ہریرہ کی مان کو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سن کر خوش ہوتا ہوا اپنے گھر آیا دیکھا دروازہ بند تھا اور میری مان نے میرے پاؤں کی آواز سن کر کہا کہ وہیں ٹھہرنا ابو ہریرہ اور میں نے باقی کی آواز سنی سو میری مان نے ناک سے اوڑھ لیا کہ دروازہ کھولا اور کہا اے ابو ہریرہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ میں خوش ہو کر شدت خوشی سے روتا ہوا بچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور اپنی مان کے اسلام کی خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حمد الہی بجالائے سبحان اللہ کیا جلیری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا نے تاثیر کی اور کیا تصرف کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مان کے دل میں ظاہر ہوا کہ یا الیسی کا فرہ شدید العناد تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتی تھی یا جھوٹ بڑے ناک کے مسلمان ہو گئی اور آپ کی رسالت کی کوئی معجزہ صحیحین میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کر انھوں نے بیان کیا کہ تم لوگ کہتے ہو کہ ابو ہریرہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت روایتیں کی ہیں اور اللہ جل جلالہ جاسوعہ ہے یعنی جس دن اللہ سے ملاقات ہوگی اوس دن ظہور اوس حد سے کا ہوگا جو جھوٹی حدیث کے روایت کرنے میں وارد ہو حال یہ کہ ہمارے بھائی مساجدین کا رو بار تجارت میں مشغول رہتے تھے اور ہمارے بھائی انصار کا رو بار زراعت میں اور میں ایک مہر سکین تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انہی شکم پڑی پر حاضر رہتا تھا یعنی کچھ فکر تجارت اور زراعت نہیں کھتا تھا روٹی جو ملی کھالی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہا سو ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اپنا کپڑا بچھلا کر رہے جب تک کہ میں یہ کلام پورا کروں اور بعد اسکے اوس کپڑے کو اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگا لے تو وہ شخص بھی

میری حدیث نہ سمجھو گے گا اور ہر شے کہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی کلمی پیدا دی اور جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کلام کو پورا کر چکے تب میں نے اوسے اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگا لیا سو قسم ہم اوس ذات پاک کی کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا دین دیکر بھیجا کہ میں کبھی آپ کے کسی کلام کو نہ بھولوں گا
معجزہ ۱۰۳ شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ نے ترجمہ مشکوٰۃ شریف میں اوس کلام کی شرح میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس وقت کہا لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس وقت دعا کی تھی اپنی امت کے لیے کہ جو کوئی میری حدیثیں سنے یا د رکھے اور کبھی نہ سمجھو گے
معجزہ ۱۰۴ یہ بھی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلطکہ بن حذیفہ کے سر پر ہاتھ رکھا اور ان کے حق میں دعا سبرکت کی سو یہ حال ہو گیا کہ کسی آدمی کے منہ میں درم نہ ہوتا یا کسی بکری کے تھن میں درم نہ ہوتا اور وہ درم والا محل درم کو غلطکہ کے سر میں موضع میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لگا دیتا تو صاف وہ درم جاتا تا تیراف
معجزہ ۱۰۵ کبیر بن جابر صحابی نے روایت کی ہے کہ عمار بن عبدالمطلب کا یہ درم اور باپ کا حنیفہ بھی صحابی تھے اور غلطکہ ساتھ اپنے باپ و دادا کے صغیرین میں آپ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے
معجزہ ۱۰۶ طبرانی نے روایت کی ہے کہ عمار بن عبدالمطلب جو جنگ حنین میں زخمی ہوئے تھے سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوج کے منہ سے خون پونچھا اور ان کے حق میں دعا کی
معجزہ ۱۰۷ اوس کی پیشانی آپ کے دست مبارک کے اثر سے روشن ہو گئی اور ہمیشہ اتنی جگہ روشن رہی
معجزہ ۱۰۸ یہ بھی نے عروبن ثعلبہ جہنی سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سبیلہ میں ملاقات کی اور مسلمان ہوا آپ نے میرے منہ پر ہاتھ پھیرا سو حال یہ ہو گیا کہ عروبن جہنی کی ہڈی مرے اور جس جگہ اوس کے سر اور دھاری رہی دست مبارک پونچھا اور ان کے بال

غلطکہ بن حذیفہ صحابی نے روایت کی ہے کہ عمار بن عبدالمطلب کا یہ درم اور باپ کا حنیفہ بھی صحابی تھے اور غلطکہ ساتھ اپنے باپ و دادا کے صغیرین میں آپ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے
معجزہ ۱۰۹ طبرانی نے روایت کی ہے کہ عمار بن عبدالمطلب جو جنگ حنین میں زخمی ہوئے تھے سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوج کے منہ سے خون پونچھا اور ان کے حق میں دعا کی
معجزہ ۱۱۰ اوس کی پیشانی آپ کے دست مبارک کے اثر سے روشن ہو گئی اور ہمیشہ اتنی جگہ روشن رہی
معجزہ ۱۱۱ یہ بھی نے عروبن ثعلبہ جہنی سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سبیلہ میں ملاقات کی اور مسلمان ہوا آپ نے میرے منہ پر ہاتھ پھیرا سو حال یہ ہو گیا کہ عروبن جہنی کی ہڈی مرے اور جس جگہ اوس کے سر اور دھاری رہی دست مبارک پونچھا اور ان کے بال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بیٹے میں سے نوبت بنو بکر سے رات تک کھاتے تھے دس آدمی
 بیٹھتے تھے جب کھا چکے تب سب آدمی اور بیٹھتے تو گون نے پوچھا کہ اوس بیٹے میں کھانا
 کہاں سے بڑھتا تھا اور خورن نے کہا کہ کونسی بات کا تمہیں تعجب ہے اور آسمان کی طائر شاؤر کے کہا کہ وہاں سے
معجزہ ۱۱۱ صحیح بخاری میں انس رضی سے روایت ہے کہ میری ماں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا خادم انس سیکے واسطے خدا سے دعا فرمائیے
 فرمائیے آپ نے فرمایا کہ یا اللہ انس کو بہت مال دے اور بہت اولاد دے اور جو کچھ تو نے اسے دیا
 اوس میں برکت کر انس کہتے ہیں کہ قسم خدا کی میرے پاس مال بہت ہے اور میری بیٹی بیٹوں کی اولاد بہت کثرت
 ہے کہ آج قریب کے ایک شہر پہنچتی ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے ایسی کچھ کثرت
 مال اور اولاد میں حضرت انس رضی کے ہوئی اور یہاں تک برکت ہوئی کہ ابن جوزی نے روایت
 کی ہے کہ درمختار انکسور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ایک برس میں دوا بھل لاتے تھے
معجزہ ۱۱۲ طبرانی نے ابوالکلامہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کھانا کھاتے تھے ایک چھپر کھڑی تھی آپ سے کھانا مانگا آپ اپنے آگے سے دینے لگے اور سنے کہا کہ
 میں آپ کے منہ میں سے مانگتی ہوں آپ نے وہاں مبارک کا کھانا دے دیا اور وہ چھپر کھڑی بہت
 جیسا تھی جو میں آپ کے وہاں مبارک کا کھانا اوس کے پیٹ میں گیا اللہ تعالیٰ نے اسے
 ایسی حیا عنایت فرمائی کہ مدینے میں اس سے زیادہ کچھ کوئی حیا والی عورت نہ تھی
معجزہ ۱۱۳ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
 عبدالرحمن بن عوفؓ کے لیے دعا کی کہ خدا سے دعا کیے اور ان کے مال میں برکت کرے عبدالرحمن
 بن عوفؓ کہتے ہیں کہ میں اگر تیرا بھائی تھا تو مجھے امید ہوتی تھی برکت دعا سے جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوس کے تے سونا ملے گا حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ
 برکت دعا سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے مالدار ہوئے کہ جب دلچا آتھا انتقال
 حضرت عثمانؓ میں ہوا تو سچا ڈروں سے سونا کھو کر اون کے وارثوں میں تقسیم ہو گیا تھا

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

اور کھونے والے کھونے کھوتے تھے اور انکی چار زونہ تھیں اور میں سے ایک کو کرنام
 اور سکا تھا اور وہ قبیلہ بنی کلب سے تھی عبدالرحمن بن عوف نے عرض موت میں اسے طلاق دی
 تھی سو بعض ربع من کے جو اسے بحسب الفرض پہنچنا تھا اس سے اور ورش نے کچھ اور پرستی ہزاروینا
 پر مصالحو کیا اور پچاس ہزار دینار فی سبیل اللہ خرچ کرنے کو عبدالرحمن بن عوف نے وصیت کی اللہ
 ایک باغ از ولج طاہرات کو دے مرے کر چار لاکھ کی قیمت کا تھا اور بہت سے صدقات و خیرات
 لکھو کھا روپے کے انھوں نے کیے اور یہ سب برکت و عامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا
 معجہ ۱۱۳ ان ذرہ بیتی اور طبرانی نے ابوالیوب انصاری سے روایت کی ہے کہ انھوں نے جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت ابوبکرؓ کے لیے کھانا کیا پکوا یا بقدر انھیں دینوں صلاحتوں
 کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمیں آدمیوں کو شرفاے انصار میں بلا کر
 اونکو بلایا دن سبھوں نے کھایا اور کھانا پچ رہا پھر آپ نے فرمایا کہ پچاس آدمیوں کو بلو لو پچاس
 آدمی اور آئے اور انھوں نے بھی کھانا کھایا اور پچ رہا پھر آپ نے فرمایا کہ شتر آدمی اور بلا انوشتر آدمی
 اور آئے اور انھوں نے بھی کھانا کھایا اور پچ رہا ابوالیوب کہتے ہیں کہ سبھوں نے خوب سیر کر کے کھا
 اور سب مسلمان ہوئے اور سبھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اٹھ پر بعیت کی ابوالیوبؓ
 کہتے ہیں کہ سببائیک واسی آدمیوں نے اسدن اوس کھانے میں سے کھایا یعنی ڈیڑھ سو تو مذکور
 ہوئے اور تمیں اور فیر قصداً اہل ہجرت میں واقع ہو کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
 حضرت ابوبکر صدیق ابوالیوبؓ کے گھر ٹھہرے تھے اور متبک سب انصار امان نہو چکے تھے
 معجہ ۱۱۴ ان ذرہ صحیحین میں حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ ہم ساتھ جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سو تمیں آدمی تھے ایک صاع لینے ساڑھے تین سیر مانا گندھا گیا
 اور ایک بکری حلال کی گئی اور اوسکی کٹیجی بھونی گئی سو قسم خدا کی کہ ہر آدمی کو ہم اکیسویس میں سے
 ادس کٹیجی کی بوٹی پہنچی بعد اوس کے آپ نے ادس بکری کے گوشت کو دو تہے پہا لون
 میں بھروا یا سو ہم سب نے خوب سیر ہو کر کھایا اور ادن پہا لون میں پنج رہا

معجہ ۱۱۳
 ان ذرہ بیتی
 اور طبرانی
 نے ابوالیوب
 انصاری سے
 روایت کی ہے
 کہ انھوں نے
 جناب رسول
 اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے
 اور حضرت
 ابوبکرؓ کے
 لیے کھانا
 کیا پکوا یا
 بقدر انھیں
 دینوں صلاحتوں
 کے

معجہ ۱۱۴
 ان ذرہ صحیحین
 میں حضرت
 عبدالرحمن
 بن ابی بکرؓ
 سے روایت
 ہے کہ ہم
 ساتھ جناب
 رسول اللہ
 صلی اللہ
 علیہ وسلم
 کے ایک سو
 تمیں آدمی
 تھے ایک
 صاع لینے
 ساڑھے تین
 سیر مانا
 گندھا گیا

معجزہ ۱۱۵ مسلمان اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ اہل صفہ کو بلاؤ میں نے سب کو اکٹھا کیا سو مجھ سے سانسے ایک پیالہ لکھا گیا سو ہم سب نے خوب سیر ہو کر کھایا اور وہ پیالہ ویسا ہی رہا جیسا تھا سو اسے اسکے کہ اوپر نشان انگلیوں کے معلوم ہوتے تھے صفحہ کہتے ہیں واللہ ان کو سو سب سے شریف کے متصل ایک الان تھا کہ اوس میں فقرے صحابہ جنگ گھربار نہ تھا جیسے ابوہریرہ اور سلمان اور ابوذر رہا کرتے تھے ابوہریرہ محدث نے لکھا کہ اہل صفہ کچھ اور پوادی تھے اور عرف العارفین لکھا کہ کچھ کچھ چار سو آدمی تھے
معجزہ ۱۱۶ امام احمد اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاد عبد المطلب کی دعوت کی اور وہ چالیس آدمی تھے ان میں سے کچھ لوگ لیس قوی تھے کہ ایک آدمی ایک بکری کو کھا جاوے اور سات اٹھ سیر دودھ پی جاوے اور اپنے آدمی لایا بکریا یا اوس سے سب میں نے سیر ہو کر کھایا اور بچ رہا پھر اپنے ایک بڑا پیالہ دودھ کا منگوایا جس میں نقد تین چار آدمیوں کے پینے کے لائق دودھ سماتا تھا اور سبھوں نے اوس پیالے میں سے سیر ہو کر پی لیا اور دودھ اوس پیالے میں ویسا ہی رہا گو یا کسی نے پی لیا ہی نہیں
معجزہ ۱۱۷ ابن سعد نے امام زین العابدین سے روایت کی کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام عمناء نے ایک بار ایک ٹنڈی دن کے کھانے کے لیے بکائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلائے کو بھیجی کہ دن کا کھانا اون کے ساتھ کھاوین آپ نے حکم دیا کہ ایک ایک پیالہ اوس ٹنڈی میں سے نکال کے آپ کی سب ازواج طاہرات کو پہنچا دیں اور پھر ایک پیالہ اپنے لیے اور ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے اور ایک حضرت فاطمہ کے لیے غلوایا پھر ٹنڈی کو جو اٹھا یا تو وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے پاس آئی کہ ہمارے سب گھر نے اوس ٹنڈی میں سے کھایا جتنا خدا نے چاہا
معجزہ ۱۱۸ بیہقی نے دلائل النبوة میں روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی فتاویٰ کے حق میں دعا کی اَللّٰهُمَّ يَا رَافِعُ لِي شَيْئِي وَرَافِعُ لِي شَيْئِي وَرَافِعُ لِي شَيْئِي
 یعنی فلاح والا ہو جو منہ تیرا اللہ برکت دے اوس کے بالوں میں اور اوس کی جلد میں میں سوم

اور طبرانی نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ اہل صفہ کو بلاؤ میں نے سب کو اکٹھا کیا سو مجھ سے سانسے ایک پیالہ لکھا گیا سو ہم سب نے خوب سیر ہو کر کھایا اور وہ پیالہ ویسا ہی رہا جیسا تھا سو اسے اسکے کہ اوپر نشان انگلیوں کے معلوم ہوتے تھے صفحہ کہتے ہیں واللہ ان کو سو سب سے شریف کے متصل ایک الان تھا کہ اوس میں فقرے صحابہ جنگ گھربار نہ تھا جیسے ابوہریرہ اور سلمان اور ابوذر رہا کرتے تھے ابوہریرہ محدث نے لکھا کہ اہل صفہ کچھ اور پوادی تھے اور عرف العارفین لکھا کہ کچھ کچھ چار سو آدمی تھے امام احمد اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاد عبد المطلب کی دعوت کی اور وہ چالیس آدمی تھے ان میں سے کچھ لوگ لیس قوی تھے کہ ایک آدمی ایک بکری کو کھا جاوے اور سات اٹھ سیر دودھ پی جاوے اور اپنے آدمی لایا بکریا یا اوس سے سب میں نے سیر ہو کر کھایا اور بچ رہا پھر اپنے ایک بڑا پیالہ دودھ کا منگوایا جس میں نقد تین چار آدمیوں کے پینے کے لائق دودھ سماتا تھا اور سبھوں نے اوس پیالے میں سے سیر ہو کر پی لیا اور دودھ اوس پیالے میں ویسا ہی رہا گو یا کسی نے پی لیا ہی نہیں ابن سعد نے امام زین العابدین سے روایت کی کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام عمناء نے ایک بار ایک ٹنڈی دن کے کھانے کے لیے بکائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلائے کو بھیجی کہ دن کا کھانا اون کے ساتھ کھاوین آپ نے حکم دیا کہ ایک ایک پیالہ اوس ٹنڈی میں سے نکال کے آپ کی سب ازواج طاہرات کو پہنچا دیں اور پھر ایک پیالہ اپنے لیے اور ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے اور ایک حضرت فاطمہ کے لیے غلوایا پھر ٹنڈی کو جو اٹھا یا تو وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے پاس آئی کہ ہمارے سب گھر نے اوس ٹنڈی میں سے کھایا جتنا خدا نے چاہا بیہقی نے دلائل النبوة میں روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی فتاویٰ کے حق میں دعا کی اَللّٰهُمَّ يَا رَافِعُ لِي شَيْئِي وَرَافِعُ لِي شَيْئِي وَرَافِعُ لِي شَيْئِي یعنی فلاح والا ہو جو منہ تیرا اللہ برکت دے اوس کے بالوں میں اور اوس کی جلد میں میں سوم

دینار نہیں ہے آخر دنیا فرست نہیں ہوئے پایا تھا کہ سینے غرار سے چاندی کے مٹھا دو گے گھر میں دیکھتے
 معج ۱۲۳؎ زہ بخاری اور دارقطنی اور امام احمد نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ السلام نے عودہ بن ابی الجعد باریقی کے لیے دعاے برکت کی عودہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی میرا
 حال بڑا اگلا ہے میں جاگتا ہوں تا تھا سو نہیں بھرتا تھا وہاں سے یہاں تک کہ چالیس ہزار نفع کے
 حاصل کر لیتا تھا اور بخاری نے اس حدیث میں ذکر کیا ہے کہ عودہ کا یہ حال تھا کہ اگر کسی خرید کرتے
 اس میں بھی ادھنیں نفع ہوتا ف گنا سہ نام ہے ایک بازار کا کوہ نے میں
 معج ۱۲۴؎ زہ بیہقی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 حضرت علیؑ کے حق میں عاقل تھی کہ ادھنیں سے دی اور گرمی کی تکلیف نہ پہنچے جو حضرت علیؑ کا خیال
 تھا کہ اگر میں نہیں جاؤں گے کپڑے پہنتے تھے اور جاؤں گے نہیں کہ میں نہ جاؤں گے ادھنیں کچھ تکلیف نہیں پہنچتی تھی
 معج ۱۲۵؎ زہ بیہقی نے عمران بن حصینؓ سے روایت کی ہے کہ عمران نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھا حضرت بی بی فاطمہؓ تشریف لائیں اور آپ کے سامنے
 کھڑی ہوئیں آپ نے اوئکی طرف دیکھا کہ سبب کس کے چہرہ اور نگار رہو رہا تھا آپ نے اوئکی
 سینے پر ہاتھ رکھا کہ اے اللہ پیٹ بھرنے والے بھوکوں کے اور ادب بچ کرنے والے بیخون کے
 فاطمہؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند سی دے لینے تکلیف اوئکی دور کر عمران کہتے ہیں کہ میں نے
 دیکھا کہ چہرہ مبارک حضرت بی بی فاطمہؓ کا سرخ اور روشنی ہو گیا اور زرزدی اور ان کے چہرے کی جاتی
 رہی پھر اچھا رہا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا ادھن نے مجھ سے فرمایا کہ ادھن تک مجھے کچھ بھی بھوک نہ تکلیف
 ندی ف بیہقی نے بعد روایت اس حدیث کے کہا ہے کہ یہ قصہ قابل نزول آیت حجاب کا ہے
 معج ۱۲۶؎ زہ بیہقی اور ابن جریر نے روایت کی ہے کہ طہیل بن عمروؓ نے جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ مجھے کوئی معجزہ عنایت ہوتا کہ میری قوم اور من مجھے سے کو

۱۲۳؎ زہ بخاری اور دارقطنی اور امام احمد نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲۴؎ زہ بیہقی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۲۵؎ زہ بیہقی نے عمران بن حصینؓ سے روایت کی ہے کہ عمران نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ

۱۲۶؎ زہ بیہقی اور ابن جریر نے روایت کی ہے کہ طہیل بن عمروؓ نے جناب رسول اللہ

۱۲۷؎ زہ بیہقی اور ابن جریر نے روایت کی ہے کہ طہیل بن عمروؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ مجھے کوئی معجزہ عنایت ہوتا کہ میری قوم اور من مجھے سے کو

دیکھ کر میرے ساتھ ایمان لے آئے آپ نے دعا کی کہ یا اللہ طفیل کے لیے ایک نور ظاہر ہو جاوے
 کہ اس کے ساتھ رہے سوا و نکی پیشانی میں درمیان دو لون آنکھوں کے ایک نور ظاہر ہو گیا
 پھر طفیل نے کہا کہ یا اللہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں میری قوم یہ نہ کہیں کہ اس کے چہرے پر سفید داغ ہے
 سو وہ نور اون کے گورے کے کنارے پر منتقل ہوا آیا اور رات میں اون کا کورا مانند چراغ کے چمکتا
 تھا اور اون کا نام فو النور ہو گیا ف ابن عبد البر نے ابن عباس سے مفصل قصہ طفیل کا یوں
 روایت کیا ہے کہ طفیل نبی قوم میں سردار تھا اور اس کی قوم اس کی مطیع تھی اور شاعرتھا کہ شعر خوب
 کہتا تھا کہ میں دارم ہلو قریش نے اس سے جا کے کہا کہ تو نبی قوم کا سردار ہے ہمیں ڈر ہے
 کہ شیخ شخص یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے ملاقات کر کے تجھے بہیمانہ دے اس کے سبب سے
 درمیان مرو کے اور اس کی جو رو کے اور اولاد کے جدائی ہو جاتی ہے طفیل کہتے ہیں کہ مجھے ہائیک
 اونھوں نے ڈرایا کہ میں نے جب قصد کیا مسجد حرام میں جائیگا جہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے تب میں نے اپنے کانوں کو روئی رکھ کر خوب بند کر لیا بائیں غرض
 کہ آپ کی آواز میرے کانوں تک پہنچے اور میں مسجد میں داخل ہوا کیا بارگی جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم میرے متصل اکھڑے ہوئے اور خدا تعالیٰ کو منظور ہوا کہ آپ کا کلام مجھے سنایا
 میں نے اپنے دل میں یہ بات خیال کی کہ آپ کا کلام نہ سنایا نہ دوائی کی بات ہوا میں آدمی سمجھ والا ہوں
 بھلی بری بات کو پہچانتا ہوں میں تو آپ کا کلام سنو گا اگر بھلی بات ہوگی تو قبول کرو گا اور جو
 بری بات ہوگی نہ مانو گا سو میں نے کانوں میں کی روئی نکال ڈالی اور آپ کا کلام نہ سنا شروع کیا
 سو میں نے ایسا کلام سنا کہ مانند اس کے کبھی کوئی کلام اچھا اور جلالت والا نہیں سنا تھا بعد اس کے
 میں آپ کے چلنے کا فطر راہ بیاں تک جب آپ مسجد سے تشریف لیچے میں آپ کے ساتھ ہوا لیا اور
 آپ کے ساتھ آپ کے مکان مبارک میں داخل ہوا اور میں نے عرض کیا کہ آپ کی قوم نے تو مجھ سے

عمر اوس کی ہوئی اور اوس لڑکے کو لوگ مبارک الیما کہہ کرتے تھے
 معجزہ ۲۸۸ یہ بیوقوف نے روایت کی کہ حضرت خالد بن ولیدؓ کی ٹوپی میں چند مومے
 مبارک تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے سو وہ ٹوپی رکھ کر جس لڑائی میں گئے اللہ نے انھیں فتح دی
 معجزہ ۲۸۹ یہ بیوقوف مسلمان احمد بنت ابی بکرؓ سے روایت کر کے اور انھوں نے ایک جوتہ
 نکالا اور کہا کہ اسکو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہنا کرتے تھے اور ہم اسکو
 دھو کر بیماروں کو پانی پلاتے ہیں اور بدینوں اون کے لگاتے ہیں سو انکو شفا ہو جاتی ہے
 معجزہ ۲۹۰ یہ طبرانی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ ایک بار حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ
 پیاس کے مارے روئے تھے آپ نے زبان مبارک اون کے مونہ میں ڈالی
 سو انھوں نے چوس لی پس اون کی پیاس کو تکمیل ہوئی اور رونے سے چپ ہو گئے
 معجزہ ۲۹۱ یہ بیوقوف نے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خوشبو خواراؤن
 کے منہ میں آتے ہیں مبارک پہنچا دیتے تھے تو دن بھر سر پر تھے اور انکو وہ بیڑی کہ جن میں تھیں
 معجزہ ۲۹۲ یہ بیوقوف نے دلائل النبوة میں اور ابن عبد البر نے استیعاب میں ام حاضر زور
 عقبہ بن فرقد سے روایت کی کہ ہم تین میدان عقبہ بن فرقد کی تھیں اور ہمیشہ اچھی
 اچھی خوشبو لگاتی تھیں مگر عقبہ بن فرقد کے بدن میں ایسی خوشبو آتی تھی کہ ہماری خوشبو پر
 ہمیشہ غالب رہتی تھی اسکا سبب ہم نے پوچھا اور انھوں نے بیان کیا کہ ایک بار میں بیمار ہوا تھا
 سو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سامنے بٹھاکے کہہ دیا کہ آج میں مبارک
 ہتھیلیوں لگا کے میری پیٹھ اور پیٹ پر لٹھ بٹھالے تعاف سبحان اللہ کیا برکت آپ ہیں اور کف
 مبارک کی تھی کہ ساری عمر عقبہ کے بدن کی خوشبو نہ گئی مگر سبب اسے کی خوشبو پر اسے کوئی خوشبو غالب نہ رہی

فصل دوم معجزات متعلقہ بشفا و معجزہ و آفت رسیدگان

معجزہ ۲۹۳ یہ صحیح بخاری میں براہ بن عازبؓ رضے اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو اپرا بپرا رافع کے

۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

بھیجا سو عبد اللہ بن عتیق رات کو اوسے گھر میں داخل ہو گئے اور سوئے میں اوسکو قتل کیا عبد اللہ بن عتیق کہتے ہیں کہ میں نے تلوار اوسکے پیٹ پر رکھ دی اور میں نے زور کیا یہاں تک کہ اوسکی پیٹھ تک پہنچی تب میں سمجھا کہ میں اوسے قتل کر چکا اور دروازے کھولتا ہوا میں من سے نکلا اور ایک زینے سے پاؤں میرے نے خطا کی چاندنی رات میں کہ میں گر پڑا اور پینڈلی کی پٹری میری ٹوٹ گئی اوسپر میں نے اپنی پگڑی سے پٹی باندھی اور وہاں سے اٹھ کر اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا اور سب حال عرض کیا آپ نے فرمایا کہ بادل اپنا پھیلا دینے پاؤں اپنا پھیلا یا آپ نے اوسپر سرم کیا پس میں بالکل اچھا ہو گیا گو یا کہ کبھی میرے پاؤں میں صدمہ پہنچا ہی نہ تھا ف منفصل قصہ قتل ابورافع کا یہ ہے کہ ابورافع ایک سوداگر ملک حجاز میں ایک گڑھی میں رہتا تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچاتا تھا اور آپ کے دشمنوں کی مدد کرتا تھا سو جناب رسول اللہ قتل کے لیے بھیجا جب وہ لوگ متصل گڑھی کے پہنچے اور آفتاب غروب ہو گیا تھا اور وہاں کے آدمی اپنے مویشی کو لیکر چلے عبد اللہ بن عتیق نے اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ اب تم ٹھہرے میں جاتا ہوں کچھ تدبیر دربان سے کر کے پھر واپس جاؤ گا سو وہاں سے چل کے گڑھی کے دروازے کے متصل پہنچے اوس گڑھی میں ایک گدھا گم گیا تھا وہ لوگ اوسکی تلاش میں چراغ لے کے نکلے عبد اللہ بن عتیق کہتے ہیں مجھے قدر ہوا کہ میں سمجھے بچان نہ ہوں سو میں اپنا ستر مکان کے بیٹھ گیا جیسے کوئی قصاے حاجت کو بیٹھتا ہوا اور لوگ سب داخل ہو گئے دربان نے بچار کے مجھ سے کہا کہ اسے بندہ خدا اگر تجھے آنا ہو تو آدرہ میں دروازہ بند کرتا ہوں پس میں داخل ہو گیا اور اکیلے سے کے تھان میں کہ نزدیک دروازے گڑھی کے تھان میں چھپ رہا اور دربان نے دروازہ بند کر دیا اور کنجیاں ایک کھوٹی پر لٹکا دیں جب ابورافع مع اپنے ہمراہیوں کے رات کے کھانے سے فارغ ہوئے

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

تھوڑی دیر تک وہ لوگ اوسکے پاس بائیں کرتے رہے بعد اوسکے وہ لوگ پھر اپنے اپنے مقام پر
 سوئے گئے آتے تب میں نے وہ کنجیان اوٹھالیں اور دروازہ کھول کر طعنی کا کھول دیا بائیں خیال
 کہ اگر یہ لوگ مجھے جان لین گے تو مجھے جانا مسل ہو گا بعد اوسکے میں نے دروازے کھینچ کر
 کھولنے شروع کیے ہر دروازہ کھول کے بھیت سے بند کرتا تھا اور جو لوگ کہ حجر و زمین متصل
 ابورافع کے رہتے تھے ان کے دروازوں کو میں نے بند کر دیا اور پھر میں دمان پہونچا جان
 ابورافع تھا وہاں اندھیل تھا اور وہ اپنے عمیال کے بیچ میں تھا مجھے نہیں معلوم کہ کمان تھا
 میں نے پکارا کہ اے ابورافع اوسے کہا کہ کون ہر میں اوسکی آواز کے اوپر تلوار چلائی اور تلوار
 نے کچھ کام نکلیا اور وہ چلا یا میں نے کمان سے نکل آیا اور تھوڑی دیر بعد میں نے آواز بدل کے
 پوچھا کہ کیا ہر اے ابورافع وہ کوئی اپنا آدمی سمجھا اور کہا کہ خرابی ہو تھیں ابھی شہر
 میرے اوپر تلوار چلائی تھی میں نے اوسکے متصل جا کے ایسا ہاتھ مارا کہ کام اوسکا تمام کیا اور
 اوسکے میٹ پر تلوار رکھ کر نہروں کیا یہاں تک کہ اوسکی پیٹھ تک پہونچی تب میں سمجھا کہ میں اس
 قتل کر چکا اور دروازے کھولتا ہوں میں نکلا سو ایک نے میرے پہونچا اور ترے میں مجھے گمان
 ہوا کہ میں زمین تک گیا حال نگہ میں زمین تک نہیں آیا تھا میں نے سر پر بھا کر رکھا سو میں
 چاندنی رات میں گر پڑا اور ساق میری ٹوٹ گئی میں نے اوس پر اپنی بگامی سے بٹی باندھی
 اور اپنے ہر پہونچن لنگڑاتا آیا سو میں نے ان سے کہا کہ تم جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو جا کر خوشخبری پہونچاؤ میں یہاں سے تب چلوں گا جب نوحہ کر کی آواز سنو گا اور
 اگر طعنی کے دروازے کے متصل میں بیٹھ رہا جو برج بوللا اور صبح ہوئی تب نوحہ کرنے
 کر طعی پر چڑھ کر پکارا کہ میں ابورافع سو داگر اہل حجاز کی خبر مرگ کی سناتا ہوں تب میں خوش
 ہو کر بے تعلق و اضطراب چلا ہنوز میرے ہمراہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 حضور میں پہونچنے پاس تھے کہ میں جا پہونچا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
 خبر قتل ابورافع کی سنائی اور حال ٹوٹ جانے اپنی ساق کا بیان کیا آپ نے ارشاد کیا

کہ باؤن پھیلاؤ میں پھیلا یا آپ نے اوس پر ہاتھ پھیرا پس یہ حال ہوا کہ گویا میری ساق
میں صدمہ کچھ ہو چکا ہی نہ تھا یہ تفصیل قصے کی بھی روایات صحیح بخاری میں مندرج ہے
معجزہ ۱۳۴؎ بخاری میں یزید بن ابی عُبَیْد سے روایت ہے کہ میں نے اثر ایک چوڑ کا سلمہ
بن اکیوع رکھے اللہ عزوجل کی ساق میں دیکھا اودن سے میں نے پوچھا کہ یہ کیسی چوڑ ہے
اودھون نے کہا کہ یہ چوڑ میرے خیر کے دن لگی تھی لوگوں نے کہا تھا کہ سلمہ شہید ہو گیا
یعنی ایسی شدید ضرب آئی ہے کہ اس سے جان برہو گا میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضور میں آیا آپ نے اوس چوڑ پر تین بار دم کیا میں بالکل اچھا ہو گیا
معجزہ ۱۳۵؎ بقیہ اور نسائی نے روایت کی ہے کہ محمد بن عاتکہ نے ہاتھ پر ایک مین ہاٹی
اولٹ پڑی اور ہاتھ جل گیا جناب رسول اللہ نے اوس پر ہاتھ پھیلا اور دعا کی اور ان میں مبارک گایا اور اچھا
معجزہ ۱۳۶؎ طبری اور بقیہ نے روایت کی ہے کہ شہر خلیل جعفی کی ہتھیلی میں ایک لسیا غدود
تھا کہ سبب اوس کے وہ تلوار زمین پر پڑ سکتے تھے اور گھوڑے کی باگ تمام زمین سکتے تھے اودھون
نے اوس غدود کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا آپ نے اوس غدود پر
ہتھیلی مبارک کو جاکے زور سے چکرو دیا یا نہ کہ وہ غدود بالکل جاتا رہا اور کچھ اوجھانسان ہا
معجزہ ۱۳۷؎ ترمذی اور نسائی اور حاکم اور بقیہ نے عثمان بن حنیف سے روایت کی ہے
کہ ایک اندھے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آکر کہا کہ یا رسول اللہ آپ عابجی
کر میری آنکھیں کھل جاویں آپ نے فرمایا کہ اودھو وضو کر اور بعد اوس کے دو رکعت نماز پڑھ بعد اوس کے

۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶

۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹

۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲

۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵

۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چوٹ پر لعاب دہن مبارک اُردیا پس وہ چوٹ اچھی ہو گئی
ف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن اُنیس کو ساتھ عبد اللہ بن رواحہ
اور حذیفہ اصحاب کچے پاس بشیر بن سلام کے بھیجا تھا اور وہ ایک شخص تھا کہ اوسنے تو بغضظان
یین سے ایک لشکر واسطے لڑائی اُنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمع کیا تھا سوادن اصحاب نے
اوسے جا کے سمجھایا اور کہا اگر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہو گا
تو وہ تیری خاطر داری کریں گے اور وہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ وہ اون کے ساتھ ہلایا
اور وہاں سے چلے اور عبد اللہ بن اُنیس نے اپنے اونٹ پر اوسے سوار کر لیا یہاں تک کہ جب
قریب خیبر کے پہونچے تب وہ اپنے دلمین بچتا یا سواس بات کو ابن اُنیس سمجھ گئے اور ادھر جانے
اوسکے ایک تلوار ماری کہ اوسکا ایک پاؤں کٹ گیا اور اوس نے اُن کے ایک لاشی
ماری کہ اوس سے ان کے سر پر چوٹ آئی پھر جب یہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضور میں آئے اپنے آپ دہن مبارک اوس چوٹ پر ڈال دیا اور وہ چوٹ اچھی ہو گئی
معجزہ ۴۸۱ ان صمیمین کہ حضرت علیؓ کی آنکھیں دکھتی تھیں جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے آپ دہن مبارک اونکی آنکھوں میں لگا دیا تو رگ اچھی ہو گئیں ف یہ معجزہ غزوہ
خیبر میں واقع ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخارا گیا تھا اس سبب آپ لڑائی
پر تشریف نہیں لے جاتے تھے ایک دن آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رض کو نشان دیا اور
لڑائی کو بھیجا وہ خوب لڑے مگر قلعہ فتح نہوا دوسرے دن حضرت عمرؓ کو نشان دیا اور
نے بھی جا کر خوب لڑائی کی مگر قلعہ فتح نہوا تب آپ نے فرمایا کہ کل میں ایسے شخص کو نشان دینا
کہ اللہ اور رسول اسے دوست رکھتے ہیں اور وہ اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہو اوسکے
ساتھ قلعہ فتح ہو جائے گا صبح کو لوگ جمع ہوئے اور منتظر تھے کہ کسی قسمت میں یسعادت
ہو حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کی آنکھیں دکھتی تھیں آپ نے انھیں بلوایا لوگ انھیں لے
آئے آنکھوں پر اون کے پٹی بندھی تھی آپ نے فرمایا کہ باس داؤد آپ دہن مبارک اونکی آنکھوں

لگا دیا اور بخون نے اس وقت آنکھیں کھول دیں آپ نے آنکھیں نشان دیا اور بخون نے قلعے کو فتح کیا
 معجزہ ۴۲۲ زہرین نے روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت عمرؓ کے سامنے حضرت ابو بکرؓ کا ذکر ہوا
 سودہ روئے اور بخون نے کہا کاش میرے سارے اعمال حضرت ابو بکرؓ کے ایک دن کے
 عمل اور ایک رات کے عمل کے برابر ہوں رات تو وہ جس رات وہ ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کے غار کی طرف گئے سو جب دو دنوں صاحب غار پر پہنچے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ غار میں نہ داخل ہوں پہلے میں داخل ہوں جو مجھے
 غار میں ہو تو اس کا صدمہ مجھے پہنچے آپ کو نہ پہنچے سو غار میں گھس کے بخون نے اور مجھ بھاڑو
 دی اور اس کے سبب رخنوں کو اپنی ازار بھاڑ کے اوسکے کمرؤں سے بند کیا دو سو راخ
 باقی رہ گئے سو بخون نے اون دو دنوں میں اپنے دو دنوں پاؤں اڑا دیے پھر آپ سے
 کہا کہ آئیے آپ داخل ہوئے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گود میں سر مبارک رکھ کے سوئے
 اور ایک سو راخ سے سانپ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں کاٹا اور بخون نے جنبش نہ کی
 اس ڈر سے کہ کہیں آپ جاگ نہ پڑیں اور سبب صدمہ زہر کے آنسو اون کی آنکھوں سے
 نکل آئے اور چہرہ مبارک پر گرے آپ بیدار ہوئے اور حال پوچھا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
 عرض کیا کہ میرے مان باپ آپ پر خدا ہوں مجھے سانپ نے کاٹا آپ نے اب دہن مبارک
 اوس جگہ پر ڈالا جہاں سانپ نے کاٹا تھا سو فوراً اثر زہر کا جاتا رہا مگر قریب زائد موت
 ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوس زہر نے عود کیا کہ اوس سے ادن کی وفات ہوئی اور دن ابو بکر
 صدیق رضی اللہ عنہ کا پس وہ دن ہر جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور
 عرب کے لوگ حزن مند ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم زکوۃ ندین گے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اگر اڑاؤ
 کے باندھنے کی ایک رستی مجھے ندین گے جو بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیتے تھے
 تو میں اون سے جہاں کروں گا میں نے کہا کہ اسے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گون سے
 موافقت کرو اور نرمی کرو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم جاہلیت میں تو ہی اسلام میں

نرم ہوئے ہو وہی آنابند ہو گیا اور دین تمام ہو گیا کیا میرے جیتے جی کہ ہو جاوے انتہی ف
 ابو بکر صدیق رض سے اس وقت بمعجزہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتر نہ ہا رہو جاننا کہ
 پھر بوقت موت اون کے اس نہ رہنے خود کیا اس میں یہ ستر تھا کہ اون میں مرتبہ شہادت حاصل ہو
 چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات بھی سبب سی سکر ہو اور نہ شہر ہوئی تھی
 معجزہ ۳۴ ان **نہ** ابو القاسم لغوی سے معاذ میں بن حکم سے روایت کی ہو کہ ہم ساتھ جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ خندق میں تھے سو میرے بھائی علی بن حکم نے اپنا گھوڑا خندق میں
 اترنا را سو اون کے پاؤں پر دو اور خندق سے صدر پہنچا کہ پاؤں اور کاناہت پہنچ گیا وہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور گھوڑا سپر سے نہیں اترے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اون کی چوٹ پر ہاتھ پیر اور فرمایا بسم اللہ فوراً اون کی چوٹ اچھی ہو گئی اور نہ زرا تکلیف باقی نہ رہی
 معجزہ ۳۵ ان **نہ** بیہقی اور ابن اسحق نے روایت کی ہو کہ حبیب بن اشیاف کے بدر کے دن
 درمیان دو لون کندھوں کے تلوار لگی یہاں تک کہ ایک جانب بدن کی لٹک پڑی پس آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے بدن کو ملا دیا اور اوپر دم کیا پس وہ اچھا ہو گیا ف
 یہ معجزہ عین حالت لڑائی میں واقع ہوا تھا اور حبیب کا زخم جب برکت جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اچھا ہو گیا اس وقت اونھوں نے اپنے زخمی کرنے والے کو مار ڈالا
 معجزہ ۳۶ ان **نہ** بیہقی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہو کہ اونھوں نے بیان کیا کہ میں ایک بار
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا اور میں بیمار تھا اور میں یہ کہتا تھا کہ اللہ
 اگر میری اجل آگئی ہو تو آ جاوے تو میں اس بیماری کی تکلیف سے نجات پاؤں اور جو ابھی نہیں
 آئی تو مجھے شفا دے اور اگر امتحان کے لیے یہ بیماری ہو تو مجھے صبر دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۳۴

۳۵

۳۶

ابو القاسم لغوی سے معاذ میں بن حکم سے روایت کی ہو کہ ہم ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ خندق میں تھے سو میرے بھائی علی بن حکم نے اپنا گھوڑا خندق میں اترنا را سو اون کے پاؤں پر دو اور خندق سے صدر پہنچا کہ پاؤں اور کاناہت پہنچ گیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور گھوڑا سپر سے نہیں اترے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی چوٹ پر ہاتھ پیر اور فرمایا بسم اللہ فوراً اون کی چوٹ اچھی ہو گئی اور نہ زرا تکلیف باقی نہ رہی معجزہ ۳۵ ان نہ بیہقی اور ابن اسحق نے روایت کی ہو کہ حبیب بن اشیاف کے بدر کے دن درمیان دو لون کندھوں کے تلوار لگی یہاں تک کہ ایک جانب بدن کی لٹک پڑی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے بدن کو ملا دیا اور اوپر دم کیا پس وہ اچھا ہو گیا ف یہ معجزہ عین حالت لڑائی میں واقع ہوا تھا اور حبیب کا زخم جب برکت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اچھا ہو گیا اس وقت اونھوں نے اپنے زخمی کرنے والے کو مار ڈالا معجزہ ۳۶ ان نہ بیہقی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہو کہ اونھوں نے بیان کیا کہ میں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا اور میں بیمار تھا اور میں یہ کہتا تھا کہ اللہ اگر میری اجل آگئی ہو تو آ جاوے تو میں اس بیماری کی تکلیف سے نجات پاؤں اور جو ابھی نہیں آئی تو مجھے شفا دے اور اگر امتحان کے لیے یہ بیماری ہو تو مجھے صبر دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مجھے پاؤں سے مارا اور کہا کہ کیا تھے کہا پھر تو کہو میں نے وہی دعا پھر کہی آپ نے فرمایا کہ یا اللہ اسے
 شفا دے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ میں اس وقت اچھا ہو گیا اور پھر اس دن آج تک وہ درد مجھے نہیں ہوا
 معجزہ ۱۴۶ ابن ابی شیبہ نے ام جندبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت قبیلہ بنی نضیر کے تھے
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئی اور اس کے ساتھ ایک لڑکا تھا وہ بائین میں کرتا تھا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے منہ پر کھلی ڈال دی اور دونوں ہاتھ دھو کر بائیں اور سر کو دیا
 کر لڑکے کو ملا دے اور دونوں آنکھوں کو لگا دے اس عورت نے سو لیا ہی کیا اور وہ لڑکا
 فوراً اچھا ہو گیا بائین کرنے لگا اور ایسا عقلمن ہوا کہ اور لوگوں کی عقل پر عقل اور سبکی فائق تھی
 معجزہ ۱۴۷ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے کہ جنگ یتیمین تھا وہ بن نعمان
 کی آنکھ میں تیر لگا کر وہ آنکھ اوکلی خسارے پر پہنچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اس آنکھ کو کچھ جلد سے میں اپنے دست مبارک سے رکھ دیا پھر وہ اچھی ہو گئی اور دونوں آنکھیں
 زیادہ خوبصورت اور روشن رہی یہ روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 قتاوہ سے جب اوکلی آنکھ پر صدمہ ہو چکا فرمایا کہ اگر جاہلوں نے کھڑی آنکھ پر کھڑی آنکھ پر کھڑی آنکھ پر کھڑی
 ہو جاوے اور اگر جاہلوں نے کھڑی آنکھ پر کھڑی آنکھ پر کھڑی آنکھ پر کھڑی آنکھ پر کھڑی آنکھ پر کھڑی آنکھ پر کھڑی
 علیہ وسلم جنت تو بڑی اچھی عطا کرے مگر مجھے کانا ہونا برا معلوم ہوتا ہے آپ میری آنکھ اچھی کر دیجیے
 اور میرے لیے واسطے جنت کے دعا کیجیے آپ نے آنکھ اوکلی جلد سے میں لکھ دی کہ اچھی ہو گئی اور
 اس کے لیے جنت کی دعا کی سبحان اللہ کیا انعام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ قتاوہ کو
 دنیا کی عمار سے نجات ملی اور جنت بھی ملی یہ معجزہ مشہور ہے اور اولاد قتاوہ میں اس
 بات کا تفاخر تھا کہ ان کے جد کی آنکھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے اچھی ہو گئی
 چنانچہ عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ قتاوہ عمر بن عبد العزیز کے پاس ایم خلافت میں آئے اور انھوں نے

معجزہ ۱۴۶

معجزہ ۱۴۷

ابن ابی شیبہ نے ام جندبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت قبیلہ بنی نضیر کے تھے
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئی اور اس کے ساتھ ایک لڑکا تھا وہ بائین میں کرتا تھا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے منہ پر کھلی ڈال دی اور دونوں ہاتھ دھو کر بائیں اور سر کو دیا
 کر لڑکے کو ملا دے اور دونوں آنکھوں کو لگا دے اس عورت نے سو لیا ہی کیا اور وہ لڑکا
 فوراً اچھا ہو گیا بائین کرنے لگا اور ایسا عقلمن ہوا کہ اور لوگوں کی عقل پر عقل اور سبکی فائق تھی
 معجزہ ۱۴۷ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے کہ جنگ یتیمین تھا وہ بن نعمان
 کی آنکھ میں تیر لگا کر وہ آنکھ اوکلی خسارے پر پہنچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اس آنکھ کو کچھ جلد سے میں اپنے دست مبارک سے رکھ دیا پھر وہ اچھی ہو گئی اور دونوں آنکھیں
 زیادہ خوبصورت اور روشن رہی یہ روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 قتاوہ سے جب اوکلی آنکھ پر صدمہ ہو چکا فرمایا کہ اگر جاہلوں نے کھڑی آنکھ پر کھڑی آنکھ پر کھڑی آنکھ پر کھڑی
 ہو جاوے اور اگر جاہلوں نے کھڑی آنکھ پر کھڑی آنکھ پر کھڑی آنکھ پر کھڑی آنکھ پر کھڑی آنکھ پر کھڑی آنکھ پر کھڑی
 علیہ وسلم جنت تو بڑی اچھی عطا کرے مگر مجھے کانا ہونا برا معلوم ہوتا ہے آپ میری آنکھ اچھی کر دیجیے
 اور میرے لیے واسطے جنت کے دعا کیجیے آپ نے آنکھ اوکلی جلد سے میں لکھ دی کہ اچھی ہو گئی اور
 اس کے لیے جنت کی دعا کی سبحان اللہ کیا انعام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ قتاوہ کو
 دنیا کی عمار سے نجات ملی اور جنت بھی ملی یہ معجزہ مشہور ہے اور اولاد قتاوہ میں اس
 بات کا تفاخر تھا کہ ان کے جد کی آنکھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے اچھی ہو گئی
 چنانچہ عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ قتاوہ عمر بن عبد العزیز کے پاس ایم خلافت میں آئے اور انھوں نے

یہ اشعار پر ہے اشعرا انا ابن الذی سالت علی النجدة عینہ ہو فؤدت ربکف المصطفیٰ
 امیر المؤمنین فعدت کما کانت الاول امر ما ہو فیہ محسن کا عین و محسن ما ہو و
 معجزہ ۴۸ ہرگز نہ ترمزید اور یہی سنے روایت کی ہر کہ ابو قتادہؓ کے غزوہ فقیہ و مین تیر لگا جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول کے زخم پر آب دہن مبارک لگا دیا پس وہ بالکل اچھا ہو گیا
 معجزہ ۴۹ ہرگز نہ بقیہ نے سبھی بن خطیبہ سے روایت کی ہر کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی خدمت میں ایک لڑکے کو لایا کہ وہ جوان ہو گیا تھا اور کبھی اس نے بات نہ کی تھی یعنی خلقی کو نگاہ تھا
 سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ میں کون ہوں اس نے کہا کہ آپ رسول خدا ہیں
 معجزہ ۵۰ ہرگز نہ احمد اور یہی سنے اور ابن ابی شیبہ نے بن عباسؓ سے روایت کی ہر کہ ایک عورت
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئی ایک بیٹے کو لائی کہ اس سے جنون تھا جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور اس نے زور سے قے کی اولہ
 اور سکے بیٹ میں سے ایک چیز ناپنے لگے کتے سیاہ کے نکلے اور وہ اچھا ہو گیا

فصل سوم معجزات متعلقہ با حیا سے مومن

معجزہ ۵۱ ہرگز نہ بقیہ اور ابن عدی نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہر کہ ایک چرن
 انصاری نے وفات پائی اس کی ماں ایک اندھی بوڑھی تھی جسے اس پر کڑا اور بھا دیا اور اس کی
 ماں سے تسلی کی باتیں کرنے لگے اس نے کہا کہ کیا میرا بیٹا مر گیا ہے کہ ان اس نے کہا کہ یا اللہ اگر
 تو جانتا ہو کہ میں تیری طرف اور تیرے پیغمبر کی طرف اس امید پر چھٹ کی ہر کہ تو ہر تکلیف میں

یہ اشعار پر ہے اشعرا انا ابن الذی سالت علی النجدة عینہ ہو فؤدت ربکف المصطفیٰ
 امیر المؤمنین فعدت کما کانت الاول امر ما ہو فیہ محسن کا عین و محسن ما ہو و
 معجزہ ۴۸ ہرگز نہ ترمزید اور یہی سنے روایت کی ہر کہ ابو قتادہؓ کے غزوہ فقیہ و مین تیر لگا جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول کے زخم پر آب دہن مبارک لگا دیا پس وہ بالکل اچھا ہو گیا
 معجزہ ۴۹ ہرگز نہ بقیہ نے سبھی بن خطیبہ سے روایت کی ہر کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی خدمت میں ایک لڑکے کو لایا کہ وہ جوان ہو گیا تھا اور کبھی اس نے بات نہ کی تھی یعنی خلقی کو نگاہ تھا
 سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ میں کون ہوں اس نے کہا کہ آپ رسول خدا ہیں
 معجزہ ۵۰ ہرگز نہ احمد اور یہی سنے اور ابن ابی شیبہ نے بن عباسؓ سے روایت کی ہر کہ ایک عورت
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئی ایک بیٹے کو لائی کہ اس سے جنون تھا جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور اس نے زور سے قے کی اولہ
 اور سکے بیٹ میں سے ایک چیز ناپنے لگے کتے سیاہ کے نکلے اور وہ اچھا ہو گیا

یہ اشعار پر ہے اشعرا انا ابن الذی سالت علی النجدة عینہ ہو فؤدت ربکف المصطفیٰ
 امیر المؤمنین فعدت کما کانت الاول امر ما ہو فیہ محسن کا عین و محسن ما ہو و
 معجزہ ۴۸ ہرگز نہ ترمزید اور یہی سنے روایت کی ہر کہ ابو قتادہؓ کے غزوہ فقیہ و مین تیر لگا جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول کے زخم پر آب دہن مبارک لگا دیا پس وہ بالکل اچھا ہو گیا
 معجزہ ۴۹ ہرگز نہ بقیہ نے سبھی بن خطیبہ سے روایت کی ہر کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی خدمت میں ایک لڑکے کو لایا کہ وہ جوان ہو گیا تھا اور کبھی اس نے بات نہ کی تھی یعنی خلقی کو نگاہ تھا
 سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ میں کون ہوں اس نے کہا کہ آپ رسول خدا ہیں
 معجزہ ۵۰ ہرگز نہ احمد اور یہی سنے اور ابن ابی شیبہ نے بن عباسؓ سے روایت کی ہر کہ ایک عورت
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئی ایک بیٹے کو لائی کہ اس سے جنون تھا جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور اس نے زور سے قے کی اولہ
 اور سکے بیٹ میں سے ایک چیز ناپنے لگے کتے سیاہ کے نکلے اور وہ اچھا ہو گیا

میری مدد کرے تو یہ مصیبت میرے اوپر پست ڈال حضرت انس کہتے ہیں کہ ہم لوگ وہیں موجود تھے کہ
 اس مژدے نے اپنے منہ سے کچرا کھولا اور راجھا ہو گیا اور منہ اور دوش کھانا سنا تھکھا یا ف معجزہ
 احیاء مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا کہ آپ کی امت کی ایک بوڑھی نے آپ کا نام کی برکت میں دیکھ کر
 معجزہ ۵۲ انہ نے یہی فی عبد اللہ بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی کہ جب ثابت بن قیس
 جنگ بامہ میں شہید ہوئے میں ان کے دفن میں حاضر تھا سو جب نکو قبر میں لکھ چکے ہم لوگ اونے
 سنا کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ابو بکر الصديق عمر الشہید عثمان البر الرحیم کچھ جوئے اور پھیر دیجھا
 کہ ویسے ہی مژدہ تھے جیسے بائین کرنے سے پہلے یہ بھی معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا کہ مژدہ
 نے زندہ ہو کے آپ کی رسالت کی اور خلفائے راشدین کی خلافت کی گواہی دی
 معجزہ ۵۳ انہ نے طلب فی اور ابو نعیم اور ابن مندہ نے نعمان بن بشیر سے روایت کی کہ مژدہ
 بن خارجہ نے جب فائز پائی اور کئی لغشوں کی ہوئی اور کئے گھر میں تھی اور عورتیں گرواؤ
 جلا رہی تھیں اور وقت درمیان مغرب اور عشا کا تھا سو انھوں نے کہا کہ جب یہ جیتا ہو
 پھر ان کے منہ سے کچرا کھولا تو اب انھوں نے کہا محمد رسول اللہ اکامین و خاتمة
 النبیین فی الکتاب الا قول یعنی محمد پیغمبر خدا کے امین ہیں اور آخر میں سب پیغمبرین کے موفق
 پہلی کتابوں کے یا لوح محفوظ کے پھر انھوں نے کہا صدق صدق یعنی سچ کہا رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے سچ کہا بعد اسکے انھوں نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان
 رضی اللہ عنہم کی تعریف کی بعد اسکے کہا اللہ علیک یا رسول اللہ ورحمة اللہ و
 بركاتہ بعد اسکے مژدہ ہو گئے جیسے کہ تھے یہ معجزہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل
 معجزہ سابقہ کے ہر مژدے نے زندہ ہو کے آپ کی رسالت کی شہادت دی اور خلفائے

معجزہ ۵۱ انہ نے

معجزہ ۵۲ انہ نے

کی خلافت میں انھوں نے مژدہ
 مژدہ ۵۴ انہ نے
 مژدہ ۵۵ انہ نے
 مژدہ ۵۶ انہ نے
 مژدہ ۵۷ انہ نے
 مژدہ ۵۸ انہ نے
 مژدہ ۵۹ انہ نے
 مژدہ ۶۰ انہ نے

کے دیکھنے سے اندھا کرو یا حضرت ابو بکرؓ سے کہنے لگی کہ تمہارے صاحب کہاں ہیں میں نے سنا ہے کہ میری
 بوجھ کر تمہیں میں سو قسم پر خدا کی جو میں اذیتیں پاتی تو یہ پتھر اون کے منہ میں مارتی اور یہ کہ کمر بھر گئی
 معجزہ ۹۱ انؓ نے ابو نعیمؓ اور طبرانیؓ نے حکم بن ابی عاصؓ سے روایت کی ہے کہ ہم چند کا فزون نے
 آپس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا وعدہ کیا کہ رات کو ایک ناکاہ آپکا پاؤں
 سو ایک جگہ ہم اسی انتظار پر کھڑے ہو رہے یہاں تک کہ آپ ہمارے قریب پہنچے سو ہم نے پیچھے سے
 ایک بڑی آواز سنی جس سے پہنچے گمان کیا کہ سارے ملک تباہ میں کوئی آدمی اس آواز کے
 صدے سے جیتا نہ بچا ہو گا پس ہم غش کھسکے گرے اور اتنی دیر بیہوش پڑے
 رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام سے نماز پڑھ کر اپنے دو لٹخا نے کو
 تشریف لے گئے بعد اسکے دوسری رات بھر ہم نے ویسا ہی قصد کیا سو جب آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم ہمارے متصل ہوئے اگر صفا اور مردہ ہمارے اور آپ کے درمیان میں حامل ہو گئے

باب چہم بیان معجزات عالم جنات میں

معجزہ ۹۲ بخاریؓ نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے کہ ایک روز زمین بتوں کے
 پاس حاضر تھا ایک شخص نے ایک گویا بتوں کی نذر کر کے فرج کیا ایک بت کے پیٹ سے
 آواز نہایت بلند نکلی کہ وہ کہتا تھا یا جلیلکم اے محمدؐ راجل فصیح یقول لا الہ الا اللہ
 یعنی اے مرد قوی ایک کام کی بات ہے ایک شخص نصیح کہتا ہوا لا الہ الا اللہ یعنی نہیں ہے کوئی قابل
 عبادت کے مگر اللہ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ لوگ یہ آواز سن کر جھاگ گئے میں نے ان سے کہا کہ یہ حقیقت
 اس آواز کی دریافت کروں دوسری بار بھی یہی آواز سنی جو کچھ بات نہ کر رہی کہ عینہ خبر سنی
 نسبت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ یہی میں یعنی لا الہ الا اللہ تفتین کرتے ہیں
 معجزہ ۹۳ بیہقیؓ اور نسائیؓ نے روایت کی ہے کہ جب خالد بن الولیدؓ نے حکم آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم عمارت عترے کو ٹھہا دیا وہاں ایک کالی عورت نکلی گئی بال سنیاں کیے
 ہوئے اور اپنے سر پر ہاتھ رکھ کے چیخنے لگی حضرت خالدؓ نے اس کو تلووار سے دوڑ کر مار دیا

معجزات متعلق جنات
 باب چہم بیان معجزات عالم جنات میں
 معجزہ ۹۱
 معجزہ ۹۲
 معجزہ ۹۳

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آگے اس قہقے کو میان کیا آپ نے فرمایا کہ عزی وہی تھی اب کبھی اسکی عبادت نہوگی ف عزی ایک رخت نکھایا تین درخت تھے سو اس پر عمارت بنائی تھی اور مشرکین اسے پوجتے تھے اوس درخت میں سے آواز زین سنائی دیتی تھیں اور عبادت اوسکی عبادت کا ایک روح خبیثہ از قبیل شیاطین تھی کہ اوسکی سب سے آواز زین و مان سے ہوتی تھیں برکت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ روح خبیثہ صورت پر کہ کہہ کر دہوئی حضرت خالد بن ولیدؓ نے اسے قتل کیا سو آپ نے فرمایا کہ اصل عزی وہی تھی اوسکی منگو ہے اور ان فرشتوں کی پر ہوتی تھی اب نہ جو بارگاہی تو اوس تنجانے کی خبر بالکل قطع ہو گئی اب عبادت عزی کی کبھی نہ ہوگی

معجزہ ۱۶۴ انہوہ بقی نے دلائل النبوة میں ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے ملے میں فرمایا کہ جسکا جی تم میں سے جنون کے دیکھنے کو چاہے سو آج رات کو حاضر ہوا بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ سو ا میرے اور کوئی حاضر ہوا آپ مجھے ساتھ لیکر چلے یہاں تک کہ جب ملے کی بلند جانب پہنچے آپ نے اپنے پاس مبارک سے ایک خط میرے واسطے کھینچا اور فرمایا کہ اسی میں بیٹھے رہو اور آپ تشریف لے گئے اور ایک جگہ کھڑے ہو کر کلام اللہ پڑھنا شروع کیا سو آپ کو ایک جماعت کثیرہ نے گھیر لیا اور سیر اور آپ کے میدان میں جا مل ہو گئی اور بیٹھے سنا کہ جنون نے آپ سے کہا کہ کون گواہی دیتا ہے کہ تم پیغمبر خدا ہو ورنہ ان ایک رخت متصل تھا آپ نے فرمایا کہ اگر یہ درخت گواہی دے تو تم مانو گے اور انھوں نے کہا کہ پھر آپ نے اوس روح رخت کو بلایا اور اوس درخت نے گواہی دی تب وہ سب جن ایمان لائے

معجزہ ۱۶۵ انہوہ البغیم نے دلائل النبوة میں روایت کی ہے کہ ابن مسعودؓ سے کہو گون نے پوچھا کہ تم جس رات جن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے آپ کے ساتھ تھے اور انھوں نے کہا کہ ان مدینے میں ایک ایک آدمی ایک ایک شخص کو اہل محضہ میں سے رات کا کھانا کھلانے لگیا اور مجھے کوئی نہ لگیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہو کے گذرے اور مجھ سے پوچھا کہ تمھیں کوئی کھانا کھلانے نہ لگیا میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا

۱۶۴
۱۶۵

۱۶۵
۱۶۴

ایسی بات سے کاجسکا جاننا ضروری یہ پیغامِ خدا کے بھیجے ہوئے لائے ہیں حق جو خدا نفاذ فرمائے
تو اوپر ایمان لانا کہ کچھ تو ایسی آگ کی گرمی سے کہ شعلہ مارتی ہو اور لکڑیوں کی جگہ اوسمیں تھیں جل کر
جاتے ہیں باذنِ کتنا ہر کہ میں یہ آواز سن کر بہت متعجب ہوا اور دوسری بار ایک نئی بجایا دیکھا سو اور
آواز پہلی بار سے واضح سنی کہ کوئی کتنا ہر اشعارِ بجا ترجمہ ہر آوازِ نازن سن تاکہ خوش ہو تو نیکی
ظاہر ہوئی اور بدی چھپی ایک نبی قومِ مُضر سے پیدا ہوا اللہ تعالیٰ کا دین لیکر سو تو چھوڑ دے
تجھ کے تراشے ہوئے کو تاکہ دوزخ کی آگ سے سلامت رہے باذنِ کتنا ہر کہ اوس وقت سے میں بیچ
ملاش اس مغیر کے تھا کہ قومِ مُضر سے مبعوث ہوا ہر ایک منافقِ حجاز سے آیا مینے اوس سے پوچھا
کہ وہاں کی کیا خبر ہے اونھوں نے کہا کہ ملکِ تہامہ میں ایک شخص پیدا ہوا ہے میں کہ نام اونا احمد
وہ اپنے تئیں خدا کا بھیجا ہوا کہتے ہیں میں سمجھا کہ اوس آواز سے آپ ہی مراد ہیں سواری
اور اسبابِ آمادہ کر کے مکہ کی طرف روانہ ہوا آپ کی صورت دیکھتے ہی دل میں داخلِ اسلام ہوا
اور میں مسلمان ہو گیا آپ نے کہا کہ کچھ اور بھی تمھارا مطلب ہر مینے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم میرے تین مطلب ہیں اول یہ کہ میں شامی ہوں شوقِ باجے اور شراب اور زنا بازی کا
بہت رکھتا ہوں دوسرے یہ کہ ہمارے ملک میں تختِ بہت ہر قسماً کے میرے اولاد و زمین ہر مجھے اولاد
کی تمنا ہر آپ ان تین باتوں کے لیے دعا فرمائیے آپ نے فرمایا کہ اتنی بے راگ و راجے کے اسے
توفیقِ قرأتِ قرآن کی دے اور بدلے حرامِ عورتوں کے حلالِ عورتیں مل جائیں اور شرم و حیا
اور اولاد بھی عنایت کر باذنِ کتنا ہر کہ خدا ہی تعالیٰ نے وہ عیبِ بچھ سے دور کیے اور ملکِ بڑا آباد
اور سرسبز ہو گیا اور چار عورتیں خوبصورت سے نکاح میں آئیں اور حبان بنِ نازن شایاں اوس کے بھائی تھے
مجھے اے نبیؐ ہزار اور ابو نعیم اور ابنِ سعید نے جو عجیب ترین طعنے سے روایت کی ہر کہ قبلِ بعثت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم اکایت کے پاس موضعِ بواہ میں بیٹھے تھے اور ایک لڑک
انسان اوشعہ بنِ حسان نے انھیں کہنا دیا کہ اے محمدؐ ہر بواہ میں موجودہ وہاں دوزخ کا ایک پہاڑی

میں نے اس سے پوچھا کہ اوس شخص کا نام کیا ہے تو فرمایا کہ اوس شخص کا نام احمد ہے

عالم جنات میں
بن لونی
افغانی
عالم جنات میں
بن لونی
افغانی
عالم جنات میں
بن لونی
افغانی

ہو گئے اور کھرجون کا جاتا ناگ کے شعلوں سے وہ مارے جاتے ہیں تو جامعہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول رب العالمین کے پاس اور اسلام لا تھیں کہتے ہیں کہ جب صبح ہوئی اور میں ناگ سے روانہ ہوا ایک شہر میں پہنچا اور آگے ایک راہب کے یہ قصہ بیان کیا اور سنے کہا کہ انہوں نے سچ کہا کہ ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حرم سے نکلیں گے اور دوسرے حرم کو عجب تر کریں گے اور وہ پیغمبر سب پیغمبروں سے افضل ہیں تو جلدی سے اونکی خدمت میں پہنچا

معجزہ ۱۵ ابو نعیم نے بخاریہ ضعیفی سے روایت کی ہے کہ ہم ایک بت کے پاس گئے تھے ایک بارگی اوس کے پیٹ میں سے آواز آئی کہ جن جو خبریں آسمانی جو رہا لاتے تھے سو یہ بات جاتی رہی اب ستاروں سے جنوں کو مارتے ہیں بسبب ایک نبی کے کہ میں پیدا ہوں سے ہین نام اونکا احمد ہے اور جاتے ہوت اونکی شریک ہے حکم کرتے ہیں نماز کا اور روزے کا اور نیکو کاری اور اقارب سے سلوک کرنے کا ہم سب یہ آواز سنتے ہی اودھ کھڑے ہوئے اور پیغمبر کی تفتیش کی لوگوں نے کہا سچ ہو گئے میں ایک پیغمبر پیدا ہوں سے ہین کہ نام اونکا احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے

معجزہ ۱۶ ابو نعیم اور ابن جریر اور طبرانی وغیرہ محدثوں نے باسانید متکثرہ و طرق متعددہ عباس بن مرداس سے کہ ایک سردار مشہور سرداران عرب میں سے تھا روایت کی کہ کو میرے باپ نے بوقت وفات واسطے عبادت ایک بت کے کہ اوسکا نام ضار تھا وصیت کی تھی اور کہا تھا کہ اگر تھیں کوئی مشکل پیش آوے تو اسی بت کی طرف رجوع لائو ایک دن میں محل کو شکار کے واسطے گیا تھا اور ایک درخت کے سائے تلے دو پہر کے وقت آرام کے لیے بیٹھا تھا اود میرے ساتھ جو نوکر اور رفقاء تھے وہ بھی درختوں کے سایہ میں ٹھہرے تھے کیا بارگی مینے دیکھا کہ ایک شتر مرغ سفید جیسے روئی کا گا لہا ہوا پر سے اوتر اود اوس شتر مرغ پر ایک مرد بیٹھ کر نورانی سوار ہوا اوسنے مجھ سے کہا کہ اے عباس بن مرداس کچھ جانتا ہے کہ آسمان کو چوکیا ہے تو

۱۰۵

۱۰۵

عبداللہ بن عباس بن مرداس سے روایت ہے کہ ایک شتر مرغ سفید جیسے روئی کا گا لہا ہوا پر سے اوتر اود اوس شتر مرغ پر ایک مرد بیٹھ کر نورانی سوار ہوا اوسنے مجھ سے کہا کہ اے عباس بن مرداس کچھ جانتا ہے کہ آسمان کو چوکیا ہے تو

یہ

جن کا آسیب ہوتا ہو جلہ شفا پاتا ہو اور ملک غور میں جسے آسیب ہوتا ہو اکثر ہلاک ہو جاتا ہے
معجزہ ۸۱ حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کی کہ ایک بار ہم مساجد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر میں تھے اور آپ یکدرخت چھوڑے کے تلے بیٹھے تھے کیا بارگی ایک
بڑے سانپ کالے لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف قصد کیا گو کون نے جانا کہ اوسے
مار ڈالیں آپ نے فرمایا کہ اسے آنے دو یہاں تک کہ متصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہنچا اور
اپنا سر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کان کے سوراخ میں لے گیا پھر آپ نے اوسکے کانوں کے پاس
مستعمل لیمبا کے کچھ فرمایا بعد اوسکے وہ سانپ غائب ہو گیا گو یا کہ زمین اوسے نکل گئی جسے کہا کہ یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سانپ کو آپ نے اپنے کانوں کے متصل پہنچنے دیا ہمیں بہت ڈر غالب
ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ جانور تھا جن تھا کہ جنوں کا بھیجا ہوا یا تھا فلاںی سورت میں سے کچھ
آیتیں بھول گیا تھا ادن آیتوں کی تحقیق کے لیے جنوں نے اوسے بھیجا تھا تم لوگوں کو دیکھ کر
سانپ کی صورت بن کر وہ آیتیں پوچھ گیا اور جا کر کہتے ہیں کہ بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سوار ہوئے اور راہ میں ایک گاؤں میں پہنچے اوس گاؤں کے آدمی خبر آپ کے آمد کی سن کر
باہر گاؤں کے منتظر تھے جب آپ وہاں پہنچے تو اونھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اوس گاؤں میں ایک عورت فوجوان ہوا دس ایک جن عاشق ہوا ہوا دس
آچھا ہونہ کھاتی ہر قیمتی ہر قریب ہو کہ ہلاک ہو جاوے جا کر کہتے ہیں کہ میں نے اوس عورت کو
دیکھا بہت خوبصورت تھی جیسے جاند کا کلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسے بلا کر فرمایا کہ
اگرچہ تو جانتا ہو کہ میں کون ہوں محمد رسول خدا ہوں اس عورت کو چھوڑ دے اور چلا جا کہ یہ
فرماتے ہی وہ عورت ہشیار ہو گئی اور نقاب منہ پر کھینچ لیا اور مردوں سے شرم کرنے لگی اور بالکل صدمہ ہو گئی

باب پانچواں بیان حجرات عالم علوی یعنی آسمان اور ستاروں میں

معجزہ ۸۲ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَفَذَرْتِ السَّاعَةَ وَالنَّشْأَةَ الْآخِرَةَ وَإِنْ يَوْمَ آيَةِ
يَوْمِ تَوَدَّ أَنْ يُقَاتِلُوا فَكَيْفَ يُقَاتِلُونَ تَفْسِيرُ أَفَذَرْتِ السَّاعَةَ تَزِيدُ قِيَامَتَ دَ

یہ

کہ ہرگز تو تمہارے اور ہر مہر کا یہ بات تو نہیں ہو سکتی کہ سارے زمین والوں پر سحر ہو اور
 شہر و اسے لوگ جو تمہارے یا ان آدمیوں سے ہم حال ہو چھو سو اور آفاق کے آسنے
 والوں سے ہو چھا سمجھوں نے بیان کیا کہ مجھے بھی چاند کا شوق ہو نہاد کچھ فتنے و فتنوں
 اس معجزے پر دو اعتراض کیے ہیں ایک یہ کہ آسمان اور ستاروں میں خرق و التیام محال ہے
 پھر چاند کیسے چھٹ گیا اور دوسرا کہ اگر یہ امر واقع ہو تا تو اور اقلیم کے لوگ بھی دیکھتے
 اور اپنی تواریخ میں نقل کرتے تو یہ دونوں اعتراض یہودہ میں اعتراض اول کا یہ جواب
 ہے کہ موافق مذہب اہل اسلام کے آسمان اور ستاروں میں خرق و التیام ہرگز محال
 نہیں تیسرے میں آسمان اور ستارے سب پاش پاش ہو جائیں گے چنانچہ لفظ قطع
 آیات قرآنی و احادیث نبوی اس باب میں مشتمل و درمہین اور موافق تو اعدا حکمت کے
 بھی یہ بات باطل ہے حکماء انگلستان نے جو فیسداغورس کی ہئیت کی کمال تشریح اور
 ترمیم کی ہے صاف ثابت کیا ہے کہ سب تار و کثیف مثل زمین کے ہیں اور سب قابل کوئی منسا
 اور خرق و التیام کے ہیں اور حکماء مشائین نے جبکہ مذہب امتناع خرق و التیام فلکیات
 ہر کوئی دلیل اس بات پر قائم نہیں کی کہ سب افلاک اور کواکب میں خرق و التیام نہیں ہو سکتا
 بلکہ صرف فلک الافلاک کی امتناع خرق و التیام پر دلیل کہ ان کے اصول بے سر و پایہ ہوتے
 ہر قائم کی ہو چنانچہ صدر شیرازی نے شرح ہدایت حکمت میں دو جگہ یہ بات ذکر کی ہے پس چاند کا
 امتناع خرق موافق مذہب مشائین کے بھی ثابت نہیں اور دوسرے اعتراض کا یہ جواب ہے
 کہ یہ بات غلط ہے کہ اور اقلیم والوں نے نہیں دیکھا اور نقل نہیں کیا زیادہ وقوع میں کافران
 قریش نے اور اہل اقلیم سے جو حال شوق القمر کا دریافت کیا تو سمجھوں نے مشاہدہ اوسکائی
 کیا چنانچہ کتب معتبرہ احادیث میں مذکور ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرشتہ میں ہر کونے کا ایک راہ نے
 مسلمانوں کی زبان پر قصہ شوق القمر کا سنا اور اپنے برہمنوں سے ان سالوں کے حالات
 میں کہ جو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اس قصے کو تلاش کر آیا سو برہمنوں نے

کتا بونین دیکھ کر اوسکی تقدیر میں کی اور وہ راجہ مسلمان ہو گیا اور رسولِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھا ہر
 کشتہ و مار کہ متصل و دریا سے چنبیل صوبہ مالوہ میں واقع ہر وہاں کا راجہ اپنے محل کی چھت پر
 بیٹھا تھا کیا بارگی اوسنے دیکھا کہ چاند و لکڑے ہو گیا اور پھر مل گیا اوسنے اپنے ہاتھ کے پڑاؤ
 استفسار کیا اور پھر نے کہا کہ ہماری کتاب بونین لکھا ہر کہ ایک پیغمبر عرب میں پیدا ہوں گے اوسکے
 ہاتھ پر معجزہ شق القمر ظاہر ہوگا چنانچہ راجہ نے ایک بیچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور
 بھیجا اور ایمان لایا اور آپ نے اوسکا نام عبداللہ رکھا اور قبر اوس راجہ کی اوس شہر کے باہر ایک
 نریارنگاہ ہر فقط اور مولانا رفیع الدین صاحب نے اپنے رسالہ شق القمر میں بھی اس قصے کو
 تاریخ فضلی سے نقل کیا ہر اور نام اوس راجہ کا راجہ بھوج لکھا ہر اور دوسرا جواب یہ ہر کہ یہ
 معجزہ بوقت شب بہت رات گئی واقع ہوا تھا اور پھر ٹہری دیر تک ٹھہرا تھا یہاں تک کہ
 حاضرین نے اوسے بخوبی مشاہدہ کر لیا کچھ بہرہ و بہرہ نہیں ٹھہرا تھا اور عادت لوگوں کی
 رات میں یہ ہر کہ مسقف مکان میں بیٹھتے ہیں اور ہر شخص کی نگاہ آسمان پر نہیں ہوتی اور
 مانند خسوف و کسوف کے پہلے سے اس امر کا انتظار بھی نہیں تھا کہ لوگ خیال رکھتے اور چاند کو
 دیکھا کرتے اور بہت سی جگہ پر چاند اوسوقت تک موافق قاعدہ ہئیت کے نکلا بھی ہوگا لیکن
 اوسوقت تک وہاں دن ہوگا اور بہت شہر و زمین اوسوقت چاند ابر میں اور برف میں چھپا
 ہوگا پس اکثر اہل اقلیم کا اس معجزے کو نہ دیکھنا اور اپنی کتاب بونین نقل نہ کرنا موجب تکریب
 اس معجزے کا نہیں ہو سکتا تو ریت میں لکھا ہر کہ حضرت یوشع علیہ السلام کے لیے آفتاب
 ٹھہر گیا اس قصے کو بھی کسی اہل تواریخ نے نقل نہیں کیا حالانکہ وہ معاملہ دن کا تھا جس طرح
 اوسکی نقل کرنے سے اوسکی تکریب لازم نہیں آتی اسی طرح معجزہ شق القمر اگر اور اہل تواریخ
 نے نقل نہیں کیا تو اس سے تکریب اس معجزے کی لازم نہیں آتی بلکہ اسمین عدم لزوم تکریب
 کا سبب ہر نے معاملہ شق القمر کے بطریق اولیٰ ہر مولانا رفیع الدین صاحب کا ایک سطر لکھا
 دفع اعتراضات معجزہ شق القمر میں اسمین بہت شرح و بسط سے شبہات متفکرین کو دفع کیا

پیدا ہوئے سینے دیکھا کہ سارا گھر نور سے بھر گیا اور سینے دیکھا کہ ستارے
تسرب ہو گئے تھے اور لٹک آئے تھے یہاں تک کہ سینے گمان کیا کہ اب یہ گڑبڑ
معجزہ ۱۸۵ سترہ بیقی اور صابونی اور خطیب اور ابن عباس نے عباس بن عبد المطلب
سے روایت کی ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باعث میرے اسلام لائے گا ایک
علامت آپ کی نبوت کی ہوئی کہ میں نے آپ کو مدین یعنی منڈولے میں دیکھا کہ آپ چاند کی
طرف اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے سو جہر آپ اشارہ کرتے تھے اور دوسری چاند چھک
جاتا تھا آپ نے فرمایا کہ میں اوس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور وہ
مجھے رونے سے باز رکھتا تھا اور میں اوسے گرنے کی آواز سنتا تھا جبکہ وہ عرش کے تلے سجد
کے واسطے گرتا تھا صابونی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے باب معجزات میں

باب چھٹا بیان معجزات عالم بساط امن یعنی آب و آتش و باد و خاک میں
اور اس باب میں چار فصلیں ہیں فصل اول معجزات متعلقہ بعنصر خاک فصل دوم معجزات متعلقہ
باب فصل سوم معجزات متعلقہ باتش فصل چہارم معجزات متعلقہ ہوا

فصل اول معجزات متعلقہ بعنصر خاک

معجزہ ۱۸۶ صحیحین میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا بیچھا کیا سراقہ
بن مالک نے سو سینے اوسے دیکھ کر کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایک شخص نے
آ لیا آپ نے فرمایا لا تحزن ان الله معنا یعنی غم مت کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر آپ
سراقہ کے لیے بدو عاکی سوا سکا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین میں گھس گیا اور اوسے کما
کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم دونوں صاحبوں نے میرے لیے بدو عاکی اب دعا کرو کہ میں
نجات پاؤں اور میں قسم کھاتا ہوں کہ تمہارے طلب کرنے والوں کو میں بھیروں گا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے نجات کے لیے بدو عاکی سوا اوسے نجات پائی اور کچھ گیا اور
جو کوئی اوسے ملتا تھا اوسے بھی دیتا تھا اور کہہ دیتا تھا کہ ادھر کوئی نہیں ہے انتہی

ف میجرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل اس معجزے موسیٰ کے ہر کہ ساتھ فارون کے واقع ہوا تھا کہ زمین نے باطاعت موسیٰ فارون کو خسف کر لیا اور قصہ اس کا بیضاوی وغیرہ کتب تفسیر میں اس طرح پر لکھا ہے کہ فارون اکثر حضرت موسیٰ کو ایذا دیا کرتا تھا اور حضرت موسیٰ بسبب قربت اس کی کہ چچا زاد بھائی آپ کا تھا دگر ذکر کرتے تھے یہاں تک کہ حکم نزوۃ نازل ہوا اور حضرت موسیٰ نے اس سے کہا کہ تو ہمارے درمیان سے ایک ہی درم اور اگر اس نے جو حساب کیا تو اس کے بھی بہت روپے ہوئے پس اس نے قصد کیا کہ حضرت موسیٰ کو مجمع بنی اسرائیل میں کچھ تہمت لگائے تاکہ وہ بے اعتقاد ہو جائیں اور ایک فاحشہ عورت کو بہت سال دیا تاکہ وہ حضرت موسیٰ کو تہمت لگا دے عید کے دن حضرت موسیٰ خطبے میں مخطوبان کو مخاطبے سے سو آپ نے کہا کہ جو کوئی چوری کرے اس کے ہاتھ ہم کاٹ ڈالیں گے اور جو کوئی زنا کرے اور کھاج اور کھانا ہوا اس کے دے لگا دیں گے اور جو کوئی زنا کرے اور اس کا کھاج ہوا ہو تو اسے ہم سنگسار کریں گے فارون نے کہا جو تھے ہی ایسی حرکت کی ہوا آپ نے فرمایا جو بیٹے ایسی حرکت کی ہو تو مجھ پر بھی ایسی ہی سزا لازم ہے فارون نے کہا کہ نبی اسرائیل کہتے ہیں کہ تم نے فلاں عورت سے زنا کیا حضرت موسیٰ نے اس عورت کو بلوایا اور خدا کی قسم دیکر کہا کہ تو سچ کہہ دے کہ فارون نے مجھے مال دیا ہر اس واسطے کہ میں آپ کو تہمت لگا دوں تب حضرت موسیٰ نے جناب الہی میں تجاہد کر کے فارون کی تکایت کی اللہ جل جلالہ نے وحی بھیجی کہ زمین کو جتنے تھا رہا تابع کیا جو چاہو سو اس سے حکم دو حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اے خداوندیہ اپنے اوزار زمین بکرا سے زمین نے گھٹنوں تک اسے گھل لیا پھر آپ نے فرمایا کہ خدیجہ پھر زمین اسے کتر تک گھل گئی پھر آپ نے فرمایا کہ خدیجہ اوس زمین نے گردن تک فارون کو گھل لیا پھر کہا خدیجہ زمین نے بالکل فارون کو دھنسا لیا اور جب سے زمین نے فارون کو دھنسا نا شروع کیا وہ کمال زاری اور عاجزی حضرت موسیٰ سے کرتا رہا مگر حضرت موسیٰ نے اس پر کچھ رحم نہیں کیا اسی جہت سے وحی الہی نازل ہوئی کہ اے موسیٰ تم سے فارون نے

اتنی زاری اور عاجزی کی اگر میری جناب میں ایجا بھی دعا کرتا تو میں قبول کر لیتا پھر ہی انہی
 نے کہا کہ موتے اے قارون کو اس واسطے ہلاک کیا کہ اسکا مال آپ لے لیوں پس حضرت موسیٰ
 نے دعا کی جناب الہی میں اور قارون کا گھر اور مال بھی خسف ہو گیا انتہی ف جناب سوا اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے جو معجزہ مذکور الصمدہ مثل معجزہ حضرت موسیٰ کے ظاہر ہوا اور میں
 ایک طرح کی فضیلت آپ کی حضرت موسیٰ پر واضح ہوتی ہے اور ظہور شان رحمت اوس سے
 عیاں کہ اس وقت جب آپ کی خدمت میں تصریح اور زاری کی تو آپ نے اوسے نجات دی بلکہ واسطے
 دو اہم کے نامہ امان اوسے لکھ دیا چنانچہ صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہوا اور حضرت موسیٰ
 تصریح اور زاری قارون پر کچھ التفات نکلیا اللہم صل علی نبی الرحمة وارحمنا ببرکاتہ
 معجزہ ۱۸۶ قال اللہ تعالیٰ اذ ما رمیت اذ رمیت و لکن اللہ راہی یعنی
 نہیں پھینک ماری تھے اور محمد جبکہ پھینک ماری ایک مٹھی خاک اور کنکریاں بجانب شکر
 کفار کو وہ خاک سب کی آنکھوں میں ہو چکی اور اوسکا پھینک مارتے ہی صورت شکست
 کافروں پر نمود ہوئی مگر اللہ نے پھینک ماری تھی یعنی یہ اثر نمایان تمہاری اوس مشیت خاص
 سے سبب ہماری تائید کے ہوا انتہی اور یہ معجزہ غزوہ بدر میں واقع ہوا چنانچہ بیقی اور
 ابن جریر اور ابن منذر نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم جب بدر میں اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض معروض کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ اے
 رب اگر اس جماعت مسلمانوں کو تو ہلاک کر ڈالے گا تو پر دہ زمین پر کوئی تیرا عبادت
 کرنے والا نہ رہے گا سو حضرت جبریلؑ نے آپ سے کہا کہ ایک مٹھی خاک لو آپ نے ایک مٹھی
 خاک کافروں کے منہ پر پھینک ماری سو ہر کافر کی آنکھوں میں اور منہ اور تھونہیں ہو چکی
 سو انھوں نے پشت دی اور بھاگے اور آپ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ کفار
 کو سو آہن میت کے اور کچھ مسودہ جیسا سو اللہ تعالیٰ نے قتل کیے سروران قریش
 میں سے جس قدر قتل کیے اور اسیر کیے جتنے اسیر کیے اور اسی قصے میں ادتری یہ آیت

۱۸۶

آرمیوں نے پانی پیا اور وضو کیا حضرت جابرؓ سے پوچھا گیا کہ تم سب کتنے آدمی تھے اور کھول سنہ
 کہا کہ اگر لاکھ آدمی ہوتے تو کفایت کر جاتا ہم پندرہ سو آدمی تھے ف حضرت موسیٰ سے
 جو یہ معجزہ صادر ہوا تھا کہ اول کے حصہ مارنے سے پتھر میں سے چشمے جاری ہوئے تھے
 اوسکی نسبت یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ ہر اس واسطے کہ پھر ایسی چیز ہو کہ اوس
 سے پانی نکلتا ہر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہُوَ دَانَ مِنَ الْجَارِ لَمَّا يَنْفَعُ مِنْهُ اُكَاثُكَ اَوْ يَضُرُّ لِعِصِي
 پھر ایسے ہیں کہ اونہیں سے نہرین جاری ہوتی ہیں دَانَ مِنْهَا لَمَّا يَشْقُوقُ فَيُخْرِجُ
 مِنْهُ اَمَّا اُوْءُ لِيَعْنِے اور بعضے پتھر پھٹ جاتے ہیں اور اونہیں سے پانی نکلتا ہے
 بخلاف گوشت و پوست کے پس انمشتان مبارک سے پانی کا نکلنا بہت عجیب ہے
 معجزہ ۱۹۲ صحیح بخاری میں براہین عازب سے روایت ہو کہ ہم چودہ سو آدمی تھے
 میں ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے حدیث یہ اک کنا ہے اوسکا پانی ہم سب
 لوگوں نے کھینچ لیا اوسمیں ایک قطرہ باقی نہ رہا پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی
 آپ اوس کنوے پر تشریف لے گئے اور اوسکے کنارے پر بیٹھے اور ایک برتن میں پانی ننگو کر
 وضو کیا اور بعد اوسکے کلی کی اور دعا کی اور اوس پانی کو کنوے میں ڈال دیا اور فرمایا کہ ایک
 ساعت اسے چھوڑ دو سو اوس کنوے میں اتنا پانی ہو گیا کہ سارے لشکر کے آدمی اور جانور
 اوس سے سیراب ہو کر پتے رہے کوچ کے دن تک ف پہلی حدیث میں جابرؓ نے حدیث یہ میں
 پندرہ سو آدمی کہے تھے اور اس حدیث میں براہین عازب نے چودہ سو آدمی بیان کیے سو
 اول دو وزن بیا نو نہیں مخالفت نہیں ہر آدمی چودہ سو سے زیادہ تھے اور پندرہ سو
 کم اس سبب حضرت جابرؓ نے پندرہ سو کہے اور حضرت برداؓ نے چودہ سو دونو کا بیان
 بطور تخمین کے کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیث یہ میں بیش میں رہے تھے
 معجزہ ۱۹۳ صحیح بخاری میں عمران بن حصینؓ سے روایت ہو کہ ایک سفر میں لوگوں نے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے تشنگی کی تکامیت کی اور آپ اور تر پڑے اور حضرت علیؓ اور ایک

اور شخص کو بلا کر فرمایا کہ جاو پانی تلاش کر لاو وہ گئے اور اربعین ایک عورت ملی کہ اوسکے پاس دو بڑی مشک بانی تھا سو اسے مع پانی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے آئے اور آپ نے ایک برتن منگوایا اور اون دونوں مشکوں کے منہ کھول کر اوس برتن میں پانی ڈالا اور لوگوں کو بکھیر دیا کہ پانی پیو عمران کہتے ہیں کہ ہم چالیس آدمیوں نے کہ پیاسے تھے خوب ارب پیکر بانی پیا اور برتنی مشکیں اور برتن ہمارے ساتھ تھے سب بھر لیے اور قسم خدا کی کہ اگر عورت کی وہ دونوں مشکیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ نسبت سابق کے اور بھی زیادہ بھگینیں

معجزہ ۱۹۴ صحیحین میں انس رضی سے روایت ہے کہ آپ زور آئیں کہ ایک جگہ قریبینے کے ہر تشریف رکھتے تھے ایک برتن بانی کا آپ کے سامنے لائے آپ نے دست مبارک اوس برتن میں رکھ دیا اور آپ کی انگلیوں میں سے پانی چشتے کے مانند نکلنے لگا اور سب لوگوں نے وضو کر لیا تین سو آدمی یا تیرہ تین سو آدمی کے تھے

معجزہ ۱۹۵ صحیح بخاری میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم لوگ ظہر و عصر کی برکت سمجھتے تھے اور تم لوگ معجزات کو ڈرانے کے لیے سمجھتے ہو اور اربعین نے کہا کہ ہم سمجھتے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر میں تھے سو پانی کم رہ گیا آپ نے فرمایا کہ کچھ بجا ہوا پانی لے آؤ ایک برتن میں تھوڑا سا پانی لائے آپ نے دست مبارک اوس برتن میں ڈالا اور فرمایا کہ لو پاک کرنے والے مبارک اور اللہ کی برکت کو ابن مسعود کہتے ہیں کہ بالتحقیق میں نے دیکھا کہ بانی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں میں سے جوش مارتا تھا اور تحقیق ہم سنا کرتے تھے تبیع طعام کی کھانے کے وقت ف اس حدیث میں دو معجزے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہوئے ایک بانی کا اچلی انگشتان مبارک سے غلغلہ و اصحاب کا کھانے کی تسبیح سننا

معجزہ ۱۹۶ صحیح مسلم میں حضرت ابوقتاہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں لوگوں سے فرمایا کہ تم آج دن ڈھلے اور رات بھر چلے رہو اور کل تمہیں پانی ملیگا انشاء اللہ تعالیٰ سو لوگ چلے ہوئے چلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

معجزہ ۱۹۵ صحیح بخاری میں انس رضی سے روایت ہے کہ آپ زور آئیں کہ ایک جگہ قریبینے کے ہر تشریف رکھتے تھے ایک برتن بانی کا آپ کے سامنے لائے آپ نے دست مبارک اوس برتن میں رکھ دیا اور آپ کی انگلیوں میں سے پانی چشتے کے مانند نکلنے لگا اور سب لوگوں نے وضو کر لیا تین سو آدمی یا تیرہ تین سو آدمی کے تھے

معجزہ ۱۹۶ صحیح مسلم میں حضرت ابوقتاہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں لوگوں سے فرمایا کہ تم آج دن ڈھلے اور رات بھر چلے رہو اور کل تمہیں پانی ملیگا انشاء اللہ تعالیٰ سو لوگ چلے ہوئے چلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

آدمی ماتنگ چکر راہ سے علی و ہو کر اوتر پڑے اور اس حرکت فرمائی اور ارشاد کیا کہ ناز کا خیال رکھو یعنی سب مت سو جائیو کہ ناز صبح کی جاتی رہے سو سب سو گئے اور سب پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جا گئے کہ آپ کی پشت مبارک پر دھوپ آگئی تھی بعد اسکے آپ نے حکم دیا کہ سوار ہو اور چلو اور ہم سب سوار ہو کر چلے یا تھک جب آفتاب بلند ہوا آپ اوترے اور ایک بڑا لوٹا میرے پاس تھا اور اوس میں تھوڑا سا پانی بھی تھا سو آپ نے منگو کر اوس سے وضو فرمایا اور درمیانی وضو کیا یعنی پانی کم خرچ کیا تھوڑا سا پانی اوس لوٹے میں بچا ہوا آپ نے مجھ سے ارشاد کیا کہ اس پانی کو احتیاط سے رکھو اسکا ایک حال ہو گا بعد اوس کے بلا لائے اذان کہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں سنت کی پڑھ کر قضا سے فرض فجر پڑھی یعنی جماعت اور آپ سوار ہوئے اور ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ سوار ہوئے جب بن زیادہ چڑھا اور گرمی ہوئی سب لوگوں نے کہا کہ ہم پیاس کے مارے جاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ کعبہ امت اور وہ لوٹا منگوایا اور پانی اوس لوٹے سے ڈالنا شروع کیا اور ابوقت اٹھنے پہلانا شروع کیا سب لوگ ہجوم کر آئے اور ایک دوسرے پر گرنے لگے آپ نے فرمایا کہ گھبراؤ مت تم سب سیراب ہو جاؤ گے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانی ڈالتے جاتے تھے اور میں پانی پلاتا جاتا تھا یہاں تک کہ سب لوگوں نے پیا اور سیراب ہو گئے اور سوا میرے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی باقی نہ رہا آپ نے میرے لیے پانی ڈالا اور فرمایا کہ پیو میں نے کہا کہ آپ پہلے پیو میں پیو چکا آپ نے فرمایا کہ ساقی کو سب سے پیچھے پینا چاہیے سو میں نے پیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور سارے لشکر کے آدمیوں نے خوب سیراب ہو کر پیا

معجزہ ۱۹۰ بی بی اور عا کم نے حضرت عمر رضی سے روایت کی ہے کہ ایک سفر جہاد میں لوگوں کو پیاس کی تکلیف پہونچی حضرت عمر رضی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ جناب اُمّی میں واسطے پانی کے دعا فرمائیں آپ نے دعا کی اسی وقت ایک ابراہیم اور ابراہیم کہ لوگوں کی حاجت پوری ہو گئی ف بعضہ شاربان حدیث نے لکھا ہے کہ یہ معجزہ غزوہ بدر میں

واقع ہوا اور سورہ انفال میں آیہ دُنِیْلَ عَلَیْکُمْ مِنَ السَّامِ کہ مَاءٌ لَّیَطْفِقُ کُنْہِ اِیسی کیطافہ اشارہ ہر
 معجزہ ۱۹۸ ہر مہر بیقی نے الش سے روایت کی ہر کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا
 بجا ہوا یا پانی مُتْبَا کے کنوے میں ڈال دیا سو اس کنوے میں اس شربت سے پانی ہو گیا کہ کبھی کم نہ ہوا
 معجزہ ۱۹۹ ہر ابونعیم نے دلائل النبوة میں روایت کی ہر کہ آنحضرت نے آب ہن مبارک اللہ تعالیٰ
 مالک کے گھر کے کنوے میں ڈالا اور اس کنوے کا پانی ایسا میٹھا ہو گیا کہ سارے گھر کے پانی میں ایسا میٹھا پانی
 معجزہ ۲۰۰ ہر ابن ماجہ نے روایت کی ہر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ڈول بھرا ہوا
 آبِ حیاتِ زمزم سے لائے آپ نے اس میں کئی ڈال دی کہ اس سے موت اوس پانی میں خوشبو و شگفت زیادہ آگئی
 معجزہ ۲۰۱ ہر ابن سعد نے سنن میں ابی ایوب سے روایت کی ہر کہ ایک بار جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو تو شہ راہ کے لیے ایک مشک پانی منجھنا کہہ کر دی اور دعا کی جناب کا وقت
 ہوا اور وہ اصحاب نماز کے لیے اترے دیکھا کہ اوس مشک میں دو دھبے تھا اور اسکے منجھنے میں کھن تھا
 معجزہ ۲۰۲ ہر امام ستغفری علیہ الرحمہ نے اپنی اسناد سے روایت کی ہر کہ جب شہر مدینہ منورہ ہوا
 وہاں کے لوگوں نے حضرت عمر بن العاص سے کہ وہاں کے حاکم تھے کہا کہ اے امیر اس رسول
 کی یہ عادت ہر کہ جب اس مہینے کی بارہویں تاریخ ہوتی ہر ہم لوگ ایک لڑکی کو ناری اوس کے
 ماں باپ کو راضی کر کے لیتے ہیں اور اوس کو اچھے اچھے کپڑے اور زیور پہنا کے رو دینا ہیں
 مثال دیتے ہیں تب یہ جاری ہوتا ہر اور بغیر اس بات کے ہر گز جاری نہیں ہوتا حضرت عمر
 بن العاص نے کہا کہ یہ بات اسلام میں کبھی ہونے نہ پاوے گی اور اسلام اگلی سب بُری
 رسموں کو دفع کر دیتا ہر تین مہینے تک رو دینا مطلق جاری نہوا اور چونکہ مدارِ زراعت مصکے
 گو گو کا اوس کے جاری ہونے پر تھا اہل مصر نے ارادہ کیا کہ وہ ملک چھوڑ کر کہیں اور چلے جائے
 عمر بن العاص نے یہ سب حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا حضرت عمر نے جواب میں لکھا کہ تم نے
 بہت مناسب کیا کہ اوس رسم کے موافق عمل کیا اور واقعی اسلام کبھی رسومِ تہذیب کو کھو
 دیتا ہر اور اوس خط میں ایک رقم طے کر دیا اور لکھا کہ تم اس رسم کو رو دینا میں

مجمع ۱۹۸ ہر مہر بیقی نے الش سے روایت کی ہر کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا
 بجا ہوا یا پانی مُتْبَا کے کنوے میں ڈال دیا سو اس کنوے میں اس شربت سے پانی ہو گیا کہ کبھی کم نہ ہوا
 معجزہ ۱۹۹ ہر ابونعیم نے دلائل النبوة میں روایت کی ہر کہ آنحضرت نے آب ہن مبارک اللہ تعالیٰ
 مالک کے گھر کے کنوے میں ڈالا اور اس کنوے کا پانی ایسا میٹھا ہو گیا کہ سارے گھر کے پانی میں ایسا میٹھا پانی
 معجزہ ۲۰۰ ہر ابن ماجہ نے روایت کی ہر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ڈول بھرا ہوا
 آبِ حیاتِ زمزم سے لائے آپ نے اس میں کئی ڈال دی کہ اس سے موت اوس پانی میں خوشبو و شگفت زیادہ آگئی
 معجزہ ۲۰۱ ہر ابن سعد نے سنن میں ابی ایوب سے روایت کی ہر کہ ایک بار جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو تو شہ راہ کے لیے ایک مشک پانی منجھنا کہہ کر دی اور دعا کی جناب کا وقت
 ہوا اور وہ اصحاب نماز کے لیے اترے دیکھا کہ اوس مشک میں دو دھبے تھا اور اسکے منجھنے میں کھن تھا
 معجزہ ۲۰۲ ہر امام ستغفری علیہ الرحمہ نے اپنی اسناد سے روایت کی ہر کہ جب شہر مدینہ منورہ ہوا
 وہاں کے لوگوں نے حضرت عمر بن العاص سے کہ وہاں کے حاکم تھے کہا کہ اے امیر اس رسول
 کی یہ عادت ہر کہ جب اس مہینے کی بارہویں تاریخ ہوتی ہر ہم لوگ ایک لڑکی کو ناری اوس کے
 ماں باپ کو راضی کر کے لیتے ہیں اور اوس کو اچھے اچھے کپڑے اور زیور پہنا کے رو دینا ہیں
 مثال دیتے ہیں تب یہ جاری ہوتا ہر اور بغیر اس بات کے ہر گز جاری نہیں ہوتا حضرت عمر
 بن العاص نے کہا کہ یہ بات اسلام میں کبھی ہونے نہ پاوے گی اور اسلام اگلی سب بُری
 رسموں کو دفع کر دیتا ہر تین مہینے تک رو دینا مطلق جاری نہوا اور چونکہ مدارِ زراعت مصکے
 گو گو کا اوس کے جاری ہونے پر تھا اہل مصر نے ارادہ کیا کہ وہ ملک چھوڑ کر کہیں اور چلے جائے
 عمر بن العاص نے یہ سب حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا حضرت عمر نے جواب میں لکھا کہ تم نے
 بہت مناسب کیا کہ اوس رسم کے موافق عمل کیا اور واقعی اسلام کبھی رسومِ تہذیب کو کھو
 دیتا ہر اور اوس خط میں ایک رقم طے کر دیا اور لکھا کہ تم اس رسم کو رو دینا میں

طال و یحییو جب خط عمر بن العاص کے پاس پہنچا اور انھوں نے رقعے کو لکھ لایا اور دیکھا اور میں نے مضمون لکھا تھا کہ یہ رقعہ ہزار جانب بندہ خدا عمر امیر مسلمانوں کے بجانب نبل مصر کے بعد ازیں یہاں ہر کراہی روئیل مصر اگر تو اپنے آپ جاری ہوتا ہر تو جاری مت ہو اور اگر حکم خدا واحد قہار سے جاری ہوتا ہر تو ہم اوسى واحد قہار سے دعا مانگتے ہیں کہ تجھے جاری کرے حضرت عمر بن العاص نے اوس رقعے کو روئیل میں ڈال دیا اور اوسى رات میں روئیل جاری ہو گیا اور رسول گزیرانی ایک رات میں زیادہ ہو گیا اور تب سے وہ رسم بدھری موقوف ہو گئی

فصل سوم مجازات متعلقہ بآتش

محدث ۲۰۳۰ صحیحین میں جابر رضی سے روایت ہر کراہی اور انھوں نے کہا کہ ابا محمد غزوہ خندق میں ہم خندق کھود رہے تھے ایک تجھ سخت اوس خندق میں نکلا کہ وہ ٹوٹ نکلا لوگوں نے انھیں صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرض کیا کہ خندق میں ایک ایسا تجھ سخت اگیا ہر کہ ٹوٹ نہیں سکتا اپنے فرمایا کہ میں اور تو دو گنا اور آپ اور اٹھے اور آپ کے شکم مبارک پر بسبب بھوک کے تجھ بندھے ہوئے تھے اور تیرے گز سے تھے کہ ہم لوگوں نے کچھ چکنا تھا آپ نے کدال اپنے ہاتھ میں لیا اور اوس تجھ پر مارا وہ تجھ مثل تو وہ ریگ نرم ہو کر پاش پاش ہو گیا بعد اوس کے میں اپنے گھر میں آیا اور اپنی زوجہ سے پوچھا کہ تمھارے پاس کچھ کھانے کو ہر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوک میں دیکھا اور انھوں نے ایک صاع جو کھالے اور ہمارے گھر ایک بکر کیا بچہ تھا اوسکو میں نے بیچ کیا اور میری زوجہ نے جو کھانا پیسا اور گوشت نانڈی میں چڑھا یا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آکے چیکے سے کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکر کیا بچہ بیچ کیا ہر اور ایک صاع جو کھانا تیار کیا ہر سو آپ مع چند آدمیوں کے تشریف لے چلے آپ نے چلا کر فرمایا کہ اہل خندق جابر نے تمھاری دعوت کی ہر تم جلدی چلو بعد اوس کے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ نانڈی کو مت اوتا رہو اور اٹے کو مت پکانو جب تک میں نہ آؤں بعد اوس کے آپ تشریف لائے اور آپ دہن مبارک گوند سے ہوئے

قصہ جابر

قصہ جابر

محدث ۲۰۳۰

آئے میں اور نانڈی میں ڈالا اور دماغے برکت کی اور آپ نے فرمایا کہ ایک بچا نے والی اور بالوں اور پیالے کھال کھال کے نانڈی میں سے دوا دے چوٹے پر سے اوتار و نہیں جا کر کہتے ہیں کہ ہزار آدمی تھے قسم جو خدا کی سمجھوں نے کھایا اور ہماری نانڈی دسی ہی جوش میں رہی اور نا اوتا ہی رہا جتنا پہلے تھا انتہی ف اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو معجزے مذکور ہوئے ایک عالم حماد میں کہ پتھر سخت آپ کے تبر مارنے سے مثل تودہ ریگ ہو گیا اور برکت طعام کا کہ ہزار آدمیوں نے پونے تین سیر جو کی روٹیاں اور ایک بڑا غلے کے گوشت سے سیر ہو کر کھا لیا اور وہ کھانا اوتا ہی باقی رہا اور اوسین تقریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم آتش میں بھی ثابت ہوا اگ نانڈیکے شور و شور اور گوشت کو جلا دے سکی اور کم نہ کر سکی معجزہ ۳۰۴ قطب الدین فسطائی نے کتاب مجمل الایاز فی الامحاز بنا را سحاجا زمین لکھا ہر کہ وہ آگ جو موافق پیشین گوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملک حجاز تھیں مدینہ طیبہ کے ظاہر ہوئی تھی اور وہ پتھروں کو جلا دیتی تھی اور کلا دیتی تھی سورہ ایک پتھر پہنچتی کہ ادھا داخل حرم مدینہ تھا اور ادھا خارج جب قدر پتھر خارج حرم تھا اور جلا دیا اور جو بن نصف داخل رہا پہنچتی کچھ گئی اور قرطبی نے لکھا ہر کہ وہ آگ ایک مرتبہ پر مدینہ طیبہ سے ظاہر ہوئی تھی اور حال انکہ مانند دیا کے موج مارتی تھی اور ملک میں کے ایک تریخ پر چاہو بھی سو اسے جلا دیا کہ بجانب مدینہ طیبہ کے اوس آگ میں سے نسیم بارہی آتی تھی انتہی ف مفصل قصہ اس آگ کا معجزات عالم معانی میں مذکور ہو چکا جو ف نسیم الریاض میں کہ عذیم بن ابی طاہر علوی کے پاس جو وہ بال موہیا سے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے اونھوں نے ایک امیر حلب کے پاس کہ علویوں سے محبت رکھتا تھا اور مدعی تھا سچا اور بالوں کو بطور ہدیے کے گزرا نا اوسنے اوں کی بہت تعظیم کی اور وہ متکذاری کی بعد ایک ث کے پھر وہ علوی اور امیر پاس گئے اوسنے منہ ترش کر لیا اور اوں کی طرف کچھ التفات نہ کیا اونھوں نے سبب پوچھا اوسنے کہا کہ میں نے سنا ہر کہ جبریل تم لاسے تھے اوں کی کچھ اصل

[illegible]

نہیں چرا و نمونے کہا کہ اداں بالوں کو منگو ایسے جب وہ بال آسے اونھوں نے اگ منگوائی
اور چند بال فکلی مہرئی آگ میں ڈال دیے سو نہ جلی بلکہ اور اچھے ہو گئے تب اس میں نے اون
علوی کے قدم چومے اور بہت تعظیم کی اور بہت کچھ اونکی نظر کیا ف ایک معجزہ متعلق بعالم
آتش منہوی مولانا روم میں روم پر بیان بعینہ اشعار متبرکہ اونکے نقل کیے جاتے ہیں ابیات

از انس فرزند مالک آمدست	کہ کہمائی اور شخصے شدست
اد حکایت کرد کہ بعد طعام	دید انس دستار خوان را ز ر و قام
چرخ مآلودہ گفت ای خادمہ	اندر آنگن در تنور شش یکدہ
در تنور پر ز آتش در نکلند	آن زمان دستار خوان را بہ ہمند
جلہ سہمان در ان حیرن شدند	انتظار دو دو کا نہ رو سے بودند
بعد کی ساعت بر آورد از تنور	پاک اسفید و از ان با سخ دو
قوم گفتند ای صحابہ عزیز	چون نسوزید و منعی گشت نیز
گفت ز انکہ مصطفیٰ دوست ہوں	بس مالید اندرین دستار خوان
ای دل تر سہ از نار و عذاب	با چنان دست و لبہ کن اقرباب
چون جمادی را چنین تشریف او	جان عاشق را چہا خواہد کشاد

فصل چہارم محجزات متعلقہ بہوا

۲۰۵ مجہدہ صحیحین میں انس سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں ایک بار قحط ہوا سو ایک بار آپ خطبہ جمعے کا فرماتے تھے ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر
عرض کیا کہ یا رسول اللہ مال ہلاک ہو گیا اور عیال بھوکوں مرنے میں آپ منیجہ کے واسطے
و عا کیجیہ آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا سے اور ادا سوقت آسمان پر کوئی فکر ابھی ابر کا تھا
قسم خدا کی ہنوز آپ ہاتھ رکھنے نہیں پاسے تھے کہ ابر مانند پاروں کے ہر طرف سے گھرا آیا آپ
سہرے اور ترے نہیں پاسے تھے کہ ریش مبارک سے قطرات منیجہ کے گرنے لگے اور سہرے

دوسرے مجمعے تک پہنچے برسہا پھر مجمعے کے دن اسی اعرابی نے یا اور کسی شخص نے کھڑے ہو کر
 عرض کیا کہ مکانات گر پڑے اور مال ڈوب گیا آپ دعا فرمائیے کہ میں کچھ تھم جاؤں آپ نے
 دو دنوں ماتھے اٹھا کر فرمایا کہ یا اللہ گرد ہمارے برسے اور ہم پر نہ برسے اور جدھر ابر کی پانی
 آپ نے اشارہ کیا وہیں کھل گیا سو مدینے پر تو بالکل پانی کا برسنا موقوف ہو گیا اور گرد مٹنے
 کے برساتا ناظران سے جو لوگ آتے تھے کثرت میں کئی بیان کرتے تھے اس حدیث
 میں دو معجزے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہوئے ایک عالم آب میں کہ آپ کی
 دعا سے پانی برسنا دوسرے عالم ہوا اور کائنات اجو میں کہ جب ہر آپ نے
 اشارہ کیا اور ہر ابر بہٹ گیا اور اسی مناسبت سے یہ معجزہ اس فصل میں لکھا گیا
 معجزہ ۲۰۶ **قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ
 جَاءَكُمْ جُنُودٌ قَارِئِينَ عَلَيْهِمْ رُحُمًا وَجُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا**
 اے ایمان والو! یاد کرو احسان اللہ کا جو تم پر کیا جب آئین تم پر فرجین یعنی قریش اور غطفان
 اور یہود و قریظہ اور بنی النضیر اور بارہ ہزار آدمی تم پر چڑھ آئے تھے سو بھیجے اپنے اور تمہارا
 پرروانی ٹھنڈھی کہ خوب کڑا کے کا جاڑا پڑا اور ہوائے ادنکو نہایت عاجز اور تنگ کیا
 غبار بے شمار اون کے مونہوں پر ڈالا اور اگل ادنکی چھجادی اور لاندیان ادنکی اولٹ دی
 اور یحییٰ ادنکی اوکھاڑ دین کہ خیے اونکے گر پڑے اور گھوڑے اونکے کھل کر آپس میں لڑنے
 لگے اور بھی بھیجے اپنے اور نیز ایسے لشکر کہ ادنکو تھنے مینیں دیکھا یعنی فرشتوں کو کہ ادنخون
 نے اون کا فروں کے دونوں رعب ڈالا اور ایسی دہشت ادن کے دونوں ڈالی کہ اٹھا
 سے بھاگ گئے اور ہم اللہ تمہارے کاموں کو دیکھتا ہے یہ معجزہ غزوہ احزاب میں واقع ہوا
 کہ اسے غزوہ خندق بھی کہتے ہیں کا فزان قریش مع غطفان وغیرہ قبائل کے لشکر عظیم لیکر مدینہ
 منورہ پر چڑھ آئے تھے آپ نے بصلاح سلطان فارسی گرد مدینے کے خندق کھودی تھی اور
 قریب ایک مہینے کے لشکر کفار و مان ٹھہرایا اور تیر اور تیس سے لڑتے رہے خدا تعالیٰ نے

عالم رباط میں
 کائنات
 انبیاء علیہم السلام
 معجزہ
 ۲۰۶
 قَالِی اللّٰہُ تَعَالٰی
 یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ
 اٰمَنُوْا اَذْكُرُوْا
 نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ
 اِذْ جَآءَکُمْ جُنُوْدٌ
 قَارِیْنَ عَلَیْہِمْ
 رُحُمًا وَجُوْدًا
 لَمْ تَرَوْہَا وَکَانَ
 اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
 بَصِیْرًا

پُر دوائی ہوا ایسی سخت بھیجی کہ وہ سب کمال تکلیف و حیرانی سے پریشان ہو کر بھاگ گئے طلحہ بن
 خویلد اسدی نے ہلو کے صدقات کو دیکھ کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے جادو کیا ہے کچھ نہیں
 صلاح نہیں بیان سے جلدی بھاگ چلو صحیح بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے
 کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَنْصُرْتُ بِالْصَّبَا وَ اَهْلَكْتُ عَادًا بِالْاَدْوَانِ
 یعنی میری مدد ہوئی پُر دوائی ہوا سے کہ اسے کافرون کو غزوہ احزاب میں بھگا دیا اور ہلاک
 کی گئی قوم عاد کچھ بڑا ہوا سے یعنی یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل معجزہ نہ تھا بلکہ طرح
 اللہ تعالیٰ نے قوم ہود کو ہوا سے ہلاک کر دیا اس طرح آپ کے مخلصین کو ہوا سے پریشان کر دیا
 معجزہ ۳۲ مبعوثی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک لشکر بھیجا تھا اور
 اسکے اوپر ایک شخص ساریہ نام امیر کیا تھا ایک جا حضرت عمرؓ خطبے میں چلانے لگے کہ اسارے
 بہار کو لے بعد اس کے ایک آدمی اوس لشکر میں سے آیا اور اسنے کہا کہ یا امیر المومنین جبار
 دشمن سے مقابلہ ہوا اور دشمن نے ہمیں بھگا دیا کجبار کی بیٹے ایک چلانے والے کی آواز سنی
 کہ کہتا تھا اس ساریہ بہار کو لے ہم سبے پشت اپنی بہار کی طرف کر کے لڑائی کی خدا امت
 نے دشمنوں کو شکست دی یہ کہ امت ہوئی حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ کی کہ لشکر کا
 حال اوسوقت اونپر منکشف ہوا اور اونکی آواز کو ہلنے لشکر تک پہنچا دیا چونکہ کرامت
 ولی کی معجزہ نبی کا ہوتا ہے اور یہ کہ امت کتب احادیث میں مذکور ہے لہذا معجزات میں لکھی

باب سائقان بیان معجزات عالم جمادات میں

معجزہ ۳۰ ترمذی نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے تھا سواپ بعض اطراف مکہ کی طرف نکلا اور میں بھی آپ کے
 ساتھ تھا سوجو بہار یاد رخت سامنے آیا وہ یہ کہتا تھا کہ السلام علیک یا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم جمادات میں
 اور بھی عالم نباتات میں ہوا کہ بہار دن نے اور درختوں نے آپ کو سلام کیا

معجزہ ۳۱
 معجزہ ۳۲
 معجزہ ۳۳
 معجزہ ۳۴
 معجزہ ۳۵
 معجزہ ۳۶
 معجزہ ۳۷
 معجزہ ۳۸
 معجزہ ۳۹
 معجزہ ۴۰
 معجزہ ۴۱
 معجزہ ۴۲
 معجزہ ۴۳
 معجزہ ۴۴
 معجزہ ۴۵
 معجزہ ۴۶
 معجزہ ۴۷
 معجزہ ۴۸
 معجزہ ۴۹
 معجزہ ۵۰

معجزہ ۵۱
 معجزہ ۵۲
 معجزہ ۵۳
 معجزہ ۵۴
 معجزہ ۵۵
 معجزہ ۵۶
 معجزہ ۵۷
 معجزہ ۵۸
 معجزہ ۵۹
 معجزہ ۶۰

۱۳۸

معجزہ ۳۰۹ مزہ بقی نے دلائل النبوة میں ابو ذر سے روایت کی ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوقاتِ خلوت کے خیال کر کے جاہو بختا تھا لیکن آپ کو اکیلا پایا مینے غلویت کو عنایت جان کے آپ حضور میں جا بیٹھا پھر ابو بکر صدیقؓ آئے اور سلام کر کے آپ کے داہنی طرف بیٹھ گئے بعد اوسکے حضرت عمرؓ آئے اور سلام کر کے حضرت ابو بکرؓ کے داہنی طرف بیٹھ گئے پھر حضرت عثمانؓ آئے اور سلام کر کے حضرت عمرؓ کے داہنی طرف بیٹھ گئے اور جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سات کنکریاں تھیں آپ نے اٹھا کر کفِ مبارک میں رکھیں وہ کنکریاں تسبیحِ خدا کی کرنے لگیں اور اون کی آواز سمجھنے لگی جیسے شہد کی کھی آواز کرتی ہے پھر اون کنکریوں کو آپ نے رکھ دیا وہ چپ ہو گئیں بعد اوس کے اٹھا کر حضرت ابو بکرؓ کے ہتھیلی پر رکھ دیں پھر وہ تسبیح کرنے لگیں اور اون کی آواز مثل شہد کی کھی کے سنی گئی بعد اوسکے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے رکھ دیں وہ چپ ہو رہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو ایکے حضرت عمرؓ کے ہاتھ پر رکھا پھر وہ تسبیح کرنے لگیں ایسی آواز سنی گئی گویا شہد کی کھی بولتی ہے پھر حضرت عمرؓ نے اونھیں رکھ دیا اور وہ کنکریاں چپ ہو رہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونھیں اٹھا کر حضرت عثمانؓ کے ہاتھ پر رکھا پھر وہ تسبیح کرنے لگیں اور اون کی آواز مثل آواز کھی شہد کے سنی گئی پھر حضرت عثمانؓ نے اونھیں رکھ دیا اور وہ چپ ہو رہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خلافتِ نبوت کی ہر انتہی حالت ابوالقاسم نے بھی یہ حدیث اپنی تاریخ میں انسب سے روایت کی ہے اور اتنا اور زیادہ لکھا ہے کہ پھر اون کنکریوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں رکھا کسی کے ہاتھ میں اونھوں نے تسبیح کی ف بعض شراحانِ حدیث نے لکھا ہے کہ اوست حضرت علیؓ حاضر تھے وہ کنکریاں کے ہاتھ میں بھی تسبیح کرتیں اس واسطے کہ وہ بھی خلیفہ تھے

معجزہ ۳۱۰ حضرت محمدؐ نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اوس پھر کو بچا پاتا ہوں جو مکے میں مجھ کو سلام کیا کرتا تھا انتہی

۱۳۸

بہت سی اور اکثر محدثین نے کہا ہے کہ وہ پھر ہر اسود ہر اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایک اور پھر ہر ایک کے
 کے میں موجود ہر اسود ہر اسود کے میں مسکوز قاف المرقع کہتے ہیں اسود میں اسود ہر اسود ہر اسود ہر اسود ہر اسود
 اسکی زیارت کرنے میں اسود ہر اسود کے میں لکھا ہے کہ یہ بات کے میں قدیم سے ہر اسود کے میں متواتر سے
 معجز ۲۱۱ زہ مہینی نے ابواسیدہ ساعدی سے روایت کی ہے کہ ایک بار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے حضرت عباس سے کہا کہ کل تم اور تمھاری اولاد مکان سے کہیں جاؤ جینک
 میں نہ آؤں کہ مجھے جسے کچھ کام ہے اسودہ صوبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منتظر رہا آپ
 تشریف لائے اور خیر دعا فرمائی اور پھر بھی وہ محزون نے کہا کہ خیر میں ہر بعد اسکے آپ نے فرمایا
 کہ متصل ہو جاؤ سب متصل ہو گئے پھر آپ نے اسودن سب ایک کپڑے سے اوڑھ لیا اور
 دعا کی کہ یا اللہ میرے چچا میں باپ کے برابر اور یہ اونکی اولاد جس طرح میں نے انھیں اس
 کپڑے سے اوڑھ لیا رکھو تو انھیں آتش و رنخ سے محفوظ رکھو اسودن مکان کی پوٹ
 اور دیواروں نے آمین آمین کہا ف ابوالغیم نے بھی لائل النبوة میں یہ حدیث روایت
 کی ہے اور اسودن لکھا ہے کہ اسوقت حضرت عباس کے ساتھ اونکی اولاد میں سات شخص
 تھے فضیل عبداللہ عبید اللہ عبدالرحمن فہم سعید چہ بیٹے اور ام حبیبہ ایک بیٹی
 معجز ۲۱۲ زہ صحیحین میں عبداللہ بن عباس سے اور ہزار اور طبرانی اور ابوالعلی نے
 جابر اور ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ کافران قریش نے تین سو ساٹھ گروہ خانہ کعبہ کے
 رکھے تھے اور اسودن کے باون بیسے سے سخت مضبوط جاما دیے تھے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم سال فتم مکہ میں مسجد حرام میں داخل ہوئے آپ کے ساتھ میں ایک لکڑی تھی اس لکڑی سے

معجز ۲۱۱

معجز ۲۱۲

معجز ۲۱۱ زہ صحیحین میں عبداللہ بن عباس سے اور ہزار اور طبرانی اور ابوالعلی نے
 جابر اور ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ کافران قریش نے تین سو ساٹھ گروہ خانہ کعبہ کے
 رکھے تھے اور اسودن کے باون بیسے سے سخت مضبوط جاما دیے تھے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم سال فتم مکہ میں مسجد حرام میں داخل ہوئے آپ کے ساتھ میں ایک لکڑی تھی اس لکڑی سے

آپ نے اون قبو کو اشارہ کرنا شروع کیا اور یہ آیت آپ پڑھتے تھے جَاءَ الْحَشَىٰ وَذَهَبَ الْبَاطِلُ سَمِیْمٌ
 کج گنہگار اپنے اوس لکڑی سے اشارہ کیا وہ بت بخت ہو گئے گڑبا اور جسکی پشت کی طرف اپنے
 لکڑی سے اشارہ کیا وہ بت اونڈا ہو گئے گڑبا یہاں تک کہ کوئی اون قبو سے باقی نہ رہا

باب اٹھواں بیان معجزات عالم نباتات میں

اور اس باب میں تین تفصیلیں ہیں پہلی فصل اول معجزات متعلقہ باسحجار فصل دوم معجزات متعلقہ بحیوان
منفصل اور دیگر اشیا چونکہ فی فصل سوم معجزات متعلقہ بنجار و طعَام ساختہ شدہ از شجرات و غلات

فصل اول معجزات متعلقہ بانسجاہ

معجزہ ۲۱۳ صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ اوس غفون نے کہا کہ ہم ایک منزل میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے یا نہا کہ ایک چوڑی میدان میں اور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ لے کر تشریف لے گئے سو وہاں کوئی چیز جسکی طرف میں قضا و حاجت کر نی پائی اور وہ درخت نظر آئے اوس راوی کے کنارے پر ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کے پاس تشریف لے گئے اور اوسکی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا کہ میری فرمانبری حکم خدا کر وہ درخت آپ کے ساتھ ہو لیا جس طرح سے اونٹ مہار و لامہار پکڑنے والے کے ساتھ ہو لیتا ہے بعد اوسکے دوسرے درخت کے پاس آپ تشریف لے گئے اور اوسکی بھی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا کہ حکم خدا میری اطاعت کر وہ بھی ساتھ ہو لیا پھر اون کو اوس جگہ پر بٹھہرا یا جو بیابان مسافت کا درمیان اون دونوں درختوں کے تھا اور فرمایا کہ دونوں مل جاؤ حکم خدا اے تعالیٰ سو وہ دونوں درخت مل گئے جابر کہتے ہیں کہ میں بیٹھا کچھ دلیں خیالات کرتا تھا اور ادھر سے میری نگاہ علیحدہ ہو گئی پھر میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے میں اور وہ دونوں درخت علیحدہ ہو کر اپنی جگہ جا کر ملے ہوئے

معجزہ ۲۱۴ دارمی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اکیلے عربی آیا جب متصل ہوا آپ نے اوس سے فرمایا کہ تیرا

مجموعہ ۲۱۴ دارمی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اکیلے عربی آیا جب متصل ہوا آپ نے اویس سے فرمایا کہ بھلا اے

وینا ہر کوئی معبود نہیں مگر اللہ تنہا اور کوئی ادسکا شریک نہیں اور محمد بندہ ادسکا اور رسول اسکا
ہو اور سنے کہا اس بات پر پتھاری کر کہ گواہ ہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ درخت مسلم کا
اور اور سن رخت کو آپ نے بلایا اور وہ ادس میدان کے کنارے پر چٹھا سوزمین چہ تابلو آ کے
آپ کے سامنے کھڑا ملا آپ نے ادس سے مین بارگواہی چاہی اور سنے مین مرتبہ گواہی دی کہ آپ سچے
ہیں پھر اپنی جگہ کو چلا گیا ف سلم یفختین ایک درخت ہوتا ہے بلند اور خار دار
محدث ۲۱۵ ہر ترمذی نے ابن عباس سے روایت کی ہر کہ ایک عرابی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ سے کہا کہ میں کیسے جانوں کہ آپ پیغمبر ہیں آپ نے فرمایا کہ اگر مین
اس خبر سے کہ اس درخت خرمایں سے تو یہ گواہی دے گا کہ میں رسول خدا ہوں پھر آپ نے ادس سے گواہی
بلایا وہ درخت پر سے جھکتا ہوا آیا یا تاک کہ آپ کے پاس گر اور ادس نے آپ کی پیغمبری کی گواہی دی
پھر آپ نے ادس سے فرمایا پھر جاوہ اپنی جگہ پر چھپ گیا اور وہ اعرابی مسلمان ہو گیا
محدث ۲۱۶ ہر ہزار نے ہر ترمذی سے روایت کی ہر کہ ایک عرابی نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے معجزہ طلب کیا آپ نے فرمایا کہ تو اس درخت سے جا کے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تجھے بلائے ہیں اور اس عرابی نے جا کے کہا سوا ادس درخت نے اپنے دامن بامین اور
اس کے اوچھے سے حرکت کی اور زمین کو بچھاڑا تا ہوا در اپنی جڑوں کو گھسیٹتا ہوا چھٹا ہوا آپ
سامنے آ کے کھڑا ہوا اور کہا اللہم علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی نے کہا کہ
آپ سے اجازت دیجیے کہ اپنی جگہ پر چلا جاوے آپ نے پھر جانے کا حکم دیا وہ پھر گیا اور جڑیں
اوسکی پھر زمین میں گھس گئیں اور وہ سیدھا کھڑا ہو گیا اعرابی مسلمان ہو گیا اور ادس نے
لنا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجیے کہ میں آپ کو سجدہ کروں آپ نے فرمایا کہ
اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ کسی کے لیے سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے

۲۱۵

۲۱۶

اللہ تعالیٰ ہر کوئی معبود نہیں مگر اللہ تنہا اور کوئی ادسکا شریک نہیں اور محمد بندہ ادسکا اور رسول اسکا
ہو اور سنے کہا اس بات پر پتھاری کر کہ گواہ ہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ درخت مسلم کا
اور اور سن رخت کو آپ نے بلایا اور وہ ادس میدان کے کنارے پر چٹھا سوزمین چہ تابلو آ کے
آپ کے سامنے کھڑا ملا آپ نے ادس سے مین بارگواہی چاہی اور سنے مین مرتبہ گواہی دی کہ آپ سچے
ہیں پھر اپنی جگہ کو چلا گیا ف سلم یفختین ایک درخت ہوتا ہے بلند اور خار دار
محدث ۲۱۵ ہر ترمذی نے ابن عباس سے روایت کی ہر کہ ایک عرابی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ سے کہا کہ میں کیسے جانوں کہ آپ پیغمبر ہیں آپ نے فرمایا کہ اگر مین
اس خبر سے کہ اس درخت خرمایں سے تو یہ گواہی دے گا کہ میں رسول خدا ہوں پھر آپ نے ادس سے گواہی
بلایا وہ درخت پر سے جھکتا ہوا آیا یا تاک کہ آپ کے پاس گر اور ادس نے آپ کی پیغمبری کی گواہی دی
پھر آپ نے ادس سے فرمایا پھر جاوہ اپنی جگہ پر چھپ گیا اور وہ اعرابی مسلمان ہو گیا
محدث ۲۱۶ ہر ہزار نے ہر ترمذی سے روایت کی ہر کہ ایک عرابی نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے معجزہ طلب کیا آپ نے فرمایا کہ تو اس درخت سے جا کے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تجھے بلائے ہیں اور اس عرابی نے جا کے کہا سوا ادس درخت نے اپنے دامن بامین اور
اس کے اوچھے سے حرکت کی اور زمین کو بچھاڑا تا ہوا در اپنی جڑوں کو گھسیٹتا ہوا چھٹا ہوا آپ
سامنے آ کے کھڑا ہوا اور کہا اللہم علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی نے کہا کہ
آپ سے اجازت دیجیے کہ اپنی جگہ پر چلا جاوے آپ نے پھر جانے کا حکم دیا وہ پھر گیا اور جڑیں
اوسکی پھر زمین میں گھس گئیں اور وہ سیدھا کھڑا ہو گیا اعرابی مسلمان ہو گیا اور ادس نے
لنا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجیے کہ میں آپ کو سجدہ کروں آپ نے فرمایا کہ
اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ کسی کے لیے سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا آپ نے ایک نختہ نمودہ کو کہ آپ سے قریب تھا فرمایا
 کہ ادھر آج کل خداوند نختہ اگر آپ کے سامنے کھڑا ہوا بعد اسکے آپ نے فرمایا کہ مجھ جاوہ و نختہ
 پھر گیا اور قصہ مفصل اسکا اس طرح پرچ کر گزانا کہ ایک بڑا زبردست پہلوان تھا قریش میں سے
 اور وہ ایک جنگل میں بکریاں چکانا تھا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دو لہجہ سے
 حکمرانوں کی طرف تشریف لے گئے گزانا ملا اور وہاں کوئی تمنا سوا اسے آپ کے کما
 ہمارے معبودوں کو گالیان دیا کرتے ہو اور اپنے معبود عزیز کی عبادت کرتے ہو اگر میرے
 تمھارے قریب نہ ہوں تو میں آج تمھیں مار ڈالتا لیکن تم اپنے خدا سے کہو کہ خدا ملکوت آج مجھ سے
 بچا دے اور میں تم سے ایک بات چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے کشتی لڑو اور تم اپنے خدا سے دعا
 مانگو اور میں اپنے لات و عرستے سے دعا مانگوں اگر تم مجھ پر غالب آ جاؤ تو میری ان بکریوں
 میں سے دس بکریاں پسند کر کے لو آپ اس سے کشتی لڑے اور غالب آئے اور سنے کہا کہ تم نے تو
 مجھے نہیں سمجھا اگر تمھارا خدا غالب آ گیا اور لات و عرستے نے میری مدد نہ کی اور میرا پہلوان
 زمین پر کھسکے نہ میں لگا لیکن ایک بار اور کشتی لڑو اگر ابکی بار مجھ پر لڑو گے تو دس بکریاں اور
 دو گھا آپ پھر اس سے کشتی لڑے اور پھر اس سے کچھ لڑا پھر اس نے ایسی ہی تقریر کی اور پھر
 آپ اس سے کشتی لڑے پھر اس سے تیسری بار بھی کچھ لڑا تب اس نے کہا کہ میری بکریوں میں
 سے تیس بکری آپ پسند کر لیجیے آپ نے فرمایا کہ میں بکریاں نہ لوں گا لیکن میں مجھے اسلام کہیں
 دعوت کرتا ہوں تو مسلمان ہو جاؤ ورنہ سے نجات پاؤ گے گا اور سنے کہا کہ اگر کوئی معجزہ
 مجھے دکھاؤ تو البتہ میں مسلمان ہو جاؤں تب آپ نے ایک نمودہ کے درخت کو کہ متصل آپ کے
 تھا فرمایا کہ ادھر آج کل خداوند چکر رہا ہو گیا اور ایک اسی طرح چکر آپ کے اور رکاز کے
 درمیان میں اکھڑا ہوا اور رکاز نے کہا کہ وہ اتنی معجزہ تو آپ نے بڑا دکھایا اسے حکم کیجیے
 کہ پھر جاوے آپ نے فرمایا کہ اگر یہ میرے کہنے سے پھر جاوے تو تو مسلمان ہو جاوے گا
 اور سنے کہا کہ ان آپ نے فرمایا درخت سے کہ پھر جاوہ پھر گیا اور اس کے دونوں ٹکڑے ملے

ایک ہو گئے پھر اپنے رکاز سے کہا کہ مسلمان ہو جاؤ سنے کہا کہ میں اگر مسلمان ہو جاؤں تو غوث میں
کسین کی کر کا نہ رعب کہا کہ مسلمان ہو گیا بعد اسکے رکاز سال فتم مکر میں مسلمان ہو گیا

فصل دوم معجزات متعلقہ بشاخصائے مفصلہ و دیگر اشیاء عجوبہ

معجزہ ۲۲۱ یہ بیہقی نے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ ین
عکاشہ میں کو ایک خشک لکڑی دی پس وہ اون کے ماتھے میں تلوار ہو گئی لنبی سفید براق کہ
اوس سے غزوہ بدر میں اودھون نے قتال کیا پھر وہ تلوار ہمیشہ اون کے پاس رہی اور لڑائیوں میں
اوس سے قتال کرتے تھے یہاں تک کہ خلافت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
میں قتال اہل بدعت میں شہید ہوئے اور اوس تلوار کا نام عون ہو گیا تھا
معجزہ ۲۲۲ یہ بیہقی نے روایت کی کہ عبداللہ بن جحش شہ کی تلوار غزوہ اُحمدین ٹوٹ
گئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ خرما کی اون کے ماتھے میں دے دی
کہ وہ تلوار ہو گئی ف ابن سید الناس نے لکھا ہے کہ وہ تلوار پاس عبداللہ بن جحش کے
رہی اور بعد اودن کی موت کے اون کے تر کے میں سے دو سو دینار کو بیکی
معجزہ ۲۲۳ یہ امام احمد نے ابوسعید خدری سے روایت کی کہ ایک بار قتادہ بن نمان
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اور رات اندھیری تھی اور وہ
سٹھا اور بجلی چمک رہی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوند کو ایک شاخ درخت
دی اور یہ کہ یہ ایسی روشن ہو جائے گی کہ دس آدمی تمھارے آگے اور دس آدمی تمھارے
پچھے اسکی روشنی میں چل سکیں اور جب تم گھر پہنچو گے ایک کالی چیز دیکھو گے اوسے مار کے
نکال دیجو قتادہ وہاں سے چلا اور وہ شاخ روشن ہو گئی یہاں تک کہ گھر پہنچے اور کالی چیز

معجزہ ۲۲۱

معجزہ ۲۲۲

معجزہ ۲۲۳

نقل معجز متعلقہ بشاخصائے مفصلہ و دیگر اشیاء عجوبہ

دیکھا اور اس سے مار کے کمال دیاف وہ کالی چیز شیطا میں سے کوئی شیطان تھا کہ اس وقت وہاں موجود ہوئے تھے کلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قنودہ رضی اللہ عنہ نے اسے کمال دیا

معجزہ ۲۲۴ صبح بخاری میں جا بڑے روایت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبے کے وقت ایک ستون مسجد پر چھپا رہے کے درخت کا تھا کہ لگا لیتے تھے جب منبر بنا تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ پڑھنا شروع کیا یکبارگی وہ ستون چھپا رہے کا چلا کے اس پر سے رونے لگا کہ قریب تھا کہ کھٹ جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اترے اور اس ستون کو اپنے دین مبارک سے چپٹا لیا سو وہ ستون چکیان لینے لگا جس طرح وہ لڑکا جو رونے سے چپ کر آیا جاتا ہے چکیان لیتا ہے یہاں تک کہ تھک گیا آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ ذکر سنا کر تمہارا تھا اب جو نہ سنا تو روئے لگا ف یہ معجزہ آپا بہت سے اصحاب نے روایت کیا ہے اور ہر زمانے میں جماعت کثیر اسکی روایت کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ علامہ تاج الدین سبکی نے لکھا ہے کہ صحیح میرے نزدیک یہ ہے کہ حدیث گریہ ستون کی متواتر ہے اور قاضی عیاض نے بھی اسے طح لکھا ہے کہ حضرت حسن بصری اس حدیث کو جب نقل فرماتے رہتے اور کہتے کہ اسے بندگان خدا جو خشک لکڑی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق میں روئے اور ناکرے تھیں اور میں نے زیادہ مشتاق لقائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا چاہا ہے

معجزہ ۲۲۵ یہ کہ مسلم اور نسائی اور امام احمد نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر یہ آیت پڑھی وَمَا قَادَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ یعنی اللہ کی قدر کا فون نے نہیں پہچانی جیسی کچھ کہ قدر پہچانی جائے بعد اسکے آپ نے فرمایا کہ جب آپ اپنی بڑائی بیان کرنا چاہتا تھا کہ اَنَا الْكَبِيرُ الْمُنْتَعَالِ یعنی میں جبار ہوں میں جبار ہوں اور میں بڑا ہوں بہت بلندی والا سو اس کلام کے سنتے ہی منبر خوب تھرتھرا یا یہاں تک کہ ہم لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ کین آپ منبر پر سے گر نہ پڑیں

ف منبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لکڑی کا تھا سو یہ معجزہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

معجزہ ۲۲۴ صبح بخاری

معجزہ ۲۲۵ صبح بخاری

۱۳۶

عالم نباتات مین ہوا کہ جسم نباتی آج کل کلام سمجھ کر خدا کی عظمت اور درخوف سے متحیر ہوا اسنے لکھا
معجزہ ۳۲۶ بخاری مین انس رضی سے روایت ہر کہ اسید بن جعفر اور عثمان بن بشیر کہ ایک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سے نکلا رات بہت اندھیری تھی اور دونوں کے ہاتھ مین
ایک ایک چھوٹی لکڑی تھی سو ایک لکڑی روشن ہو گئی سو وہ دونوں اوسکی روشنی
مین چلے جب ماہ دونوں کی الگ ہوئی تو دوسرے کے ہاتھ کی لکڑی بھی روشن ہو گئی
سو اپنی اپنی لکڑی کی روشنی مین دونوں صاحب اپنے اپنے گھر پہنچ گئے

فصل سوم معجزات متعلقہ تجارت و طعام ساخته شده از ثمرات و غلات

۱۳۷

معجزہ ۳۲۷ بخاری مین جابر رضی سے روایت ہر کہ میرے والد جب میرے قرضدار تھے
میںنے قرض خواہوں سے چاہا کہ سب چھوٹا کرے جو ہمارے غلستان مین حاصل ہوئے تھے
قرض مین لے لین اور پھر اننے نما نا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر
ہو کر عرض کیا کہ آپ کو معلوم ہر کہ میرے والد جنگ احد مین شہید ہوئے اور بہت سارے
چھوٹے اسو مین چاہتا ہوں کہ آپ تشریف لیجلیں تاکہ آپکو دیکھ کر قرض خواہ شاید کچھ
رعایت کریں آپ نے فرمایا کہ چلو جا کے ہر قسم کے چھوٹا روٹ کو علیحدہ علیحدہ خرمن کر دیجئے
و لیسا ہی کیا اور آپ کو بلا یا جب قرض خواہوں نے آپ کو دیکھا تو مجھ سے اور بھی زیادہ
تقاضا کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ حال دیکھ کر بڑے خرمن کے گرد تین تین
گھوسے پھرا دیئے اور ہر بیچہ کو فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلا دو اور اسی خرمن مین سے پیمانہ
کرنا شروع کر یا یہاں تک کہ سب قرض میرے والد کا ادا ہو گیا مجھے آندو تھی کہ سب منگو
چھوٹا کرے صرف ہر جاوین اور ایک چھوٹا رامیری بہنوں کے لیے بیچے اور قرض ادا ہو جاوے

معجزہ ۳۲۸ بخاری مین انس رضی سے روایت ہر کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اسنے فرمایا کہ یہ شخص میرا بھائی ہے اسنے کہا کہ میں نے اسکو دیکھا تو اسنے فرمایا کہ یہ شخص میرا بھائی ہے اسنے کہا کہ میں نے اسکو دیکھا تو اسنے فرمایا کہ یہ شخص میرا بھائی ہے

چار صاع چھوڑا رہے ہیں اور ان سے ان سبھوں کا نوشہ کیسے ہوگا آپ نے فرمایا کہ جاو
تو سنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ گئے اور اور ان چھوڑا روں سے اور ان سب چار سو آدمیوں کو
نوشہ بقدر کفایت دے دیا اور چھوڑا رہے جتنے تھے اور تنہ ہی باقی رہے
معجزہ ۲۳ صحیح مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں لوگوں کو کھجور کی
تکلیف پہنچی یعنی نوشہ کم تھا لوگ بھوکے رہنے لگے تب حضرت عمر نے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ جو کچھ نوشہ لوگوں کے پاس باقی رہا ہے اسے آپ منگا کر دے
برکت فرما دیں آپ نے ایک دسترخوان چرمی بچھوایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ جو کچھ نوشہ سبھا ہے
اسے آدین لوگ اپنے اپنے پاس سے جو کچھ باقی رہا تھا اسے آسے یہاں تک کہ بعض آدمی ایک ٹھکی
بھر جو اسے آسے اور بعض ایک ٹھکی چھوڑا رہے اور کوئی ٹکڑا اور فی کا یہاں تک کہ ان کے دسترخوان
پر پھٹوڑا سا فرائیم ہوا آپ نے اس پر دعا ہے برکت فرمائی اور لوگوں سے کہا کہ اپنے اپنے برتن
بھر لو سب لوگوں نے سارے لشکر کے سب برتن بھر لیے اور سب لشکر نے سیر ہو کر کھایا اور
بچ رہا تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ تعالیٰ اور گواہی
دیتا ہوں کہ میں تحقیق رسول خدا کا ہوں اور اس کے کوٹھنغے بغیر شک کے کہ یہاں بہشت میں کیا
معجزہ ۲۴ صحیح بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلمہ سے کہا کہ میں نے جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو سب سے کچھ کے ضعیف پایا ہو کہ تو تمہارے پاس
کچھ جو ام سلمہ نے کچھ روٹیاں جو کی نکالیں اور ایک اور تھنی میں لپیٹ کر مجھے دین کی میں نے
اور تھنی میں تھن کے تلے چھپا لیا اور وہ روٹیاں لیکر مجھے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بھیجا آپ سبھی میں تھے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی تھے میں نے سلام کیا آپ نے فرمایا کہ تمہیں ابو طلحہ

۱۳۸

۱۳۸

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلمہ سے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو سب سے کچھ کے ضعیف پایا ہو کہ تو تمہارے پاس کچھ جو ام سلمہ نے کچھ روٹیاں جو کی نکالیں اور ایک اور تھنی میں لپیٹ کر مجھے دین کی میں نے اور تھنی میں تھن کے تلے چھپا لیا اور وہ روٹیاں لیکر مجھے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھیجا آپ سبھی میں تھے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی تھے میں نے سلام کیا آپ نے فرمایا کہ تمہیں ابو طلحہ

نے بھیجا ہر مینے عرض کیا کہ ان آپ نے فرمایا کہ کھانا لیکر مینے کہا کہ ان آپ نے حاضرین مجلس سے فرمایا کہ اور تھو آپ چلے اور آپ کے ساتھ سب حاضرین بھی چلے مینے آگے بڑھ کر ابو طلحہ کو خبر کی ابو طلحہ نے ام سلمہ سے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گون کو لیے تشریف لائے اور ہمارے پاس تو کھانا اتنا نہیں ہے کہ سب کو کھلا سکیں ام سلمہ نے کہا کہ خدا اور خدا کا رسول دانائے ہر پس ابو طلحہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آئے اور ام سلمہ سے کہا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہو لے آؤ اور بخون وہ روٹیاں پیش کیں آپ نے فرمایا کہ ان سے کڑے کڑے کڑے الودھجہ ام سلمہ نے کھکی کے برتن کو چھوڑ کر اون ٹکڑوں کو چھوڑ دیا بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونپر کچھ ٹھہرا پھر آپ نے فرمایا کہ دس آدمی کو آئے دوڑے آؤ امی آئے اور پٹ بھر کھا کر اور پٹے پھر دس آدمی آپ نے اور بلاے اسطرح سے آگے آئے اور پٹ بھر کر کھاتے گئے سبوں نے بیٹ بھر کے کھا لیا اور وہ لوگ شتر یا ہستی آدمی تھے

باب نواں بیان معجزات عالم حیوانات میں

اور اس باب میں تین فصلیں ہیں فصل اول معجزات متعلقہ حلال جانوروں سے فصل دوم معجزات متعلقہ ورنہ وغیرہ غیر ماکول جانوروں سے فصل سوم معجزات متعلقہ اولن اشیاء خوردنی سے کہ شہر وغیرہ اجزائے حیوانات سے حاصل ہوتی ہیں

فصل اول معجزات متعلقہ حلال جانوروں سے

معجزہ ۳۳۲ صحیح بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار اہل مدینہ کو غزوہ بدر کا ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے ایک گھوڑے پر کھڑے ہوئے اور تیرنگ قدم تھا سواری پر سوار تھے کہ آئے تب آپ نے فرمایا کہ تمہارے اس گھوڑے کو مینے دریا یا پانی پھر بعد اسکے وہ گھوڑا ایسا تیز رفتار ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اون سے آگے نہیں جاسکتا تھا ف سبحان اللہ کہ انہی آنحضرت کے سواروں کا کہ گھوڑا شست تھا کہ قدم اپنی سوار کی برکت سے نہایت تیز رفتاری پر گیا معجزہ ۳۳۳ صحیحین میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر جہاد میں آنحضرت

امام معبد باس چھوڑا اور امام معبد مسلمان ہو گئی اور آپ سنے وہاں سے کوچ کیا
 معجزہ ۴۳۶؎ یہ بھی نے خالد بن عبدالعزیٰ سے روایت کی ہے کہ ادھون نے ایک بکری
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے فوج کی اور خالد کا کنبہ بہت تھا جب بھی بکری حلال کرتے تو
 اونکے کنبے کو کفایت کرتی بلکہ ایک ایک بکری بھی ادھون نے پہنچتی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اس بکری میں کھایا اور جو بکری اسکو خالد کے دولین کر دیا اور اسکو واسطے دعا بکرت کی
 خالد اگر اس دولین کا گوشت اپنے کنبے کے سامنے نکالا سمجھوں نے سیر ہو کے کھایا اور بچ رہا
 معجزہ ۴۳۷؎ یہ بھی نے دلائل النبوة میں روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و سلم نے خیبر کو گھیر لیا بعض قلعہ خیبر سے آپ لڑ رہے تھے ایک شخص اگر مسلمان ہوا اور وہ خیبر والوں
 کی بکریاں چگاتا تھا او سنے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بکریوں کو میں کیا کروں
 اپنے فرمایا کہ تو انکے منہ پر کنکریاں مار دے اللہ تیری امانت ادا کر دیگا اور ان سب بکریوں کو
 اپنے اپنے گھر پہنچا دیگا سو اس شخص نے ویسا ہی کیا اور وہ سب بکریاں اپنے اپنے گھر پہنچ گئیں
 معجزہ ۴۳۸؎ یہ امام احمد اور ابن زبیر نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ایک شخص انصاری ایک انصاری کے باغ میں
 تشریف لگے وہاں کچھ بکریاں تھیں ادھون نے آپ کو سجدہ کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
 کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر زیادہ آپ کی تعظیم واجب ہے ہم بھی
 آپ کو سجدہ کیا کریں آپ نے فرمایا کہ سو اسے خدا کے اور کسی کو سجدہ کرنا سچا ہے
 معجزہ ۴۳۹؎ یہ مسلم اور ابوداؤد نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لگے وہاں ایک اونٹ تھا اثر شریحہ کوئی باغ میں تھا
 اور سپردہ تا اور کاٹنے کے لیے جھپٹتا آپ نے اسے بلایا اور وہ آیا اور اسے آپ نے لیے
 سجدہ کیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے اسکی ناک میں مہار ڈال دی اور فرمایا کہ یہ میری
 آسمان زمین میں ہیں سب جانتی ہیں کہ میں رسول خدا ہوں سو ان فرماں جن اور انس کے

وہاں سے

وہاں سے

وہاں سے

وہاں سے

ف حدیث اوسط کے سجدہ کرنے کی حضرت ابو ہریرہ اور جابر بن عبد اللہ
 او یعلیٰ بن مرہ اور عبد اللہ بن جعفر اور عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہم سے
 بطریق متعددہ مروی ہے اور محدثین میں سے مسلم اور ابو داؤد اور ابو نعیم اور بیہقی اور حاکم
 اور امام احمد اور دارمی اور بزار نے اپنے اپنے طریقے سے روایت کی جو کذا فی نسیم الریان
 معجم ہم ۲۰۰ طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم اور بزار اور ابن سعد نے زید بن ارقم اور مغیرہ
 بن شعبہ سے روایت کی ہے جس بات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق
 غار ثور میں جا چھپے تھے خدا نے آسمان پر ایک رخت کو حکم دیا تھا کہ وہ غار پر اس طرح آجما
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے ڈھک لیا اور خدا نے آسمان پر حکم کیا تو کبوتر فرکو
 کہ وہ اگر غار کے منہ پر ٹھہرے اور وہاں گھونسل بنا کر اٹھ دے دیے اور مکرطی نے اگر غار کے
 دروازے پر جالا لپور دیا جب قریش کے لوگ آپ کو ٹھونڈھنے کو آئے اور غارتناک بھیجے
 غار پر کبوتر دن کو اور مکرطی کے جالے کو دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر وہ اسمین ہوتے تو کبوتر اس کے
 دروازے پر نہ ٹھہرتے اور مکرطی کا جالا اس طرح نہوتا اور اتنا قریب پہنچ گئے تھے کہ جناب اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اونکی باتیں سننے لگے اور اگر اچھی طرح نظر کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو دیکھ لیتے پر وہ بچر گئے **ف** اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو شرا عدا سے
 محفوظ رکھا اور کبوتر اور مکرطی اور درخت کو پرودہ دار کیا **ف** بعض علما نے
 لکھا ہے کہ حرم میں جو آب کبوتر ہیں سو وہ اسی کبوتر کے جوڑے کی اولاد میں ہیں

حدیث صحیحہ ہے

ابو داؤد اور بیہقی اور حاکم اور ابن سعد نے زید بن ارقم اور مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے جس بات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق غار ثور میں جا چھپے تھے خدا نے آسمان پر ایک رخت کو حکم دیا تھا کہ وہ غار پر اس طرح آجما کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے ڈھک لیا اور خدا نے آسمان پر حکم کیا تو کبوتر فرکو کہ وہ اگر غار کے منہ پر ٹھہرے اور وہاں گھونسل بنا کر اٹھ دے دیے اور مکرطی نے اگر غار کے دروازے پر جالا لپور دیا جب قریش کے لوگ آپ کو ٹھونڈھنے کو آئے اور غارتناک بھیجے غار پر کبوتر دن کو اور مکرطی کے جالے کو دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر وہ اسمین ہوتے تو کبوتر اس کے دروازے پر نہ ٹھہرتے اور مکرطی کا جالا اس طرح نہوتا اور اتنا قریب پہنچ گئے تھے کہ جناب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی باتیں سننے لگے اور اگر اچھی طرح نظر کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتے پر وہ بچر گئے **ف** اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو شرا عدا سے محفوظ رکھا اور کبوتر اور مکرطی اور درخت کو پرودہ دار کیا **ف** بعض علما نے لکھا ہے کہ حرم میں جو آب کبوتر ہیں سو وہ اسی کبوتر کے جوڑے کی اولاد میں ہیں

معجزہ ۲۴۱: علامہ اور طبرانی اور ابو نعیم رضی اللہ عنہم نے روایت کی ہے کہ پانچ یا چھ بیاسات اونٹ عید کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قربانی کے واسطے لائے گئے۔ سو سب وہ اونٹ آپ کی طرف کو چھپٹے اور ہر ایک جاہتا تھا کہ مجھے پہلے قربانی کرین۔

معجزہ ۲۴۲: علامہ طبرانی اور بیہقی نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگل میں تھے ایک ہرنی نے آپ کو پا کر کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے یہ کچھ دیکھا کہ ایک ہرنی جب بھی مہوئی ہے اور ایک عربی وہاں سوراٹا تھا آپ اوس ہرنی پر چھا کر گیا کنتی ہے اور اسے کہا کہ مجھے اس عربی نے شکا کیا ہے اور میرے اس پہاڑ میں دو بچے ہیں آپ مجھے چھوڑ دیں میں اونہیں دودھ پلا کر پھر آؤں گی آپ نے فرمایا کہ تو بیشک پھر آؤ گی اور اسے کہا کہ ان بیشک پھر آؤں گی آپ نے اسے کھول دیا وہ گئی اور بچہ نکو دودھ پلا کے پھر آگئی آپ نے اسے پھر باندھ دیا بعد اوسکے وہ اعرابی جاگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں دیکھا اور اسے عرض کیا کہ کچھ بکوارشاد فرماتا ہے جو آپ بیان تشریف رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اوس ہرنی کو چھوڑ دے اور اسے چھوڑ دیا ہرنی وہاں سے چلی اور کنتی تھی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یہ حدیث کئی سندوں سے روایت کی گئی ہے ورنہ ابن حجر نے اسے صحیح کہا ہے۔

معجزہ ۲۴۳: علامہ بیہقی اور ابن عدی نے سعد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اور اوصحاب سے روایت کی ہے کہ اونہوں نے کہا کہ ایک سفر میں ہم ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار سو آدمی تھے سو ایک جگہ اور ترے جہان پانی تھا سب لوگ گھڑے اور اس بات کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تہن میں ایک چھوٹی سی بکری سینگوں والی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوانے کے لیے کھڑی ہو گئی آپ نے اوسکا دودھ دھا اور پیا یہاں تک کہ خوب سیر ہو گئے اور ہم سبھوں کو آپ نے پلایا یہاں تک کہ سب خوب سیر ہو گئے بعد اسکے آپ نے رافع سے کہا کہ اسے رات بھر تمام رکھو اور فرمایا کہ مجھے نہیں نظر آتا کہ تمہارے پاس یہ بکری کتنی تھم رہے رافع نے اسے باندھ رکھا اور سو رہا۔

معجزات میں جو آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا اونہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

بَابُ الْاَعْجَابِ
وَالْمُعْجَزَاتِ
الَّتِي اَعْلَمَ بِهَا
رَبُّنَا مُحَمَّدٌ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
وَالَّذِي اَعْلَمَ
بِهٖا اَنْ لَا اِلَهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنْ
مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ
اللّٰهِ

خبر دی آپ نے فرمایا کہ جو اسے لایا تھا وہ ہی اس سے لے گیا یعنی خدا تعالیٰ
 معجزہ ۲۴۴ ذہن بقی نے روایت کی کہ عبداللہ بن مسعود اطراکین میں کبریاں عصبہ بن
 ابی معیط کی لچکاتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما پاس ہو
 گذرے اور ان سے پوچھا کہ تمہارے پاس دودھ ہر اوٹھوں نے عرض کیا کہ ہر لیکن میں
 امانت دار ہوں آپ نے فرمایا کہ ایسی بکری لا جس پر نر نہ بھاندا ہو یعنی کوئی چٹھہ لے آ جو
 نہ جینی ہوا ورنہ دودھ اس کے ٹھنوں میں کبھی نہ ہوا ہوا بن مسعود نے ایک چٹھہ سامنے لائی اس کے
 ٹھنوں پر ہاتھ بھیلے اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما ایک ٹکڑا لے
 آئے اس میں اپنے دودھ دوا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ پیو پھر آپ نے ٹھنوں سے کہا
 کہ سٹ جاوہ ٹھن جیسے تھے ویسے ہی ہو گئے اور یہی معجزہ عبداللہ بن مسعود کے سلام کا سبب ہوا
 معجزہ ۲۴۵ ذہن البعلی اور طبرانی نے بسند حسن روایت کی کہ جب جناب رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کو علیہ سعیدہ واسطے دودھ پلانے کے اپنے گھر لے گئے تھے ان کو خط تھا اور گھاس کم تھی سو علیہ
 کبریاں جو چٹنے کو جاتی تھیں خوب پٹ بھر کے آتی تھیں اور ان کے ٹھنوں میں دودھ بھر دیا ہوا اور ان
 قوم کی کبریاں نخل سے بھجھتی بھر تھیں اور ٹھنوں کے خشک ہوتے اور یہ بات بسبب کثرت بنی اللہ تعالیٰ
 معجزہ ۲۴۶ ذہن بقی نے جعیل شجر سے روایت کی کہ انھوں نے کہا کہ میں ایک سفر جہاں
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گھوڑی دہلی ضعیف پر سوار تھا اور لشکر کے کچھلے
 لوگوں کے ساتھ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کیا حال ہے میں نے کہا کہ یا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑی ضعیف و دہلی ہے آپ نے آہستہ سے کوڑا جواب کہے ساتھ میں تھا اس گھوڑی کے
 مارا اور آپ نے فرمایا کہ خدا سے دعا ہے کہ اسے لاتجھے اس گھوڑی میں برکت دے سو وہ گھوڑی ایسی
 تیز رفتار ہو گئی کہ کھانا اور کاشکل تھا اور اس کی نسل کی گھوڑی میں نے بارہ ہزار کو بیچی
 فصل دوم معجزات متعلقہ درندہ وغیرہ غیر ماکول جانوروں سے
 معجزہ ۲۴۷ ذہن شمسہ بن ابی ہریرہ سے روایت کہ ایک بھیر یا ایک چرواہی

سے
 جانور
 دین
 جانور
 دین

جانور
 دین
 جانور
 دین

جانور
 دین
 جانور
 دین

جانور
 دین
 جانور
 دین

جانور
 دین
 جانور
 دین

اکبر لوہن میں سے ایک بکری لے گیا چرواہے نے جھپٹ کر بکری اوس سے چھوڑا لی وہ بھیر یا ایک سیڑھی
چڑھ کر جا بیٹھا اور اوسے چرواہے سے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے جو رنق دیا تھا وہ تو نے
مجھ سے چھوڑ لیا چرواہے نے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے ایسی بات میں نے کبھی نہیں سنی تھی
کہ بھیر یا بائین کرتا ہے بھیر بے نے کہا کہ اس سے زیادہ تعجب کی بات ہے کہ ان چھوٹا ریکے ورتویدن
درمیان دو بھیر ملی زمین کے ایک شخص تھیں کھلی اگلی باتوں کی خبر دیتا ہے یعنی جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں نہ خلستان ہے اور درمیان دو خلستان کے واقع ہے احوال گذر
اور اخبار آئندہ بیان فرماتے ہیں ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ وہ چرواہا یہودی تھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کے اور سنے سارا قصہ بیان کیا اور مسلمان ہو گیا
معجزہ ۲۴۸؎ طبرانی اور بیہقی نے عمر بن الخطابؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار اپنے اصحاب کے مجمع میں تشریف رکھتے تھے سو ایک اعرابی آیا اور اسے
ایک سو سمار کو شکرا کیا تھا سو اس نے اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یہ کون
شخص ہیں اصحاب نے کہا کہ یہ پیغمبر خدا ہیں اور سنے کہا کہ قسم ہے اہل لات وعر سے کی تمہارا ایمان
نہ لاؤ گا جب تک یہ سو سمار ایمان نہ لاوے اور اس سو سمار کو آپ کے رو برو ڈال دیا آپ نے اوس
سو سمار کو بکار کر کے سو سمار اوسے زبان فصیح صاف سے کہ سب لوگوں نے سنا جا رہا دیا کہ میں حاضر
ہوں اور تابعدار ہوں اور نہایت اون لوگوں کی جو قیامت میں موجود ہوں گے آپ نے
پوچھا کہ تو کسی عبادت کرتا ہے اور سنے کہا کہ اوس خدا کی جسکا آسمان میں عرش ہے اور زمین
اور سکا حکم ہے اور دریا میں اسکی بنائی ہوئی راہ ہے اور بہشت میں اسکی رحمت ہے اور روضہ میں
اوسکا عذاب ہے آپ نے پوچھا کہ میں کون ہوں اور سنے کہا کہ تم رسول ہو پروردگار عالم کے
اور خاتم النبیین ہو جو کوئی تمھاری تصدیق کرے اور سنے فلاح پائی اور جو کوئی تمھاری
تکذیب کرے وہ ناسید رہا پس وہ اعرابی مسلمان ہو گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکو نماز اور قرات سکھائی اور سورۃ اخلاص یاد کرا دی اور سنے جا کر یہ حال اپنی

توم سے بیان کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور سب مسلمان ہو گئے
 معجزہ ۲۴۹ ہجری ۱۱۰۰ قمری شہینہ سے روایت کی کہ کہ اوکھون نے کہا کہ میں دریا شور میں تھا
 جہاز ٹوٹ گیا میں ایک تختہ پر بیٹھ لیا بیٹہ بیٹہ ایک بیٹا نہیں ہو چکا وہ ان مجھے ایک شیر ملا اور وہ
 میری طرف آیا میں نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام آزاں اور وہ شیر میری
 بڑھ آیا اور انا کنڈھا میرے بغیر نہ رہا پھر میرے ساتھ چلا آیا تاکہ مجھے راہ پر گھڑا کر دیا اور
 تھوڑی دیر پھر کر باریک باریک کچھ آواز کرتا رہا اور میرے ساتھ سے اپنی دم چھوڑ دی میں نے سمجھا
 کہ مجھے رخصت کرتا ہوں سفینہ غلام تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام و کلام کا
 رویاں یا مہر ان یا طمان تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوکھون آزاں کو دیکھا
 ایک سفر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوکھون بہت سبب اسباب اسکا
 ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا کہ تو تو سفینہ پر یعنی کشتی تب سے لقب لے گا سفینہ ہو گیا

فصل سوم

عجرات متعلقہ اون اشیاء و غورہ میں سے کہ شیر و غورہ اجڑے حیوانات سے حاصل ہوتی ہیں
 معجزہ ۲۵۰ ہجری ۱۱۰۰ قمری صلی اللہ علیہ وسلم میں جابر سے روایت کی کہ ام مالک ایک ظرف میں گلی آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا کرتی تھیں سو جب کہیں اون کے بیٹے روٹی کے ساتھ کچھ خیر کھاتے
 کو مانگتے اور گھر میں کچھ ایسی چیز ہوتی تو وہ اس برتن میں سے تلاش کرتے تو ان میں کچھ
 ہمیشہ اون کے گھر کے لیے اس برتن میں سے نان غورہ ہوتی تھی یہاں تک کہ اوکھون نے ایک
 دن برتن کو بچھڑ لیا اور آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حال اس برتن کا
 بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اگر تم نہ بچھڑتے تو ہمیشہ تمہیں اس میں سے کھلی ملا کرتا
 معجزہ ۲۵۱ ہجری ۱۱۰۰ قمری میں حضرت انس سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 جب جناح حضرت زبیر سے ہوا تب میری ماں ام سلمہ نے چھوڑا رہے اور گھلی اور پنیر کو اکٹھا
 کر کے اوسکا حلیس بنا کر اوسکو ایک پیالے میں رکھ کے مجھ سے کہا امی انس رضی اللہ عنہ

معجزہ ۲۵۱ ہجری ۱۱۰۰ قمری

ام مالک
 الانصاری
 صحابیہ
 المعروفہ
 القریب
 التذہیب
 شہینہ

معجزہ ۲۵۱ ہجری ۱۱۰۰ قمری

معجزہ ۲۵۱ ہجری ۱۱۰۰ قمری

اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جا اور جا کے عرض کر کہ میری ماں نے یہ آپ کے پاس بھیجا ہے اور آپ کو سلام کہا ہے اور عرض کیا ہے کہ یہ تھوڑی سی چیز ہے آپ کے واسطے سونے وہ کھانا لے گیا اور حسبِ طبع میری ماں نے کندیاتھا میں نے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ رکھ دو اور جا کے فلاںے اور فلاںے اور فلاںے کو کہ چند آدمیوں کو آپ نے نام لیا بلا لاؤ اور سرفرایا کہ اور جو تین سٹ او سے بلا لاؤ سو میں اون آدمیوں کو جو چاہتا ہوں آپ نے لیا تھا اور جو ملے بلا لایا اور سٹا مکان بچھ گیا قریب تین سو آدمی کے تھے اور میں نے دیکھا کہ جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اس کھانے میں رکھا اور کچھ زبان سے فرمایا بعد اوسکے دس دس آدمیوں کو آپ بلائے تھے اور سرفرا تے تھے کہ خدا کا نام لو اور اپنے متصل سے کھاؤ ایک گروہ نکلتا تھا اور دوسرے گروہ داخل ہوتا تھا یہاں تک کہ سب کھا چکے تھے مجھ سے آپ نے فرمایا کہ اے انس اس پیالے کو اٹھا میں نے اٹھا یا میں نہیں کہہ سکتا کہ جب میں نے کھا تھا تب یہ یاد تھا یا جب اٹھا یا تب زیادہ تھا فحس ایک قسم کھانا ہوتا ہے بطور حلوے کے کہ چھوڑے اور کھائی نہ رہے پیر سے بناتے ہیں اور کبھی سجاے پیر کے اٹھا اور کھاتو بھی اٹھا تو ہیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ایک پیالہ حیس میں تین سو آدمیوں نے کھا یا **محدثہ** ۲۵۲ ہجری میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ کہ ایک دن میں بھوکھا تھا سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ لیا اور آپ نے دو لٹیاں میں ایک قلع دودھ کا پیالہ کہیں سے ہدیہ آیا تھا آپ نے مجھے حکم دیا کہ اصحابِ صفہ کو بلا لو میں نے کہا یعنی اپنے ولیمین کہ اتنا دودھ اون سب آدمیوں کو کیا ہوگا کاش آپ یہ سب دودھ مجھی کو دیدیتے تو میں سیر ہو کے چتا اور مجھے قوت حاصل ہوتی بعد اوسکے میں نے اون سب کو بلا یا آپ نے مجھے ارشاد کیا کہ انھیں دودھ بلاؤ سو میں نے بلا کر شروع کیا ایک آدمی کو وہ پیالہ دے دیتا تھا جب وہ سیر ہو کے پی لیتا تھا تب دوسرے کو دے دیتا تھا یہاں تک کہ سبھوں نے سیر ہو کے پیانچھ آپ نے

پیالہ اپنے ماتھے میں لیا اور مجھ سے کہا کہ ہم اور تم باقی رہے سو تم بیٹھ جاؤ اور پیو میں
 بیٹھ گیا اور میں نے پیالہ اور آپ نے فرمایا کہ اور پیو اور میں پیتا جاتا تھا یہاں تک کہ میں نے
 کہا کہ قسم خدا کی اب بیٹھ میں ٹھکانا نہیں پھر آپ نے پیالہ اپنے ماتھے میں لیا اور حمد
 خدا کی کی اور بسم اللہ کہی اور باقی دو دوہا پوچھا

اختتام

ہزاران ہزار شکر بحضرت رب رحمن و رحیم کہ یہ رسالہ منبر کے انجام کو پہنچا اور قریب تین سو
 معجزات جناب رحمۃ اللعالمین باسناد معتبرہ اس رسالے میں مندرج ہوئے ہیں غیبت نے
 بڑی محنت اس بات میں کی کہ بقید نام محدثین مخبرین معجزات لکھے اور اول ہی روایات
 کو درج کیا جو نزدیکی محققین محدثین کے معتبر ہیں اور کوئی حدیث کہ حسب تحقیق نقلاً عن
 فن حدیث کے موضوع ہو اس رسالے میں وارد نہیں کی گئی اور لکھنؤ میں احمدیہ کے چند فائدہ مند لکھے گئے ہیں
 فل اس رسالے میں جب قدر معجزات کہ مشکوٰۃ شریف سے لکھے ہیں ان میں لفظ معجز کے
 متصل نام باب مشکوٰۃ شریف کا اور بعد اسکے علامت فصل کے لیے مدف کی گئی ہے اسباب
 ہند سے فصل کا لکھنا باہر اور لکھنؤ میں باب معجزات کی علامت منع لکھی ہے اور ان علامت سے
 نسیم الریاض شرح شفاء فیاضی عیاض کی اور صبح علامت ہر صواعق محرقہ کی اور قمر علامت
 قرۃ العینین کی اور مرقط علامت ہر تفسیر نظیری کی اور غر علامت تفسیر عزیزی کی اور
 سبب علامت مواہب لدنیہ کی اور اوپر لفظ معجزہ کے ہند سے باعتبار کل کتاب کے
 لکھا ہے اور نیچے اوسکے داہنی طرف باعتبار فصل کے اور بائیں طرف باعتبار قسم کے باب
 اول میں اور ساری کتاب میں نیچے اگر ایک ہند سے ہے باعتبار باب کے ہے
 اور اگر دو ہیں داہنی طرف باعتبار باب کے ہے اور بائیں طرف باعتبار فصل کے
 فل ہر چند کہ ہند سے معجزہ اخیرہ کا ۲۵۲ ہے لیکن بنظر واقع کے معجزات اس سلسلے میں
 تقریباً تین سو ہیں اس واسطے کہ اکثر ایک معجزے کی حدیث میں دو یا تین معجزے مذکور ہیں

فصل یہ بات بھی جان لینی چاہیے کہ مستطیل کی جو اصطلاح ہو کر خوارق عادات جو قبل نبوت کے صادر ہوئے ہوں ان کا خاصیت کہتے ہیں معجزات کہتے ہیں معجزات ان ہی خوارق کہتے ہیں جو بعد نبوت کے ظاہر ہوں سو اس رسالے میں اس اصطلاح کی پابندی نہیں ہے بلکہ ہر خارق عادت پر خواہ قبل نبوت خواہ بعد نبوت اطلاق لفظ معجزہ کیا ہو اس واسطے کہ حد نبی پر محدود نہ برابر دال ہیں اور ہر کرامت دلی معجزہ نبی ہوئی ہو یا بنی حجت جو کرامت اس رسالے میں مذکور ہوئی ہو اس کو بعد ان معجزہ لکھنا مناسب تھا لیکن باین وجہ کہ اگر رسالے میں التزام تحریر ان ہی معجزات کا ہو جو بسند کتب حدیث میں مذکور ہیں لہذا صرف بعضی کرامات اصحاب کو جو کتب حدیث میں بسند مذکور ہیں بعنوان معجزہ لکھا ہو

فصل اثنائے تصنیف اس کتاب میں یہ بات معلوم ہوئی کہ جملہ اقسام عوالم کے معجزات قرآن مجید میں بھی مذکور ہیں سو مختصر شرح اس کی کجائی ہو مقدمے میں یہ بات معلوم ہو چکی کہ اقسام تقصیلی عالم کے ۹ ہیں عالم معانی اور عالم ملائکہ اور عالم جن اور عالم انس اور عالم علوی اور عالم بساط اور عالم جمادات اور عالم نباتات اور عالم حیوانات سو عالم معانی میں قرآن مجید معجزہ ہو اور معجزہ توحیدی بقرآن مجید قرآن مجید میں مذکور ہو اور بھی قرآن مجید بہت پیشین گوئیوں پر مشتمل ہے چنانچہ اس رسالے کے باب اول فصل اول میں مذکور ہو چکا ہے اور عالم ملائکہ کے معجزات کی طرف ان آیات میں اشارہ ہے جنہیں ملائکہ کے نازل کرنے کا ذکر ہو مثلاً قرآن مجید میں ذکر ہے کہ خداے تعالیٰ نے بروز بدر فرشتوں کو نازل کیا پس باب معجزات ملائکہ میں حسب قدر معجزات مشاہدہ ملائکہ کے غورہ بدر میں مذکور ہوئے ہیں یعنی معجزہ دوم سے ہفتم تک باقرآن مجید میں مذکور ہیں اور عالم انسان کے معجزات میں سے مثلاً معجزہ محفوظی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قتل سے آیۃ قاللہ یحییٰ من الناس میں مذکور ہے اور ولالت کرتا ہے اس تعریف عام پر نسبت سب انسانوں کے کہ کوئی آپ کے قتل پر قادر نہ ہوگا اور عالم

انسان میں
معجزات
مذکور
ہوئے
ہیں
اور
عالم
انسان
میں
معجزات
مذکور
ہوئے
ہیں
اور
عالم
انسان
میں
معجزات
مذکور
ہوئے
ہیں

جنات کے معجزات کی طرف آیہ وَاِذْ صَرَّفْنَا إِلَيْكَ قُرْآنَ الْجِنَّ لِيَتَّبِعُوكَ الْقُرْآنَ
 الآیہ میں اشارہ ہے پس جو معجزات باب عالم جنات میں اس رسالے میں حاضر ہیں
 جنات کے حضور اقدس میں مذکور ہوئے ہیں سب قرآن مجید میں مذکور ہیں اور
 عالم علوی میں معجزہ شق القمر آیہ اَفَنزِلَنَّا السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ الْفُتُورُ میں تصریح مذکور
 ہے اور عالم بساط میں معجزہ عنصر خاک آیہ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى
 میں اور معجزہ عنصر آب آیہ وَنَزَّلَ عَلَيْكَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَ بِهِ الْبِلَادَ میں اور معجزہ
 عنصر ہوا آیہ فَارْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُودًا لَّمْ تَوْفَّعْهُمِا میں پس تمام تفصیلی عالم
 میں سے فقط عوالم موالید ثلاثہ یعنی جمادات نباتات حیوانات باقی رہ گئے کہ بحسب
 علم ہمارے ان کے معجزات قرآن مجید میں مذکور نہیں ہوئے اور ان کے مذکور
 نہ ہونے کی یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ جب عالم انسان کے معجزات مذکور ہوئے اور وہ بھی
 منجملہ موالید ثلاثہ از قبیل حیوانات ہے اور اوپر صفات تینوں موالید کے مشتمل ہیں
 حاجت ذکر معجزات موالید ثلاثہ کی نہ رہی پس ثابت ہوا کہ جمادات عوالم کے معجزات
 قرآن مجید میں مذکور ہیں اور چونکہ قرآن مجید کتاب تواریخ کی نہیں ہے کہ اوپر تفسیر
 معجزہ مفصل مذکور ہو بلکہ مقصود نزول قرآن مجید سے ہدایت خلق اور بیان عظمت
 الہی اور تعداد نعمائے الہی ہے لہذا قرآن مجید میں ذکر معجزات کا بطور بیان غفلت
 ہوئی اور ان تینوں میں معجزات قرآن مجید میں مذکور ہوئے ۱۲ حصہ رحمہ اللہ تعالیٰ

وہو اور ان تینوں میں معجزات قرآن مجید میں مذکور ہوئے ۱۲ حصہ رحمہ اللہ تعالیٰ

اشتمارات

مجمع الحسان (فی ذکر) اشرف الکلمات

یہ مجموعہ تیرہ رسالوں کا مولف مولوی حافظ حاجی ہار دین علی صاحب
اردو زبان میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہایت بڑی
تاریخ ہے اہل اسلام کو اپنے پیغمبر کی تاریخی حالات دریافت
کرنے کے واسطے یہ کتاب عمدہ ذریعہ ہے قیمت فی رسالہ ۲۰
محصولہ ۱۸۰ اشرف مجموعہ ہر محصولہ ۱۸۰

وسیلۃ المعاد

اس رسالہ کے مولف مولوی عبداللہ صاحب صوفی ہیں
سیلہ کے رسالوں میں یہ رسالہ بھی مستند مانا جاتا ہے
قیمت فی جلد ۲۰ محصولہ ۱۸۰

اشرف المولود

یہ رسالہ بھی نظم و نثر دونوں میں عام لوگوں کے پڑھنے
کی واسطے خوب ہے قیمت فی جلد ۲۰ محصولہ ۱۸۰

میلاد شریف علامہ جزری

یہ سترک اور مستند کتاب محتاج تہریف کی نہیں صرف
اسکے نسبت یہ البتہ عرض کرنا ہے کہ یہ کتاب اس سبب سے
کہ عربی زبان میں کئی عام مسلمان اسکے مطالعہ سے
محروم تھے اب جناب مولوی فتح محمد صاحب تائب کی
کوشش سے اس کتاب کا ترجمہ اردو زبان میں ہو گیا ہے
اور سوائے ترجمہ اور مسند حالات کا بیان کرنا ضروری
سلوک ہوا اور سکون بطور شرح کے اردو زبان میں بڑا دیا
قیمت فی جلد ۲۰ محصولہ ۱۸۰

عروس جنت

اس کتاب میں سرور عالم کی ولادت باسعادت کا مختصر
طریق سے عورات کی پیاری اردو زبان میں بیان ہے
مؤلف اس کتاب کی صاحب عصمت پاکدامن و عورت
جیسے سخت پیاری اور بالوسی کی حالت میں اس کتاب کا

تالیف کرنا شروع کیا اور اسی ذکر خیر کی بدولت شانی برحق نے
بے مدد طیبہ و دود کے صحت کاملہ اور سکون بدولت فراغت
فی جلد ۱۰ محصولہ ۱۸۰

چراغ ایمان

یہ کتاب میلاد شریف کے بیان میں جدید تالیف
ہو کے طبع ہوئی ہے نظم و نثر دونوں میں قیمت
فی جلد ۱۰ محصولہ ۱۸۰

مجموعہ صبح ازل شام ابدلیلیۃ القدر

اس کتاب کے مولف جناب مفتی امیر محمد علی صاحب
بین وہ کون شخص ہے جو شمس صاحب کے عالی مقامات کا
فائل نہیں ایک ایک شعر کو ایک ایک دیوان کہا جاتا
تو خلاف نہیں اول رسالہ میں ولادت شریف
اور دوسرے میں وفات اور تیسرے میں ہجرت کا حال
بیان فرمایا ہے قیمت فی جلد ۲۰ محصولہ ۱۸۰

سنبلستان رحمت

مصفیہ مولوی محمد رحمت صاحب نعت میں اس میں ہے
کی کتاب نظم میری آنکھ نے نہ دیکھی نہ کان نے سنی
قیمت فی جلد ۲۰ محصولہ ۱۸۰

ہمارا خلد (مرد و ب) شامل ترمذی شریف

یہ کتاب نظم میں حضرت کا فی مرحوم کی یادگار ہے سرور عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شامل جمیل کی شرح نظم اردو
زبان میں نہایت اختصار کے ساتھ کی ہو جو کہ ہر ہندی کی
سجین بخوبی آسکتی ہو قیمت فی جلد ۲۰ محصولہ ۱۸۰

حلیہ شریف

اس کتاب میں امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
نظم میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ شریف بیان فرمایا ہے
جسے مطلع نے مع ترجمہ طبع کیا ہے قیمت فی جلد ۲۰ محصولہ ۱۸۰

اعلان

اس مطبع میں ہر ایک قسم کی کتابیں

عربی - فارسی - اردو - ناگری موجود ہیں عند الطلب

شائقین علوم و تاجران کتب مطبع سے ارسال کیجاتی ہیں۔

جن صاحب کو کوئی کتاب طبع کرنا منظور ہو وہ بھی بعد

انفصال قیمت طبع کردی جاوے گی اگر کوئی مفید عام کتاب

کسی صاحب نے تالیف فرمائی ہو وہ بلا معاوضہ مطبع طبع کر دیا۔

فہرست کتب و دیگر اشیا ر بلا قیمت حاضر کیجاتی ہے۔

۔ کتابٹ بھیجنے سے پیڑہ الاہرنگ رسال ہوگی۔

العبد

ابو الحسنات قطب الدین احمد عفا عنہ

مالک مطبع نامی لکنؤ

سکڑہ البو ترانجان

نق تالیفات کا محض ظاہر کوئی صاحب بلا اجاز مطبع نظامی کا پور قصد طبع کا نغراوین۔

اعلان

اس مطبع میں ہر ایک قسم کی کتابیں عربی - فارسی - اردو - ناگری - موجود ہیں عند الطلب شائقین علوم و تاجران کتب مطبع سے ارسال کیجاتی ہیں جن صاحب کو کوئی کتاب طبع کرنا منظور ہو وہ بھی بعد انفصال قیمت طبع کر دی جاوے گی اگر کوئی مفید عام کتاب کسی صاحب نے تالیف فرمائی ہو وہ بلا معاوضہ مطبع طبع کر دیگا۔
 ضررست کتب و دیگر اشیاء بلا قیمت حاضر کیجاتی ہے۔
 رکاٹکٹ بھیجنے سے پیڑ والا پیرنگ رسال ہوگی۔

العبد

ابو الحسنات قطب الدین احمد عفا عنہ
 مالک مطبع نامی لکنؤ
 کٹرہ البو ترانجان

حق تالیفات کتاب کا محفوظ ہونا کوئی صاحب بلا اجازت مطبع نظامی کا پتہ و قصد طبع کا لغز ناوین۔

